فہرستِ مخطوطات

(عربی و فارسی)

مرکزِ تحقیق

دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری

جلد سوم

ترتیب و تحقیق

مولانا سید محمد متین ہاشمی ، ریسرچ ایڈوائزر

حافظ غلام حسین ، ریسرچ اسسٹنٹ

شائع کردہ

مرکزِ تحقیق، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری

نسبت روڈ ⊙ لاہور

فہرست مندرجات

سلسلۂ مطبوعات دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری ، لاہور نمبر ۴

ناشر : مرکز تحقیق ، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری ، لاہور

مطبع : جدید اردو ٹائپ پریس ، ۳۹۔ چیمبرلین روڈ ، لاہور

طابع : مرزا نصیر بیگ

زیر اہتمام : غلام حسین ، ریسرچ اسسٹنٹ ، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری
نسبت روڈ ، لاہور

تعداد : ۵۰۰

قیمت : ٦٠ روپیہ

تشکر

ہم متروکہ وقف املاک بورڈ حکومت پاکستان کے بے حد شکر گزار ہیں کیوں کہ اس کے مؤثر مالی تعاون اور علمی سرپرستی کے بغیر اس تحقیقی کام کی انجام دہی سخت دشوار تھی ۔

ادارہ

مقدمہ

از جناب ڈاکٹر وحید قریشی
ڈین فیکلٹی آف اورینٹل اینڈ اسلامک لرننگز
پنجاب یونیورسٹی - لاہور

مشرق میں فہرست سازی کی روایت بہت قدیم سے چلی آ رہی ہے - چنانچہ قلمی کتب کی فہرستوں میں حاجی خلیفہ اور ابن ندیم کے نام آج بھی احترام سے لیے جاتے ہیں اور ان کے کارنامے عصر حاضر میں بھی کتب حوالہ میں نمایاں درجہ رکھتے ہیں - خود برصغیر پاک و ہند میں اس نوع کی فہرست کی کمی نہیں - کتاب خانوں کے خطی نسخوں کے بارے میں الگ الگ معلومات کی جمع آوری بھی بذات خود اہم رہی ہے - چنانچہ حیدرآباد دکن کے ذخائر کی فہرستیں ' کتاب خانہ رامپور کی قدیم فہارس ' اسلامیہ کالج پشاور کی فہرست کو اس ذیل میں شمار کیا جا سکتا ہے - لیکن یورپ میں اس موضوع پر جو کتابیں شائع ہوئی ہیں ان میں معلومات کی درجہ بندی کے علاوہ ترسیل معلومات کو زیادہ سائنٹیفک بنانے کی کوششیں بھی کی جاتی رہی ہیں - کتاب داری نے فن کی صورت اختیار کی تو فہرست سازی کا فن بھی زیادہ سائنٹیفک ہوگیا - مطبوعات اور مخطوطات کی جداگانہ فہرست کا اہتمام ہوا - چنانچہ فہرست سازی کا دائرہ عمل بھی کتابیاتی تدوین نو کا باعث بن گیا - اب فہرست کتاب کے نام ' مصنف کی شناخت اور نسخے کے سال کتابت تک محدود نہ رہی - رفتہ رفتہ معلومات کے دائرے میں بھی وسعت پیدا ہوئی - قلمی نسخوں کے مصنفین کے حالات

زندگی، نسخوں کے آغاز و انجام کی عبارتوں کی نشان دہی۔ نسخوں
کے محتویات کی تفصیل اور ان سے حاصل ہونے والی مستند معلومات
نے بھی فہرست سازی کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ اس سے ایک قدم
آگے یہ موضوع بھی اہم ہوگیا کہ زیر نظر نسخوں کے بارے میں
ان اطلاعات کو بھی فراہم کیا جائے کہ دوسرے کتاب خانوں میں
ان کتب کے کون کون سے نسخے پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ
قلمی نسخوں کی شجرہ بندی اور نظام کتاب داری کے مطابق ان کی
ترتیب اور نمبر شمار بھی اہم ہوگئے۔ اس طرح کی فہرستوں میں
یورپ کے جن محققین نے نام پیدا کیا۔ ان میں براؤن آربری ایتھے
بلوچ ہارٹ اور ہلوشے کے نام آج بھی احترام سے لیے جاتے ہیں۔
اسی طرح کتاب خانہ برلن کے فہرست نگار کو کلاسیکی مقام حاصل
ہے۔ شخصی کتاب خانوں کی فہرستوں میں گارسین دتاسی اور
بعض دوسرے فضلا کے کارنامے آج بھی اس فن کا سرمایہ خاص
ہیں۔ مشرقی کتاب خانوں کی فہارس میں برصغیر میں ایوانو نے شہرت
پائی اور اپنی علمی فضیلت کی دھاک بٹھا دی۔ اس فن نے بیسویں
صدی کے اوائل میں ایک اور نہج بھی اختیار کیا۔ کتابیاتی فہرست
سازی میں کسی ایک کتاب خانے کی جگہ جملہ کتاب خانوں کی
معلومات کو یک جا کرنے کا احساس پیدا ہوا چنانچہ عربی
معلومات کے سلسلے میں بروکلمان کی کئی جلدوں میں تاریخ

Geschichte Der Arabischen Litteratur

آج بھی کتب حوالہ میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ اسی طرح
کے خطی نسخوں کے بارے میں سٹوری کا نام اور کام محتاج
نہیں۔ جو اگرچہ اس کے انتقال کی وجہ سے ادھورا رہ گیا۔ اس
کی زندگی میں شائع ہونے والے آخری جز میں طب، طلسم علم نجوم

وغیرہ مکمل ہوگئے تھے ۔ انتقال کے بعد شائع ہونے والے آخری اجزا پر مشتمل کتابچہ نامکمل اور مختصر ہے ۔ فن انشا اور فارسی شاعری سے متعلق حصہ اب بھی کسی مرد میدان کا متلاشی ہے ۔ لیکن جتنا کام ہوگیا ہے وہ آج بھی تحقیق کے لیے صحت معلومات اور وسعت علم کی ایک عمدہ مثال ہے ۔ ایران میں موجود قلمی نسخوں کی ایک سے زیادہ فہرستیں موجود ہیں ۔ لیکن آر سی ڈی کی طرف سے احمد منزوی کی نشر کردہ فہرست، ایک دوسرے زاویے سے اہم ہے کہ اس میں جملہ کتاب خانوں کی فہارس کی بنیاد پر مختصر معلومات کو یک جا کرکے پورے ذخیرے کو اپنے دامن میں سمیٹا گیا ہے۔ ایرانی فضلا میں سے آفاقی اور افشار خاص امتیاز رکھتے ہیں کہ انھوں نے فہرست سازی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا اور فہارس کی کتابیاتی فہرستیں بھی شائع کی ہیں ۔ کتاب شناسی اور فہرست ہائی نسخہ ہائی خطی فارسی کام کی چیز ہے۔ اس میں ۲۳۲ فہارس کی فہرست ہے اور اس صنعت خاص نے ہمارے دائرہ معلومات کو مزید وسعت دی ہے ۔

۲

برصغیر پاک و ہند میں اگرچہ اس نوع کا کام نہیں ہوا اور دائرہ کار کتاب خانوں کی الگ الگ فہرستوں تک ہی محدود رہا ہے تاہم عربی، فارسی اور اردو کے سلسلے میں بعض صاحب اختصاص اور نام آور شخصیتیں ہوگزری ہیں ۔ مرحومین میں مولانا عبدالمقتدر اور عبدالقادر سرفراز کے نام آج بھی سند کا درجہ رکھتے ہیں ۔ دور حاضر کے محققین میں ڈاکٹر سید عبداللہ اور مولانا امتیاز علی عرشی کے نام مشرق و مغرب میں احترام سے لئے جاتے ہیں ۔ ان کی تیار کردہ فہارس کتب حوالہ میں نمایاں مقام رکھتی ہیں ۔ نوجوان فہرست سازوں میں افسر امروہوی، ڈاکٹر محمد بشیر حسین اور

مشفق خواجہ کے کارنامے بھی کسی تعارف کے محتاج نہیں ۔ مشفق خواجہ نے اردو مخطوطات تک اپنے آپ کو محدود رکھا ہے ۔ چنانچہ جائزہ مخطوطات اردو کا منصوبہ جو دس جلدوں پر مشتمل ہے ۔ اس کی پہلی جلد ابھی حال ہی میں شائع ہوئی ہے ۔ جس میں مصنفین کے حالات کے حصے کو خاص اہمیت دی گئی ہے ۔ اس کے لیے جملہ کتاب خانوں کے قلمی نسخوں کے بارے میں پوری معلومات کو یک جا کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے ۔ اس میں پاکستان میں موجود قلمی نسخوں کا تفصیلی جائزہ لے کر اس کا بطور خاص بھی اہتمام کیا ہے کہ کتاب مطبوعہ ، منحصر بفرد اور نادر ہونے کے بارے میں بھی ایک الگ عنوان کے تحت مستند معلومات دے دی جائیں ۔ کتابیات کا فن اس دور میں جن حدود کو چھو رہا ہے اس کے بارے میں مستقبل کا محقق ہی صحیح رائے قائم کر سکے گا۔ لیکن ان مختصر معلومات کی بنا پر جو اس دائرہ خاص میں آج حاصل ہیں یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے۔ کہ اس صنعت خاص میں پاکستانی محققین بھی دوسرے ممالک سے کسی طور پیچھے نہیں ہیں ۔

۳

لاہور کے قلمی خزانے کے بارے میں معلومات مہیا کرنے کی پہلی باقاعدہ کوشش ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب نے کی تھی ۔ چنانچہ اوریئنٹل کالج میگزین میں خزائن مخطوطات کے عنوان سے ایک سلسلہ مضامین قسط وار جاری کیا گیا جس میں پنجاب یونیورسٹی کے قلمی مخطوطات کی مجمل فہرست پیش ہوئی ۔ پھر مفصل فہرست پر کام شروع کیا ۔ فارسی کے قلمی مخطوطات سے آغاز کار کرتے ہوئے اول تاریخ اور پھر فارسی شاعری کے بارے میں دو جلدیں شائع کیں ۔ اس کے بعد اس کام کی تکمیل کا بیڑا مرحوم

عبدالنبی کوکب نے اٹھایا ۔ یہ منصوبہ دو الگ الگ حصوں پر مشتمل تھا ۔ طے پایا کہ اول جملہ قلمی نسخوں کی مجمل فہرست شائع ہو ۔ عربی سے آغاز کیا گیا ۔ عربی کی مجمل فہرست پریس میں تھی کہ کوکب صاحب ایک حادثے میں انتقال کرگئے ۔ دوسرا منصوبہ عربی فارسی اور اردو کی منتخب کتابوں کے مفصل تر تذکرے پر مشتمل تھا ۔ چنانچہ عربی کے اہم ترین مخطوطات کی پہلی جلد مرحوم کی زندگی میں شائع ہوئی (فہرست مفصل جلد اول)۔ اس سے الگ ذخیرہ شیرانی کی مجمل فہرست ڈاکٹر محمد بشیر حسین نے شروع کی ۔ اور اس کی تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں ۔ چوتھی جلد ابھی تک منصۂ شہود پر نہیں آ سکی ۔ ڈاکٹر بشیر حسین نے اس کے علاوہ مفصل فہرست سازی کا کام بھی جاری رکھا ۔ چنانچہ مرحوم پروفیسر محمد شفیع کے ذاتی ذخیرے کی کتابوں کا جائزہ لیا اور مرحوم کے فرزند کی تحویل میں جملہ قلمی کتابوں کی جو فہرست تیار کی اسے پنجاب یونیورسٹی نے شائع کیا ، پنجاب یونیورسٹی کے علاوہ لاہور میں دوسرا اہم ذخیرہ پنجاب پبلک لائبریری میں تھا جس کی مفصل فہرست سازی پروفیسر منظور احسن عباسی نے کی ۔ اگرچہ کتب حوالہ کی عدم دستیابی کی بنا پر اس کے صحیح کام کا وہ معیار تو قائم نہ رہ سکا جس کی توقع تھی تاہم اپنی حدود میں یہ کام بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ۔

لاہور کے ذاتی کتاب خانوں میں جو نوادر محفوظ ہیں وہ ابھی تک محتاج تعارف ہیں ۔ اس نوع کے کاموں میں تہران یونیورسٹی کی بعض طالبات نے کچھ کام کیا ہے چنانچہ کتب تصوف کے بارے میں ڈاکٹر مس ممتاز اور نجی کتب خانوں کے نادر مخطوطات کے لیے ڈاکٹر خالدہ اصغر کے مقالے بھی خاص

اہمیت رکھتے ہیں لیکن افسوس یہ دونوں مقالے ابھی تک زیور
طبع سے آراستہ نہیں ہو سکے -

۴

دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری تقسیم برصغیر سے قبل مطبوعات
اور جرائد کے لیے اہم شمار کی جاتی تھی - خصوصاً انگریزی مطبوعات
کے وافر ذخائر کی وجہ سے اسے ایشیا کی چند اہم لائبریریوں میں شمار
کیا جاتا تھا - حصول پاکستان کے چند برس بعد تک یہ لائبریری
کئی حادثوں کا شکار ہوئی اور اس کے کئی اہم سیکشن دست برد
زمانہ کے شکار ہوگئے - ۱۹۶۳ء کے آخر میں متروکہ وقف املاک
میں کم و بیش ایک برس گزارنے کا موقع ملا تو اس لائبریری کی
دیکھ بھال بھی شروع کی گئی - چنانچہ مطبوطات کے علاوہ دو
کھچے قلمی نسخے بھی ملے جس میں تاریخ پنجاب سے متعلق
منحصر بفرد قلمی نسخہ بھی تھا - لائبریری کی تنظیم نو
اور میری نگرانی میں یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا
یونیورسٹی میں میرے واپس جانے کے بعد لائبریری
مخطوطات کی طرف توجہ کی منزل آئی - ڈاکٹر کرنل خواجہ عبدال
کی مساعی سے اس لائبریری میں مخطوطات کی جمع آوری کو
اہمیت دی گئی اور چند برس کے اندر ایک بڑا ذخیرہ فراہم ہو
صاحب کی ذاتی دلچسپی کے نتیجے میں اس لائبریری میں
کتب خانے بھی شامل ہوئے اور اس کا شدت سے احساس
کہ مخطوطات کی فہرست بھی شائع کی جائے تا کہ استفادہ

۵

اب تک دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری
جلدیں شائع ہو چکی ہیں - جن میں ۲۰۰ قلمی نسخہ
ان فہارس کی ترتیب و تدوین کے لیے برٹش

بطور نمونہ پیش نظر رکھا گیا ہے یہ کام مولانا محمد متین ہاشمی کی ذاتی محنت کا رہین منت ہے ۔ مولانا علوم دینی میں اختصاص رکھتے ہیں ۔ زیر نظر جلد (جلد سوم) میں بھی ان کی دینی معلومات کتاب کا اہم ترین حصہ ہیں ۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ادبیات کے ذیل میں ان کی فراہم کردہ معلومات کسی لحاظ سے بھی انگشت نمائی کی زد میں آتی ہوں ۔ انہوں نے فہرست کی تیاری میں صرف ثانوی ماخذ پر بھروسہ نہیں کیا بلکہ ہر کتاب کے بارے میں قدیم ماخذ سے بھی استفادہ کیا ہے ۔ اور قلمی نسخوں کے اندر موجود مواد کو نئے سرے سے چھان پھٹک کر محققین قدیم کے بعض مغالطوں کو بھی دور کیا ۔ اگرچہ کتب حوالہ کی لائبریری میں [illegible] کمی کی بنا پر بعض دریافت شدہ معلومات تک ان کی رسائی نہیں ہو سکی ۔ مثلاً انہوں نے سٹوری سے کئی مقامات پر مدد لی ہے ۔ لیکن ان کے کارنامے کے آخری دو حصے ان کے سامنے نہ تھے اس لیے علم نجوم اور طب وغیرہ کے ذیل میں سٹوری سے کوئی استفادہ نہیں ہو سکا ۔ اسی طرح بوہار لائبریری ، برلن لائبریری ، [illegible] خانہ برلن پریس ایشیاٹک سوسائٹی بنگال ، ایشیاٹک سوسائٹی [illegible] کتب خانہ رامپور کی مطبوعہ فہرستیں بھی ان کے پیش نظر نہ تھیں ۔ میرے خیال سے حوالہ جاتی کتب کے سلسلے میں دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری میں خصوصی توجہ کی ضرورت ہے لیکن ان کوتاہیوں (handicaps) کی تلافی مولانا نے اس طور کر دی ہے کہ خود قلمی [illegible] کے اندر مواد کو پوری محنت سے استعمال کر لیا ہے اور بڑی [illegible] نئی معلومات اضافہ کی ہیں ۔

٦

[illegible] کی اولین جلدوں میں بعض طباعت اور تدوین

کی معمولی غلطیاں بھی تھیں جن کی نشان دہی بعض فضلا نے کی۔ البتہ اس جلد میں پہلی جلدوں کے مقابلے میں بہتر اور زیادہ مکمل معلومات ہاتھ آئیں گی۔ مولانا محمد متین ہاشمی اور حافظ غلام حسین کی شبانہ روز محنت سے یہ جلد سابقہ جلدوں سے بازی لے گئی ہے۔ اور بلا خوف تردید اس کے اندراجات پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

اس جلد میں تین طرح کی کتابیں درج ہیں۔

اول۔ ایک بڑا حصہ ان کتابوں پر مشتمل ہے جو برصغیر پاک و ہند میں درسیات میں شامل تھیں۔ ان میں اکثر نسخے زیادہ قدیم یا اہم نہیں لیکن برصغیر کے نصابی سرمائے کے احصا کے لیے ان کا مطالعہ ناگزیر بھی ہے۔

دوم۔ وہ مخطوطات ہیں جن کا تعلق برصغیر پاک و ہند میں خاص طور پر پنجاب، سندھ اور سرحد کے ساتھ ہے۔

سوم۔ وہ مخطوطات ہیں جو مصنف کے خود نوشت یا اس کے معاصرین کے یا قریبی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔

دوسری اور تیسری شق کی روشنی میں ذیل میں بعض اہم مخطوطات کی نشان دہی کی جاتی ہے۔

۱۔ تفسیر حسینی جلد اول، مخطوطہ نمبر ۶۳۵، (تالیف ۹۱۰ھ، نسخہ مکتوبہ ۹۹۳ھ)۔

۲۔ کتاب المعراج، مخطوطہ ۴۳۴، مصنف غالباً معروف پنجابی شاعر فضل شاہ۔

۳۔ کلیدالکنج (کذا) مخطوطہ ۳۲۷ شمس العشاق، برہان الدین حسینی۔

۴۔ ہدایتہ الاعمیٰ، مخطوطہ ۶۳۹ حسین کاشمیری ۱۰۵۷ھ، (مکتوبہ ۱۰۸۶ھ)۔

۵۔ انوار غیاثی، مخطوطہ ۴۲۷۔

۶۔ اخلاق سروری ، مخطوطہ ۸۹۴ (اردو) کتابت ۱۲۸۴ھ
۷۔ تضمین نظیر اکبر آبادی بر کریمای سعدی ، مخطوطہ ۸۷ (نادر نسخہ) ۔
۸۔ توضیح حواشی الحسامی، مخطوطہ ۳۹۹ ، بہاءالدین موہانی کتابت ۱۰۷۲ھ ۔
۹۔ شرح نام حق ، مخطوطہ ۶۳۷ ، اختیار بن غیاث الدین م ۹۲۸ نسخہ مکتوبہ ۱۰۸۵ھ ۔
۱۰۔ مجموع سلطانی ، مخطوطہ ۶۵ ، دور غزنی کی کتاب ۔
۱۱۔ کفایۃ الاعتقاد ، مخطوطہ ۶۳ (ب) ، حکیم محمد حسین کشمیری ۱۰۵۷ھ ۔
۱۲۔ چار چمن (چار گلزار؟) ، مخطوطہ ۶۶۹ ، ۱۲۷۱ھ ۔
۱۳۔ گلزار منت ، مخطوطہ ۶۶۷ ، از عبدالسلام ۔
۱۴۔ عرض حال ، مخطوطہ ۳۴۷ ۔
۱۵۔ قصہ حسن و عشق ، مخطوطہ ۴۹۵ ، نعمت خان عالی ، مکتوبہ ۱۰۲۶ھ ۔
۱۶۔ تاریخ مشتمل بر احوال ہند و ملوک آن ، مخطوطہ ۳۰ سید احمد شاہ بٹالوی ، مکتوبہ ۱۲۸۳ھ ۔
۱۷۔ دستورالفصد ، مخطوطہ ۱۱۷ (پنجابی) ، حکیم دیندار (نادر) ۔
۱۸۔ طب احسانی ، مخطوطہ ۶۹۶ (اردو) ، احسان علی فتح پوری ، مکتوبہ ۱۳۱۹ھ ۔
۱۹۔ فرس نامہ ، مخطوطہ ۶۵۷ (فارسی) ، نادر ۔
۲۰۔ خوان نعمت ، مخطوطہ ۲۱ (فارسی) ، منحصر بفرد نسخہ ۔

فہرست مخطوطات (جلد سوم) ہمارے علمی اور تحقیقی سرمایے میں ایک خوشگوار اضافہ ہے ۔

وحید قریشی

مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۷۹ء

تقریظ

از جناب پروفیسر محمد منور مرزا صاحب

میں نے فہرست مخطوطات دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری جلد سوم مرتبہ جناب محترم سید محمد متین ہاشمی صاحب اور حافظ غلام حسین صاحب کے مسودے پر نظرثانی کی محنت لائق داد ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے اور ہمیں جناب ہاشمی صاحب کے علم و فضل اور ذوق شوق تحقیق سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونا چاہیے۔

محمد منور مرزا
گورنمنٹ کالج لاہور
مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف

فہرست مخطوطات کی تیسری جلد پیش خدمت ہے۔ اسے ریسرچ سیل دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری نے ترتیب دیا ہے۔ ریسرچ سیل کی جانب سے یہ فہرستیں اُن مخطوطات کی شائع کی جا رہی ہیں جو پچھلے چھ سال میں لائبریری نے خرید کیے ہیں۔ یہ فہرست بھی اسی طرح ترتیب دی گئی ہے جس طرح پہلی فہرستیں ترتیب دے کر شائع کی جا چکی ہیں۔ یہ فہرستیں ان لوگوں کے لیے تیار کی گئیں ہیں جو نایاب مخطوطات پر بالخصوص اور دیگر مخطوطات پر بالعموم ریسرچ کرنا چاہتے ہیں اور لائبریری سے شائع کی جانے والی فہرستوں کا مقصد بھی یہی ہوا کرتا ہے۔

اس جلد میں عربی، فارسی، اردو، پنجابی اور پشتو کے دو سو مخطوطات کے کوائف درج ہیں۔ اور اس میں جو تفصیلات درج کی گئیں ہیں ان سے دلچسپی رکھنے والے محققین یہ اندازہ لگا سکیں گے کہ کون سا مخطوطہ مزید تحقیق کا متقاضی ہے۔

اس وقت دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری میں عربی، فارسی، اردو پنجابی اور پشتو کے تقریباً چار سو ایسے مخطوطات موجود ہیں جن کی فہرستیں اور ضروری کوائف ابھی شائع نہیں ہوئے ہیں۔ ان کے لیے مزید دو جلدیں درکار ہوں گی۔ اور اگر اس اثنا میں مزید مخطوطات خرید لیے گئے تو پھر اور جلدوں کا اضافہ کرنا پڑے گا ریسرچ سیل میں سٹاف کی کمی کے باعث فہرستوں کی تیاری میں اختصار ملحوظ رکھنا اور دیگر

مباحث سے صرف نظر کرنا پڑتا ہے پہلے ہی عرض کیا جا چکا ہے کہ ان فہرستوں کی اشاعت کا مقصد صرف یہ ہے کہ مخطوطہ اہل تحقیق کے لیے متعارف ہو جائے ۔ اور اس کی علمی و تحقیقی قدر و قیمت واضح کر دی جائے تاکہ اصحاب بصیرت اپنے اپنے ذوق کے مطابق اس سے استفادہ کر سکیں ۔

یہ امر باعث مسرت ہے کہ ہماری شائع کردہ فہرستوں سے اہل علم کی اچھی خاصی تعداد مستفیض ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ انہی فہرستوں کا مطالعہ کرکے کئی پروفیسر حضرات اور علمائے کرام نے مزید تحقیق کے لیے اپنے مطلوبہ مخطوطات کی فوٹو کاپیاں بھی ہم سے طلب کیں اور ہم نے فراہم کیں ۔ مزید اطمینان اور خوشی کی یہ بات ہے کہ یہ کاپیاں محض لاہور کراچی اور پاکستان کے دوسرے شہروں ہی میں نہیں منگوائی گئیں بلکہ بعض محققین نے بیرون ملک سے بھی طلب کیں اور ہم نے ان کی خدمت میں ارسال کرکے خوشی محسوس کی ۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری فہرست مخطوطات کی افادیت قطعی ہے ۔

امید کی جاتی ہے کہ اس تیسری جلد میں بھی چند ایسے نادر مخطوطات سامنے آئیں گے جن پر تحقیقی کام کرنے کے لیے کئی حضرات پیش قدمی کریں گے ۔

لفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) خواجہ عبدالرشید
چیئرمین مجلس منتظمہ دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری ، لاہور

۲۰ ستمبر ۱۹۷۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ فہرست مخطوطات کی دوسری جلد کے بعد ہم تیسری جلد شائع کر رہے ہیں ۔ دراصل یہ جلد تو ۱۹۷۸ء کے اواخر میں ہی شائع ہوگئی ہوتی لیکن اس سال چند ایسے ناخوشگوار حالات رونما ہوگئے کہ ایک طویل عرصے کے لیے کام میں تعطل پیدا ہو گیا تھا بہرحال مضیٰ مامضیٰ یہ تیسری جلد حاضر خدمت ہے ۔ اس کی ترتیب بھی سابقہ جلدوں کی طرز پر ہے ۔ اس میں دو سو مخطوطات کو متعارف کرایا گیا ہے ۔ ہمیں امید ہے کہ پہلی دو جلدوں کی طرح محققین اس کو بھی پسند فرما کر ہماری ہمت افزائی فرمائیں گے ۔

ہم اس جلد میں بھی چند نادر مخطوطات کو متعارف کرانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جن میں سب سے زیادہ اہم مخطوطہ ''تاریخ ہندوستان'' تالیف احمد شاہ بٹالوی ہے ۔ غالباً اس مخطوطے کا صرف ایک ہی نسخہ ساری دنیا میں موجود ہے اور وہ ہمارے ریسرچ سیل میں ہے ۔ اس لیے کوشش کی گئی ہے کہ اس کا حتی الوسع مکمل تعارف کرایا جائے اس کے علاوہ بھی متعدد غیر مطبوع اور نایاب مخطوطات شامل اشاعت ہیں ۔

مندرجہ ذیل حضرات نے اس کتاب کے مسودے پر نظر ثانی فرمائی اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا ہے ۔ ہم ان کے بے حد شکر گزار ہیں ۔

جناب ڈاکٹر وحید قریشی صاحب ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اوریئنٹل لرننگز یونیورسٹی اوریئنٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، جناب پروفیسر مرزا محمد منور صاحب ، گورنمنٹ کالج لاہور ، جناب ڈاکٹر عبدالحمید

صاحب ، ڈائریکٹر ریسرچ سوسائٹی پاکستان، میں جناب چیئرمین صاحب متروکہ وقف املاک بورڈ اور جناب سیکرٹری صاحب (بورڈ) کا بھی شکر گزار ہوں کہ کتاب کی طباعت میں ان حضرات نے موثر مالی تعاون فرمایا ہے ۔ عملی تعاون پر میں حافظ غلام حسین صاحب اور لائبریرین سیکرٹری جناب ایم ۔ ایچ صدیقی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

سید محمد متین ہاشمی
ریسرچ ایڈوائزر ریسرچ سیل
دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری ، لاہور

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۷۹ء

مصاحف

۱ : ۳

قرآن کریم

مخطوطہ نمبر ۳۶۱

مصحف/عربی

۱۔ تقطیع : ۲۱ × ۱۳ س م

۲۔ اوراق : ۳۰۳

۳۔ خط : نسخ

۴۔ کاتب : شیخ محمد بن محمد شریف : ۹۰۷ ھ

۵۔ آغاز : الحمدللہ رب العلمین

۶۔ اختتام : من الجنۃ و الناس

۷۔ کیفیت : خط بہت عمدہ ہے۔ سورۃ فاتحہ اور البقرہ کا پہلا صفحہ منقش برنگ کبودی و مطلا ہے۔ امتداد زمانہ سے نقش و نگار اور طلائی کام کی رنگت ماند پڑ چکی ہے: تمام کلام پاک میں آیات کے شمسے بھی مطلا ہیں مگر وہ ماند پڑے ہوئے ہیں۔ مجدول بہ خط مطلا و شنگرفی و کبودی ہے۔ سور اور رکوعات بخط سرخ درج ہیں۔

قرآن کریم

مخطوطہ نمبر ۲۹۴

۱۔ تقطیع : ۲۷ × ۱۶ س م

۲۔ اوراق : ۶۵۷

تراجم و تفاسیر

۲ : ۹

(۱) ترجمہ قرآن کریم فارسی

(۲) تفسیر بیضاوی

(۳) تفسیر بیضاوی

(۴) تفسیر حسینی جلد اول

(۵) تفسیر حسینی جلد دوم

(۶) تفسیر سورہ مزمل

(۷) تفسیر سورہ یوسف

(۸) نظم اللآلی

(۹) تفسیر مدارک

ترجمہ قرآن کریم فارسی

مخطوطہ نمبر ۲۳۰
ترجمہ قرآن کریم/فارسی

۱۔ تقطیع : ۲۸ × ۱۶ سم

۲۔ اوراق : ۳۶۰

۳۔ خط : نسخ و نستعلیق

۴۔ کاتب : نامعلوم

۵۔ مترجم : نامعلوم

۶۔ آغاز : کھیعص ذکر رحمت ربک عبدہ ، زکریا

۷۔ اختتام : الیس اللہ باحکم الحاکمین ۔ آیا نیست خدا حکم کنندہ ترین حاکمان ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم مترجم گوید :

۸۔ کیفیت : سورۂ مریم سے سورہ التین تک کا ترجمہ بزبان فارسی بطرز تفسیر لکھا ہے ۔ یعنی پہلے آیات لکھ کر پھر ان کا ترجمہ ساتھ ہی لکھ دیا گیا ہے اور بین السطور میں ترجمہ نہیں لکھا گیا ؟ آیات بخط نسخ اور ترجمہ بخط نستعلیق ہے ۔ آیات مخطط بخط سرخ ہیں ۔ ترجمہ شستہ اور رواں ہے ۔ بعض سور کی ابتدا میں مترجم گوید لکھ کر سورہ کے فضائل اور شان نزول کے بارے مختصر نوٹ لکھے ہوئے ہیں ۔ آخری بیس سورتوں کے اوراق غائب ہیں اس لیے نہ تو کاتب کا پتہ چل سکا اور نہ مترجم ہی کے

نام و نسب کا مخطوطہ ہر قسم کی کہنگی سے مبرا ہے اور کاغذ کی حالت سے اندازہ ہوتا ہے کہ تیرھویں صدی ہجری کے اوائل میں لکھا گیا ہے۔

انوار التنزیل و اسرارالتاویل (تفسیر بیضاوی)

مخطوطہ نمبر ۱۳۰ — ۲۹۷ع۱۶

تفسیر/عربی — ب ۔ ت

۱۔ **تقطیع** : ۲۴ × ۱۶ سم

۲۔ **اوراق** : ۳۰۶

۳۔ **خط** : نسخ

۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : عبداللہ بن عمر بن محمد علی البیضاوی الشیرازی الشافعی ناصرالدین ابو سعید المتوفی۔ (۶۸۵-۶۹۱/۶۹۲ھ)

۶۔ **آغاز** : دخلوا اول مرۃ ولیتبروا (لیہلکوا) ماعلوا۔

۷۔ **اختتام** : و المراد بہ الموسوس و سمی لغعلہ مبالغۃ ۔

۸۔ **کیفیت** : آخری نصف قرآن حکیم کی تفسیر بیضاوی کا خوشخط نسخہ ہے ۔ بنی اسرائیل کے ابتدائی چند رکوعات اور الناس کی آخری چند آیات کی تفسیر موجود نہیں ہے ۔ قرآنی آیات بخط سرخ مرقوم ہیں اور ان پر اعراب بھی لگے ہوئے ہیں ۔ مجدول بمتعدد خطوط ہے اور یہ خطوط طلائی، کبودی اور سرخ ہیں ۔ آخری صفحہ پر ختم ۱۰۴۹ ہجری مرقوم ہے جس سے گمان کیا جاتا ہے کہ شاید یہ

نسخہ ۱۰۴۳ ہجری میں لکھا گیا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔
مطبوعہ نسخ سے تقابل کیا گیا ہے لیکن دونوں میں اختلاف بہت کم ہے۔

انوار التنزیل و اسرار التاویل (تفسیر بیضاوی)

مخطوطہ نمبر ۷۵۸ — ۲۹۷ع۱۶

تفسیر/عربی — ب۔و

۱۔ تقطیع : ۳۰ × ۲۰ سم

۲۔ اوراق : ۲۳۳

۳۔ خط : نسخ

۴۔ کاتب : نامعلوم سنہ ۱۱۳۰ھ

۵۔ مؤلف : قاضی ناصر الدین البیضاوی

۶۔ آغاز : الحمدللہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا۔

۷۔ اختتام : عن النبی صلی علیہ وسلم من قرا سورۃ المعوذتین فکانما قرأ القرآن و الکتب الذی انزل اللہ سبحانہ و تعالی ھذا۔

۸۔ کیفیت : تفسیر بیضاوی کا یہ اڑھائی سو برس پرانا نسخہ ہے۔ ابتدائی اور آخری اوراق آب زدہ ہیں ورق نمبر ۱۸ سے ۲۶ تک کے اوراق میں روشنائی پھیل گئی ہے اور کچھ عبارت خوانا نہیں رہی۔
تفسیر بیضاوی کی دونوں جلدیں مکمل ہیں اور ایک ہی جلد میں ہیں۔

قرآن کریم کی عبارت سرخ روشنائی سے لکھی ہوئی اور تفسیری عبارت سیاہ روشنائی سے لکھی ہے۔ یہ طریقہ تمام کتاب میں شروع سے آخر تک ہے مگر دوسری جلد میں دو ورق اس سے مستثنیٰ ہیں اور وہاں قرآنی عبارت پر سرخ لکیر کھینچ دی گئی ہے۔
خط بہت باریک ہے اس لیے پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے۔

تفسیر حسینی جلد اول

ف
۲۹۷،۱۶
ک ۔ ت

مخطوطہ نمبر ٦۳۵
تفسیر/فارسی

۱۔ تقطیع : ۲۸×۱۸ سم
۲۔ اوراق : ۲٦۷
۳۔ خط : نستعلیق
۴۔ کاتب : میر معین الدین ۹۹۳ھ
۵۔ مؤلف : حسین بن علی واعظ الکاشفی م ۹۱۰ھ
٦۔ آغاز : ۔ ۔ ۔ ۔ بعض از وجوہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خواہد شد و از اسباب نزول
۷۔ اختتام : یعنی بریا و تصنع عمل نکنند کہ ریا شرک اصغر است و تباہ کنندہ عمل نعوذ باللہ من الریاء و نعتصم بہ من وقوع الذلل و صلی اللہ علیہ وسلم علی سیدنا و نبینا محمد المصطفی صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آبائہ اجمعین۔

۸- **کیفیت :** پہلا ورق غائب ہے دوسرے اور تیسرے ورق کی حالت
بھی بہت کمزور ہے یعنی اوپر سے آدھے آدھے غائب ہیں
مگر مرمت شدہ ہیں - آب رسیدگی یا غالباً نم آلود جگہ پر
پڑے رہنے سے نصف اوراق کا کاغذ کافی کمزور ہو چکا
ہے - آیات قرآنی سرخ روشنائی سے لکھی ہوئی ہیں اور
تفسیر سیاہ روشنائی سے لکھی گئی ہے - مخطوطہ مجدول
بششش خط ہے - اس میں کاتب کا نام مذکور نہیں مگر
اس کی دوسری جلد جو بالکل اسی طرز اور اسی خط میں
لکھی ہوئی ہے اس میں کاتب کا نام میر معین الدین درج ہے
اس لیے پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ اس کا کاتب
بھی میر معین الدین ہی ہے اگرچہ یہ مخطوطہ چار سو سال
پرانا ہے مگر روشنائی کی چمک میں کسی قسم کی تبدیلی
کے آثار نہیں ہیں یہ ضرور ہے کہ شنگرفی حروف نمی کی
وجہ سے کئی ایک صفحات پر قدرے پھیل گئے ہیں -
عمدہ خط ہے اور مخطوطہ قابل استفادہ ہے - گمان غالب
ہے کہ پہلا صفحہ منقش و مطلا رہا ہوگا کیونکہ دوسری
جلد جو اس کتاب کے ساتھ ہے اس کا پہلا صفحہ منقش و
مطلا ہے -

مؤلف کے حالات زندگی کے لیے دیکھیے فہرست مخطوطات
دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور کی جلد اول صفحہ
نمبر ۱٦ -

تفسیر حسینی جلد دوم

ف
۲۹۷،۱۶
ک ۔ ت

مخطوطہ نمبر ۶۳۵

تفسیر/فارسی

۱۔ تقطیع : ۲۸×۱۸ سم
۲۔ اوراق : ۲۵۱
۳۔ خط : نستعلیق ، عمدہ
۴۔ کاتب : میر معین الدین مخدوم ۹۹۳ھ

ترقیمہ

تمت الکتاب بعون اللہ و حسن تو فیقہ فی الربع من شہر صفر ختم بالخیر و الظفر ۹۳ ثلث و تسعین و تسعمائہ للہجرۃ النبویتہ علی ید العبد الضعیف النحیف الی رحمتہ اللہ القیوم میر معین الدین . . . مخدوم ۔

۵۔ مؤلف : حسین بن علی واعظ الکاشفی ۹۱۰ھ
۶۔ آغاز : سورہ مریم مکیہ وہی تسعون آیۃ ۔
۷۔ اختتام : شرفہا اللہ تعظیما و تکریما و اجلالا وجعلہ اللہ وسیلۃ لیسئل السعادات الدینیہ و الدنیویہ ۔
۸۔ کیفیت : مخطوطہ کا پہلا صفحہ منقش و مطلا ہے ۔ پورا مخطوطہ مجدول بشش خط ہے مگر آخر سے دو ایک اوراق جو بعد میں لکھ کر شامل کیے گئے ہیں غیر مجدول ہیں ۔ قرآن کی آیات سرخ روشنائی سے لکھی گئی ہیں اور تفسیر سیاہ روشنائی سے لکھی ہوئی ہے۔ خط عمدہ ہے ۔ آخری اوراق

نم آلودگی کی وجہ سے بہت کمزور ہیں مگر مرمت کرکے قابل استفادہ بنا دیے گئے ہیں - سورہ التین کے آخر سے سورہ القدر کی ابتدائی آیات تک بعد میں لکھ کر شامل کیا گیا پھر سورہ النصر کے بعد کا حصہ غائب ہے اس کے بعد آخری ورق چپکا دیا گیا ہے۔ خط اور نفاست کے لحاظ سے مخطوطہ قابل دید ہے -

---

تفسیر سورہ مزمل

ف
۲۹۷۔۱۶۲۲
م - ت

مخطوطہ نمبر ۶۰۱

تفسیر/فارسی

۱- **تقطیع** : ۲۱۰۵ × ۱۵ سم
۲- **اوراق** : ۹۵
۳- **خط** : نستعلیق و نسخ
۴- **کاتب** : نامعلوم
۵- **مؤلف** : طاہا مخدوم صدر جہانیاں قادری حضرت سید قطب الدین -
۶- **آغاز** : یا ایھا المذمل (؟ المزمل) ای پیچندۂ خود را در چادری و این خطابست مر حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم -
۷- **اختتام** : و قلبھم انور من الشمس خفی استغراق کند در خلوت۔
۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ سورۃ مزمل کی متصوفانہ تفسیر ہے - کتاب کے شروع میں سرخ روشنائی سے طاہا قطب الدین کا اسم گرامی بہت بڑے القاب سے لکھا ہے جس سے ۴۶

نے اندازہ لگایا ہے کہ کتاب انہیں کی لکھی ہوئی ہے۔
متن قرآن کو سرخ روشنائی سے زیر خط کیا گیا ہے اور خط نسخ میں لکھا گیا ہے جہاں کہیں احادیث لائی گئیں ہیں وہ بھی خط نسخ میں لکھی گئیں ہیں۔ جابجا فارسی اشعار سے مطلب واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفسیر کا انداز کچھ اس طرح کا ہے کہ پہلے تو تفسیر بالقرآن کی گئی ہے۔ پھر دوسری تفاسیر کا حوالہ دیا ہے آخر میں طاہا صاحب اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہیں اور وہاں سرخ روشنائی سے لکھا ہوا طاہا یا طاہا کہے ہے۔ جہاں بھی انبیأ علیہم السلام کے نام آئے ہیں اکثر سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔ سورہ مزمل کے صرف پہلے رکوع کی تفسیر اس میں مکمل ہے مخطوطہ کے آخری صفحات غائب ہیں بلکہ پورا رکوع ثانی ہی موجود نہیں اس لیے کاتب کا اور سن کتابت کا کچھ علم نہ ہو سکا۔

تفسیر سورہ یوسف منظوم

ف
۲۹۷۔۱۶۲۲
م ۔ ت

مخطوطہ نمبر ۷۶۱
تفسیر/اردو نظم

۱۔ **تقطیع** : ۲۰ × ۱۲ سم۔
۲۔ **اوراق** : ۲۰۵۔
۳۔ **خط** : نستعلیق۔

۴- کاتب : غلام دستگیر ولد کرم الٰہی ۱۲۷۷ھ
۵- مؤلف : حکیم محمد اشرف صاحب
۶- آغاز : لکھوں پہلے توحید جان آفریں
قلم کی طرح خاک پر رکھ جبیں
۷- اختتام : خدا اور محمد کا لیتا ہوں نام
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
۸- کیفیت : چند ابتدائی اور چند آخری اوراق آب رسیدہ ہیں ، مگر عبارت کو کوئی نقصان نہیں ہوا ہے ۔ البتہ ان مقامات پر کاغذ ضرور کمزور ہوگیا ہے اور شنگرفی حروف قدرے ماند پڑ گئے ہیں ۔ خط عمدہ اور گوارا ہے ۔

سورہ یوسف کی تمام آیات شنگرفی حروف میں لکھی ہوئی ہیں ۔ تفسیر کا انداز کچھ اس طرح ہے کہ آیات لکھ کر نیچے نظم میں تفسیر بیان کی گئی ہے ۔ سب سے پہلے حمد ہے پھر نعت پھر صحابہ کرام کی تعریف اس کے بعد وجہ تالیف کتاب ہے ۔ پھر حضرت کعب ابن احبار کی اس حدیث کا منظوم ترجمہ بیان کیا ہے جس میں حضرت یوسف کا ذکر ہے ۔ اس کے بعد سورہ یوسف کی تفسیر شروع کی ہے ۔

نظم کی زبان بہت سادہ اور بالکل اسی طرح کی ہے جیسی کہ آج کل بولی جاتی ہے ۔ اگرچہ کتاب ایک سو سال قبل لکھی گئی تھی ۔

قرآنا عربیاً کی تفسیر کرتے ہوئے فضائل قرآن پر جو احادیث ہیں ان کا منظوم ترجمہ بیان کیا ہے قرآن حکیم کا نام قرآن ہونے کی وجہ بھی نظم کر دی ہے ۔

تفسیر کرتے ہوئے حضرت یوسف کی طرف منسوب حکایات بھی نظم کر دی ہیں ۔ مؤلف نے بڑی چابکدستی سے استعاروں اور کنایوں کو استعمال کیا ہے ۔ مؤلف نے مختلف مفسرین کے اقوال بھی نظم کیے ہیں مگر نام کسی کا نہیں بتایا ہے ۔

کتاب مطبوع معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس کتاب کی جو تاریخ کہی گئی ہے وہ کچھ اس طرح آخر میں مرقوم ہے۔ ''ہوئی مطبوع تفسیر منیر سورہ یوسف'' ۔ یہ قطعہ تاریخ کا پہلا مصرع ہے جو قاضی غلام علی مہری نے کہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہ نسخہ طبع شدہ نسخہ سے نقل کیا گیا ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

نظم اللآلی

مخطوطہ نمبر ۷۵۹

١٦ع
٩ـ
ن

تفسیر/عربی

١۔ **تقطیع** : ٣٣ × ٢٠ س م
٢۔ **اوراق** : ١٠٢
٣۔ **خط** : نسخ
٤۔ **کاتب** : نامعلوم
٥۔ **مؤلف** : معوان حسین ابن ارشاد حسین رامپوری
٦۔ **آغاز** : حمد من تحیر مدارک العقول فی جلالیہ

۷۔ **اختتام** : قولہ و قیل الخطاب) و مرض الوجہین لکونہما خلافاً المظاہر اہ عبدالحکیم اللہم صلی و سلم علیٰ محمدن الذی ہو ارحم الخلق و اکرم الخلق و افضل الخلق ۔

۸۔ **کیفیت** : سرورق نہایت خوبصورت نقش و نگار سے مزین ہے ۔ ابتدائی دو صفحات بھی منقش مطلا اور مجدول ہیں ۔ بقیہ سارا مخطوطہ مجدول بخط سرخ ہے ، خط نہایت خوبصورت ہے ۔ کاغذ اگرچہ پرانا ہے مگر ہر قسم کی کہنگی سے مبرا ہے ۔ اس کا انتساب رئیسہ والیہ بھوپال سلطان جہاں بیگم کی طرف ہے اس کے کاغذ کی عمدگی سرورق کا نقش و نگار اور ابتدائی صفحات پر طلائی کام یہ ظاہر کرتا ہے کہ غالباً یہ والیہ بھوپال کے کتب خانہ کی ملکیت رہا ہوگا۔ اس شبہ کو ایک مہر جو ابتدائی اور آخری اوراق میں بنی ہوئی ہے جو بہت ہی مدھم ہونے کی بنا پر پڑھی نہیں جا سکی تقویت پہنچاتی ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

تفسیر بیضاوی کے ادق اور مشکل مقامات پر یہ حاشیہ ہے علامہ بیضاوی کے بعض عربی لفظوں کا فارسی میں ترجمہ بھی کیا گیا ہے ۔ عبدالحکیم سیالکوٹی ، قاضی مبارک ، سید شریف زمخشری وغیرہ کے حوالہ جات بھی درج ہیں ۔

قولہ کے بعد علامہ بیضاوی کی عبارت کے چند الفاظ نقل کرکے ان پر اپنی رائے کا اظہار کیا گیا ہے قرآن کی عبارت کو تو نہیں لایا گیا ۔ اپنی رائے اور بیضاوی کی عبارت میں فصل کرنے کے لیے ایک سرخ رنگ کی الٹی قوس لگائی گئی ہے ۔

پہلے پارہ تک یہ حاشیہ مکمل ہے ۔
اس لحاظ سے یہ حاشیہ مفید ہے کہ بہت سے علما کی رائے کو جمع کر دیا گیا ہے ۔ علامہ بیضاوی کے عربی لغت کے بھاری بھرکم الفاظ کا ترجمہ فارسی اور نہایت سادہ فارسی میں کر دیا گیا ہے ۔ متداول کتب حوالہ میں تفسیر بیضاوی کے اس حاشیہ کا ذکر نہیں ملتا اور کتب تذکرہ میں کہیں معوان حسین صاحب کا ذکر بھی نہیں ملا ۔

تفسیر مدارک

مخطوطہ نمبر ٦٠٦ — ع ۲۹۷۰۱٦

تفسیر/عربی — ن ۔ ت

۱۔ **تقطیع** : ۲۷ × ۱۷ س م
۲۔ **اوراق** : ۲۷۴
۳۔ **خط** : نستعلیق
۴۔ **کاتب** : عبدالحکیم بن میاں عبدالواحد ۱۰۷۵ھ
۵۔ **مؤلف** : امام حافظ الدین عبداللہ بن احمد النسفی المتوفی ۷۰۱ھ
۶۔ **آغاز** : ص ذکر ھذا الحرف من حروف المعجم
۷۔ **اختتام** : و صلی اللہ علیہ و علی آلہ مصابیح الانام و اصحابہ مفاتیح دارالاسلام
۸۔ **کیفیت** : تفسیر مدارک التنزیل و حقائق التأویل کا یہ تئیسویں

پارے سے لے کر تا اختتام مخطوطہ ۱۰۷۷ھ میں لکھا
گیا ۔ قرآنی متن کو سرخ روشنائی سے اور تفسیری
عبارت کو سیاہ روشنائی سے تحریر کیا گیا ہے ۔ یہ تفسیر
اہل سنت و الجماعت کے عقائد کے مطابق لکھی گئی تھی۔
شیخ زین الدین ابو محمد عبدالرحمن بن ابی بکر ابن العینی
الحنفی ۸۶۷ھ نے اس کا اختصار بھی تحریر کیا تھا ۔

قرأت و تجوید

۳ : ۳

۱- خلاصۃ النوادر ۔
۲- شرح رسالہ جزری ۔
۳- مفتاح القرآن ۔

خلاصة النوادر

مخطوطہ نمبر ۱۵۴۸
قرأت و تجوید/فارسی

- **تقطیع** : ۲۳٫۵ × ۰۵ س‌م
- **اوراق** : ۲۹
- **خط** : نستعلیق
- **کاتب** : (غالباً) غلام قادر ولد میاں شیخ احمد
- **مؤلف** : محمد سعد اللہ
- **آغاز** : لآلی منلالی سپاس بیقیاس نثار بارگاہ حافظ حقیقی است
- **اختتام** : واحشرنا من الصّٰلحین من امۃ حبیبک سیدالابرار وصلی علیہ و علی الہ و اصحابہ الاخیار (تمت الرسالہ)
- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ علوم قرآن کے تجوید اور قرأت کے مسائل پر مشتمل ہے ۔ اس کی کل سات فصلیں ہیں ۔ پہلی فصل میں اسمائے قرا و رواہ اور ان کے بیان کردہ الگ الگ رموز قرأت بیان کیے گئے ہیں اور ایک نقشہ بصورت جدول دیا گیا ہے جس میں الگ الگ قراء کے رموز قرأت بیان کیے گئے ہیں ۔

  دوسری فصل میں : وقف قرآن کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے تمام وقوف کی الگ الگ وضاحت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ وقف تام ، وقف کافی ، وقف حسن ،

وقف قبیح اور وقف اقبح میں کیا فرق ہے ۔
تیسری فصل میں ان رموزات قرآن کے بارے میں بتایا گیا ہے جو دوران تلاوت قاری ر ، ز ، ص ، ہ ، لا ، صلے کی صورت میں دیکھتا ہے ۔ ان پر وقف کرنے اور اس وقف کرنے کا طریق بالوضاحت بیان کیا گیا ہے ان کی کل تعداد پندرہ بیان کی گئی ۔
چوتھی فصل عدد سور اور ان کی آیات کے بارے میں ہے اور اس میں عدد آیات کا جو اختلاف کوفی ، شامی اور بصری قرأ اور رواۃ کے درمیان ہے اس کی وضاحت کی گئی ہے ۔ پھر اس فصل کے آخر میں ایک جدول دیا گیا ہے جس میں کوفی شامی بصری مکی اور مدنی قراء کا اختلاف برائے عدد آیات نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ۔ تمام سور کے الفاظ اور حروف کی تعداد بھی اس فصل میں دوائر کی شکل میں دی گئی ہے اور ان الفاظ کی تعداد میں جو مختلف قراء کا اختلاف ہے اسے بھی بیان کیا گیا ہے ۔

فصل پنجم میں مکی اور مدنی سور اور پھر مدنی سور میں مکی آیات اور مکی سور میں مدنی آیات کی بحث کی گئی ہے اور مختلف محققین کے اقوال درج کیے گئے ہیں جس سے مؤلف کی علمی وسیع النظری کا پتہ چلتا ہے ۔ مثلاً اتقان سیوطی ، ابو عبدالرحمن شامی ، عمر بن مرہ ، عاصم ، حمزہ ، کسائی اور حضرت سفیان ثوری کے حوالہ جات بیان کیے گئے ہیں ۔
چھٹی فصل میں تجوید کے مسائل بیان کئے ہیں ابتدا میں

ترتیل اور تجوید کی اصطلاحی تعریف بیان کی ہے۔
پھر سیبویہ اور خلیل کا مخارج میں اختلاف بیان کر دیا گیا ہے۔ اس فصل کے آخر میں ایک انسانی شکل بنا کر مخارج کو سمجھایا گیا ہے۔ سترہ کے سترہ مخارج کا الگ الگ بیان نہایت اچھے انداز میں مگر مختصراً کیا گیا ہے۔
اس فصل کے آخر میں ایک دائرہ "صفات الحروف" دیا گیا ہے جس میں حروف لکھ کر ان کی تمام ممکنہ صفات بیان کر دی گئی ہیں۔
ساتویں فصل میں فضائل قرآن اور آداب تلاوت پر بحث کی گئی ہے۔ جس میں تجوید و قرأت کے بارے میں احادیث سے استدلال کیا گیا ہے۔ قرآن کی چند آیات کے بطور وظائف پڑھنے کے فضائل بیان کیے ہیں۔
فصول سرخ روشنائی سے لکھی ہوئی ہیں۔ دوائر بھی سرخ روشنائی سے بنائے ہیں اور جداول بھی سرخ روشنائی سے بنائے گئے ہیں۔ چھٹی فصل میں مخارج کے نمبر بھی سرخ روشنائی سے لکھے ہیں اور بعض مخصوص جگہوں پر بھی سرخ روشنائی استعمال ہوئی ہے مثلاً مؤلف کا نام سرخ روشنائی سے لکھا ہوا ہے۔
خط گوارا ہے۔ مشکل مقامات پر حاشیہ بھی چڑھایا گیا ہے مگر یہ صرف چھٹی اور ساتویں فصل میں ہے اس سے پہلی فصول پر نہیں یہ خلاصۃ النوادر مؤلف کی کتاب نوادر البیان فی علوم القرآن کا خلاصہ ہے جو موصوف نے حاجی محمد حسین صاحب کی فرمائش پر تحریر کیا اور اس کا نام خلاصۃ النوادر رکھا جیسا کہ مؤلف نے

خود مقدمہ میں اس کی تصریح کر دی ہے۔

چونکہ مفتاح القرآن اور خلاصۃ النوادر ایک ہی جلد میں ہیں اور ان کا خط بھی تقریباً ایک جیسا ہے اور مفتاح القرآن کے کاتب کا نام غلام قادر مذکور ہے اس لیے ہم نے اندازہ سے خلاصۃ النوادر کا کاتب بھی یہی تصور کیا ہے۔

جلد بندی میں خلاصۃ النوادر اور مفتاح القرآن کے درمیان کچھ اوراق ہیں جو دعائے ختم القرآن اور ایک قصیدہ قراء اور ایک رسالہ جس میں رسم الخط کے بارے میں معلومات ہیں اور اس رسالہ کے آخر میں دو دائرے دیے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک میں اختتام آیات کے حروف کی وضاحت ہے اور دوسرے میں رسم الخط کے مختلف نمونے دیے گئے۔ چونکہ مؤلف نے خلاصۃ النوادر کی ابتدا میں یہ لکھا ہے کہ اس رسالہ میں رسم الخط قرآنی کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ معلومات درج کروں گا لہذا ہم قیاس کرتے ہیں کہ یہ اوراق بھی خلاصۃ النوادر کا ہی حصہ ہیں اور تمت الرسالہ جو دعائے ختم القرآن سے قبل لکھا ہے وہ کاتب کی غلطی ہے۔

مؤلف کتاب مولوی محمد سعد اللہ مراد آبادی ۱۲۱۹ھ میں پیدا ہوئے بحر العلوم ملا عبدالعلی کے شاگرد مولانا عبدالرحمن، مولوی محمد حیات لاہوری۔ اخوند شیر محمد خان مفتی صدر الدین خاں جیسے بزرگ علما سے تلمذ کیا۔ لکھنؤ میں محمد اشرف، مولوی محمد ظہور اللہ

مولوی محمد اسماعیل مراد آبادی اور حسن علی محمد سے بھی استفادہ کیا ۔ ۱۲۷۰ھ میں فریضہ حج ادا فرمایا اور مراجعت پر رام پور کو اپنا مسکن بنایا ۔

آپ کی تصانیف میں سے :

۱۔ القول المانوس فی صفات القاموس ۔
۲۔ میزان الافکار فی شرح معیار الاشعار ۔
۳۔ نوادار الوصول فی شرح الفصول ۔
۴۔ حاشیہ شرح سلم حمد اللہ ۔
۵۔ حاشیہ شرح چغمینی ۔
۶۔ دار اللبیب الی دار الحبیب ۔
۷۔ محصل العروض مع شرح ۔

مراجع : ۱۔ حدایق حنفیہ ۔ ۴۸۸ ، نول کشور لکھنؤ ۔
۲۔ C A Storey : Persian Literature 44 : 45
London 1970

شرح رسالہ جزری

ع
۲۹۷ء۱۴۱
ع ۔ ش

مخطوطہ نمبر ٦٦٥
قرأت و تجوید/عربی

۱۔ تقطیع : ۲۰ × ۱۳ س م ۔
۲۔ اوراق : ۱۵٦ ۔
۳۔ خط : نستعلیق ۔
۴۔ کاتب : محمد جان ولد محمد غوث ۔

۵- **مؤلف** : علی بن سلطان محمد الحنفی المعروف بہ ملا علی القاری - المتوفی ۱۰۱۴ھ

۶- **آغاز** : الحمدللہ الذی اودع جواہر المعانی

۷- **اختتام** : و انقطع الکلام و السلام علی خاتم الانبیاء و المسلمین (؟ المرسلین) و علی ملائکتہ المقربین -

۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ الشیخ ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد بن محمد الجزری الشافعی المتوفی ۸۳۳ھ کے مقدمہ" الجزریہ کی ملا علی القاری کی عربی شرح ہے - مخطوطہ مکمل اور نہایت عمدہ خط میں لکھا ہوا ہے - بعض وضاحت طلب مقامات پر حواشی بھی چڑھائے گئے ہیں مگر محشی کا نام درج نہیں - ہمارے پاس موجود قلمی نسخہ کے باہر جلد میں، شرح رسالہ جزری مرقوم ہے مگر اس کا متداول نام منح الفکر بہ شرح المقدمہ" الجزریہ" ہے -

اشعار مقدمہ خط نسخ میں لکھے ہوئے ہیں - بیان المخارج سے لے کر بیان الوقوف تک تمام اشعار مقدمہ سرخ روشنائی میں لکھے ہیں - کہیں کہیں ابواب حاشیہ میں لکھے ہیں - لیکن اکثر جگہوں پر ابواب کی حد بندی کو ترک کر دیا گیا ہے - بعض اشعار کی شرح اس نسخہ میں مرقوم نہیں ہے - مثلاً خاتمہ الکتاب کے اشعار میں سے "ابیاتہا قاف و زای فی عدد - من یحسن التجوید یظفر بالرشد - عبارت میں بھی کہیں کہیں اغلاط پائی جاتی ہیں - (کاتب نے ترقیمہ میں صرف تمت تمام شد بدستخط حقیر الحقیر محمد جان ولد ملا محمد غوث قادری لکھا ہے اور تاریخ

کتابت درج نہیں کی مگر اندازہ ہے کہ یہ نسخہ غالباً
تیرہویں صدی ہجری کے اواخر کا ہے۔
اس مقدمہ کی بہت سی شرحیں اور حواشی لکھے گئے ہیں
جن چند قابل ذکر مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ العقود السنية فی شرح المقدمة الجزرية للقسطلانی
المتوفی ۹۲۳ھ۔

۲۔ الحواشی الأزهرية فی حل الفاظ المقدمة الجزريه شیخ
خالد بن عبدالله الازهری المتوفی ۹۰۵ھ۔

۳۔ الحواشی المفهمہ لشرح المقدمہ لابی بکر احمد المتوفی
۸۲۷ھ۔

الحافظ شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد
بن علی بن یوسف المعروف بابن الجزری الشافعی دمشق
میں ۲۷ رمضان المبارک ۷۵۱ھ کو پیدا ہوئے۔
آپ خوبصورت و وجیہہ تھے۔ طلب حدیث و قرأت کے لیے
آپ نے بہت کوشش کی اور ان میں مہارت حاصل کر لی۔
آپ کو شام میں عہدہ قضا پیش کیا گیا مگر آپ بعض وجوہ
کی بنا پر اس کو نہ نبھا سکے۔ آپ نے مکہ اور مدینہ کا
بغرض حج سفر کیا اور دو مرتبہ حج کا فریضہ ادا فرمایا
اس سفر میں آپ نے اہل حجاز سے حدیث سنی۔ پھر آپ
یمن تشریف لے گئے جہاں آپ نے حدیث کے سماع اور
قرأت کے علاوہ تجارت بھی کی۔ پھر مصر چلے گئے اور
وہاں مسند امام احمد اور مسند امام شافعی کا سماع کیا۔
آپ نے مصر اور دمشق میں ابن امیلہ، ابن الشیرجی،
محمود بن خلیفہ عماد الدین بن کثیر و ابن ابی عمرو خلائق

سے اسکندریہ میں عبداللہ بن الدمامینی اور بعلبک میں احمد بن عبدالکریم سے شرف تلمذ حاصل کیا - پھر آپ شام کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں سے بصرہ کو رخ کیا اور آخرکار شیراز کو مسکن بنایا اور وہیں ایک مدرسہ تعمیر فرمایا جس کا نام دارالقرآن رکھا جس میں قراء کی تعلیم و تربیت کا اہتمام تھا -

آپ نے تصنیف و تالیف کا بہت کام کیا آپ کی مصنفہ و مؤلفہ کتب کی تعداد تقریباً چالیس ہے - جن میں مشہور یہ ہیں :

۱- حصن الحصین من کلام سید المرسلین -

۲- ذات الشفافی سیرة المصطفی و من بعدہ من الخلفاء -

۳- الابانة فی العمرة من الجعرانہ -

۴- الاجلال و التعظیم فی مقام ابراہیم - آپ کی اکثر کتابیں علم قرأت و تجوید میں ہیں -

۵- الشھید فی علم التجوید -

۶- التوجیہات فی اصول القرآت -

۷- غایة المهرة فی الزیادہ علی القرآت العشرة -

۸- المقدمة فیما علی القاری ان یعلمہ -

۹- الاعلام فی احکام الادغام -

۱۰- الانصار قصیدة ہمزیة فی القرآت وغیرہ -

آپ ۵ ربیع الاول ۸۳۳ھ کو اس دار فانی سے رخصت ہوئے اور شیراز میں تعمیر کردہ مدرسہ میں دفن کیے گئے -

نصہ المراجع: ۱- عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، ۱۱ : ۲۹۱، دمشق ۱۳۸۰-
۲- حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۲ : ۱۷۹۹، طہران ۱۳۷۸-
۳- ابن العماد، شذرات الذہب، ۷ : ۲۰۳، مکتبۃ القدسی ازہر ۱۳۵۱-
۴- السخاوی، الضوء اللامع، ۹ : ۲۰۵، بیروت-
۵- البغدادی، ہدیۃ العارفین، ۲ : ۱۸۷، طہران، ۱۳۸۷-

مفتاح القرآن

مخطوطہ نمبر ۵۴۸ (ب)

قرأت و تجوید/فارسی

ف
۲۹۷۶/۱۴۱
م-

۱- تقطیع : ۲۳٫۵ × ۱۵ س م
۲- اوراق : ۲۵
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : غلام قادر ولد شیخ احمد

ترقیمہ

تمام شد نسخہ متبرکہ مفتاح القرآن بتاریخ یازدہم ماہ صفر فی ۱۲۷۵ ہجری مقدس از دست خط فقیر غلام قادر عفی عنہ پسر فضیلت پناہ میاں شیخ احمد متوطن موضع

او کهه جهته اللهم اغفرلکاتبه و لوالدیه ولجمیع المؤمنین
و المؤمنات

۵۔ **مؤلف** : نامعلوم

۶۔ **آغاز** : الله اکبر اینچه بزرگی و کبریاست
کاں برتر از احاطه و وہم و خیال ماست

۷۔ **اختتام** : باشد ز من ہیچمدان معتمدان
کاین تحفه رسانند بشاه ہمه دان

۸۔ **کیفیت** : زیر نظر کتاب علم قرأت و تجوید پر ایک جامع کتاب ہے اگرچہ مختصر ہے ۔ مخطوطہ کی ظاہری حالت بہت اچھی ہے ۔ جملہ فصول اور ابواب سرخ روشنائی سے نظم میں لکھے گئے ہیں نظم اور نثر ہر دو صنف کو اظہار مدعا کے لیے استعمال میں لایا گیا ہے ، اکثر جگہوں پر نئی فصل اور نئے باب سے ابتدا میں اشعار دیے گئے ہیں جو اس باب یا فصل کے متعلقہ مضمون کے بارے میں ہیں ۔

باب اول سے پہلے مقدمہ میں مصنف نے دہن کے بارے میں اور دانتوں کے نام اور ان سے پیدا ہونے والی [illegible] اور دہن کے بقیہ حصوں کے کام وغیرہ کے بارے میں اچھی طرح وضاحت سے لکھا ہے ۔

باب اول میں مخارج کی بحث کی ہے ۔ پہلے باب [illegible] اول میں الگ الگ حروف کے مخارج پر سیر حاصل [illegible] ہے اور دوسری فصل حروف کی صفات کے بارے [illegible] اور اس فصل کے اندر پھر چھوٹی چھوٹی فصلیں ہیں بعض مخصوص حروف کی صفات کے تفصیلی بیان [illegible] ہیں مثلاً صفات راء اور نون اور میم پر مفصل [illegible] ہیں ۔

پہلے باب کی چوتھی فصل مدات کے بارے میں ہے اور اس میں تمام قسم کی مدات پر خوب اچھی طرح بحث کی گئی ہے۔ اسی باب میں ایک فصل میں ہاءات یعنی (ہ) کی اقسام پر ہے اور ایک فصل ادغام پر ہے۔ اس طرح پہلے باب میں کل نو فصول ہیں۔

دوسرے باب میں صرف وقف اور وصل کی بحث کی گئی ہے اور اس کے آخر میں ہفت قرأ کے رموز اوقاف کے بارے میں چند صفحات ہیں۔ اس باب کا خاتمہ آداب تلاوت قرآن پر کیا گیا ہے۔ اس میں تلاوت کے آداب اور فوائد کے بارے میں چند مسائل ذکر ہوئے ہیں۔

حدیث

۸ . ۲

۱۔ بخاری شریف ۔

۲۔ مشکواۃ المصابیح ۔

۳۔ مشکواہ المصابیح ۔

۴۔ مشکواۃ المصابیح ۔

۵۔ اشعۃ اللمعات جلد ثانی ۔

۶۔ اشعۃ اللمعات جلد ثالث ۔

۷۔ المرقاۃ المفاتیح شرح المشکواۃ المصابیح ۔

۸۔ البدور السافرہ فی امور الاخرۃ ۔

بخاری شریف

مخطوطہ نمبر ۲۳۲

ع
۲۹۷ء۲
ب - ب

حدیث/عربی

۱- تقطیع : ۲۷×۱۹س م
- اوراق : ۱۹۱
۳- خط : نسخ قدیم
- کاتب : نامعلوم
- مؤلف : محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ ابن الاحنف الجعفی البخاری ۲۵۶ھ
- آغاز : کتاب البیوع - باب ما جا فی قول اللہ عز و جل فاذا قضیت الصلاۃ فانتشروا فی الارض و ابتغوا من فضل اللہ -
- اختتام : کمل . . . الثالث من الجامع الصحیح للہ و محمد و صلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و علی الہ و صحبہ وسلم تسلیماً ویتلوہ . . . باب اقامت المہاجر علیہ بعد قضاء نسکہ -
- کیفیت : مخطوطہ زیر نظر صحیح بخاری کے نصف اول میں سے کتاب البیوع سے شروع ہوکر ابواب بنیان الکعبہ کے باب مقدم النبی صلی اللہ علیہ الی اصحاب المدینہ پر ختم ہوا ہے - اس میں ابواب کی وہ ترتیب ملحوظ نہیں رکھی گئی جو صحیح بخاری شریف کے مطبوعہ نسخوں کی ہے - کتاب البیوع سے آخر تک ابواب سارے موجود ہیں مگر

ترتیب مختلف ہے اور موجودہ دور کے قاری کو ابہام لاحق ہوتا ہے کہ ابواب چھوٹ گئے ہیں۔

تمام عبارت پر اعراب لگے ہوئے ہیں۔ نسخ قدیم نہایت خوش خط اور پڑھنے میں بہت سہل ہے۔ تمام کتب و ابواب شنگرفی روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ ابتداء احادیث میں کبھی کبھی ح اور حدثنی اور کبھی کبھی حدثنا بھی شنگرفی روشنائی سے لکھا ہوا ہے۔

پہلا ۱۲۱ واں ۱۵۱ اور آخری اوراق بعد میں لکھ کر شامل جلد کیے گئے ہیں۔

کتاب بنیان الکعبہ کے چند آخری ابواب چھوڑ دیے گئے ہیں۔ اور آخر میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ (و یتلوا فی الربع الثالث باب اقامۃ المہاجر بمکۃ بعد قضاہ نسکہ)
اکثر صفحات پر حواشی موجود ہیں۔ جن کا خط بہت ناقص ہے۔ بعض تو ناقابل استفادہ ہیں۔

بعض صفحات مرمت شدہ ہیں مگر مرمت سے عبارت میں حذف و نقصان نہیں ہوا۔ کاغذ کی کہنگی سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ غالباً دسویں صدی ہجری میں لکھا گیا ہوگا۔ مؤلف کے حالات زندگی اور کتاب کی تالیف کے بارے میں معلوم کرنے کے لیے فہرست مخطوطات دیال سنگھ لائبریری جلد دوم صفحہ نمبر ۳۰ ملاحظہ فرمائیں۔

مشکوٰة المصابیح

مخطوطہ نمبر ۶۰۷

حدیث/عربی

۱- تقطیع : ۲۴ء۳ × ۱۶ء۵ سم

۲- اوراق : ۳۲۱

۳- خط : نسخ عمدہ

۴- کاتب : نامعلوم

۵- مؤلف : ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب المتوفی بعد ۷۳۷ھ

۶- آغاز : کتاب البیوع باب الکسب و طلب الحلال الفصل الاول عن المقدام بن معد یکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم -

۷- اختتام : وقع الفراغ من جمیع (؟ جمع) الاحادیث النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر یوم الجمعة من رمضان عند رویة الھلال شوال سنة سبع و ثلثین و تسع مائة بحمداللہ و حسن توفیقہ و الحمدللہ رب العالمین و الصلواة و السلام علی محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین - قدوقع الفراغ من تسوید ھذہ النسخة المبارکة مجموعة الاحادیث المصطفویة المسماة بمشکاة المصابیح تم تمت -

۸- کیفیت : یہ مخطوطہ مشکوٰة المصابیح کا دوسرا حصہ ہے جو کتاب

البیوع سے شروع ہو رہا ہے۔ مخطوطے کے ابتدائی اور چند
آخری اوراق آب رسیدہ ہیں پہلے ورق پر ایک عبارت درج
ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کتاب حضرت ملا یوسف
اخند نے شربت ولد گل شاہ کو ۱۳۲۲ھ میں دی تھی -
جس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ مخطوطہ
چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں لکھا گیا ۔ کاغذ
نہایت باریک اور نفیس ہے جس پر کشمیری ہونے کا گمان
ہوتا ہے جہاں جہاں پانی کی رسائی ہوئی ہے کاغذ کی
چمک ماند پڑ گئی ہے -

تحریر نہایت خوش خط ہے یکساں قلم سے لکھی ہوئی ہے
ابواب اور کتب شنگرفی روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں -
ہر حدیث کا دوسری حدیث سے فصل اور پھر ابواب کی
فصول بھی سرخ روشنائی سے لکھی گئی ہیں ۔ لفظ عن
ایک حدیث کو دوسری حدیث سے جدا کرتا ہے جو سرخ
لکھا ہوا ہے ۔ کتاب پر کاتب نے یا پھر کسی اہل علم
نے نظر ثانی ضرور کی ہے ۔ کیونکہ جہاں کہیں کوئی
لفظ عبارتاً غلط تھا یا چھوٹ گیا تھا اسے حاشیے پر درست
کر دیا گیا ہے ۔ حاشیے میں بہت ہی مختصر مگر مفید
اشارات کبھی فارسی میں کبھی عربی میں لکھے گئے ہیں ۔
بین السطور میں بھی کہیں کہیں الفاظ کے معانی اور
تشریحی اشارات درج کیے گئے ہیں۔

مشکواة المصابیح

مخطوطہ نمبر ۳۷۴

حدیث/عربی

۱- تقطیع : ۲۸ × ۱۹ س م
۲- اوراق : ۴۴۰
۳- خط : نسخ و نستعلیق
۴- کاتب : محمد یوسف بن محمد یعقوب بن محمد یوسف بن محمد حسین الفاروقی سنہ کتابت ۱۰۸۹ھ
۵- مؤلف : شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی المتوفی بعد سنہ ۷۳۲ء
۶- آغاز : الحمدللہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا
۷- اختتام : الحمدللہ رب العالمین و الصلواۃ علی خیر البریۃ محمد و الہ اجمعین الطیبین الطاہرین
۸- کیفیت : مخطوطہ زیر نظر اگرچہ تین سو سال پرانا ہے مگر عبارت ہر قسم کے نقصان سے محفوظ ہے۔ آب رسیدگی کے نشانات بھی ہیں مگر صرف ایک دو جگہوں پر سے سیاہی کی چمک جاتی رہی ہے الفاظ پھر بھی پڑھے جا سکتے ہیں -
تمام فصول و ابواب سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں اور احادیث کے درمیان فصل ظاہر کرنے کے لیے لفظ عن بھی سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے - حواشی شروع سے آخر تک تمام کتاب پر لکھے گئے ہیں - مگر قلم و خط مختلف

ہیں ۔ محشی نے اپنا نام کسی جگہ بھی نہیں لکھا ۔ معلوم یوں ہوتا ہے کہ کتاب جس کے پاس پہنچی اس نے اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق حواشی لکھ دیے ۔ حواشی بعض جگہ فارسی میں اور بعض جگہ عربی میں ہیں۔ جہاں صفحہ پر گنجائش کم تھی وہاں الگ کاغذ پر لکھ کر یا تو کنارہ صفحہ سے چپکا دیا گیا ہے یا پھر جلد بندی میں اسے جوڑ دیا گیا ہے ۔

اس نسخے میں جو اہم بات ہے وہ ہے حضرت شیخ عبدالحق دہلوی کا مقدمہ ۔ یہ مقدمہ جو آپ نے اشعہ" اللمعات کے لیے لکھا ہے ۔ اس مخطوطے کی ابتدا میں بہت عمدہ خط نستعلیق میں لکھ کر لگا دیا گیا ہے جو ۱۹ اوراق میں مرقوم ہے اور فن حدیث ، مصطلحات حدیث اور بعض رواۃ حدیث کے حالات پر مشتمل ہے ۔

مشکواۃ المصابیح

مخطوطہ نمبر ۴۱۴

ع
۲۹۷۰۲
و ۔ م

حدیث/عربی

۱۔ **تقطیع** : ۲۲ × ۱۴ س م
۲۔ **اوراق** : ۲۴۶
۳۔ **خط** : نسخ
۴۔ **کاتب** : نامعلوم ۔ تاریخ کتابت ۱۰۹۶ ھ

مؤلف : شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی المتوفی بعد ۷۳۷ -

آغاز : باب الاستبراء الفصل الاول عن ابی الدردا قال مر النبی بامرۃ مجح فسئال عنہا . . (ناقص الاول) .

اختتام : جمع الاحادیث النبویہ صلی اللہ آخر یوم الجمعہ من رمضان عند رویہ ہلال شوال سنہ سبع و ثلثین و سبعماۂ محمد اللہ و حسن توفیقہ و الحمدللہ رب العالمین ۔

مکتوبہ اوراق کے نمبر سے معلوم ہوتا ہے کہ

کیفیت : کتاب کے ابتدائی ۲۵٦ اوراق غائب ہیں اور موجود اوراق میں ابتدائی ۳۱ اوراق کے بعد تقریباً ۴۰ اوراق الحاق ہیں ۔ ابتدائے حدیث میں عن بخط سرخ لکھا ہوا ہے ابواب اور فصول بھی بقلم سرخ مرقوم ہیں ۔ مخطوطے میں سوائے اس کے اور کوئی خاص بات نہیں کہ یہ تین سو سال قبل لکھا گیا ہے ۔

اشعۃ اللمعات جلد ثانی

ف
۲۹۷۰۲
ع - ۱

مخطوطہ نمبر ٦۰۴

فارسی/حدیث

تقطیع : ۳۱۰۷ × ۲۰۰۷ س م

اوراق : ۱٦٦

خط : نستعلیق

کاتب : مختلف کاتب ہیں جن کے نام معلوم نہیں ہو سکے

مؤلف : شیخ عبدالحق محدث دھلوی ۔ المتوفی ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء۔

آغاز : باب الجمعہ ۔ الفصل الاول عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن الاخرون السابقون یوم القیمۃ۔

اختتام : فضیلت نماز است در بقعہ شریفہ کہ حکم عمرہ و حج دارد رواہ البخاری ، تم کتاب المناسک بعون و حسن۔

کیفیت : یہ مخطوطہ مشکوۃ المصابیح کی حضرت عبدالحق محدث دہلوی کی فارسی شرح ہے - پہلے نوے اوراق ایک ہی کاتب کے تحریر کردہ ہیں اور بقیہ ایک سو چھہتر اوراق مختلف کاتبوں کے تحریر کردہ ہیں جن کے نام معلوم نہ ہو سکے - پہلے نوے اوراق میں اس بات کا خاص اہتمام کیا گیا ہے کہ شرح اور متن میں التباس نہ ہونے پائے چنانچہ متن مشکواۃ کو سرخ لکیر کے ذریعے واضح کر دیا گیا ہے مگر آخری ایک سو چھہتر اوراق میں کہیں کہیں اس احتیاط سے گریز کیا گیا ہے اور کہیں سیاہ لکیر لگا کر اور کہیں سرخ لکیر سے متن اور شرح کو الگ کیا گیا ہے - متن سے کہیں لفظ عن چھوڑ دیا گیا اور کہیں اسے حاشیہ پر لکھا گیا ہے - نئی حدیث کی نشان دہی کے لیے کہیں لفظ ''عن'' کو سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے - سطور کی کوئی پابندی نہیں کی گئی کبھی پچیس کبھی ستائیس کبھی تیس اور کبھی اکتیس بھی ایک صفحہ میں لکھی گئیں ہیں البتہ پہلے نوے اوراق میں نہایت خوبصورتی سے صرف پچیس سطور کی تختی بنائی گئی ہے پہلے نوے اوراق کا خط نہایت اچھا ہے مگر دوسرے ایک سو چھہتر اوراق کا خط کہیں کہیں ناگوار اور پڑھنے

میں بوجھل ہو جاتا ہے۔ صفحات غیر مجدول ہیں۔ مخطوطہ نہایت اچھی حالت میں ہے یہ کوئی اتنا پرانا معلوم نہیں ہوتا اندازہ یہی ہے کہ تقریباً اسی نوے سال پرانا ہوگا۔ یہ مخطوطہ کتاب الصلواۃ کے باب الجمعہ سے لے کر کتاب المناسک کے تمام ابواب تک ہے۔ سن تحریر کہیں بھی رقم نہیں ہے البتہ کتاب پر چند مہریں لگی ہوئی ہیں۔ جو مٹا دی گئی ہیں ایک جگہ پر مالک کا نام سعد الدین درج ہے۔ یہ کتاب ۱۲۷۷ھ میں لکھنؤ سے طبع ہوئی۔

دیگر تصانیف:

(۱) تکمیل الایمان۔
(۲) تقویۃ الایقان فارسی۔
(۳) جذب القلوب الی دیار المحبوب۔
(۴) اخبار الاخیار فی اسرار الابرار۔
(۵) زبدۃ الاثار فی اخبار قطب الاخیار۔
(۶) زبدۃ الاسرار فی مناقب غوث الابرار۔
(۷) شرح سفر السعادۃ۔
(۸) الصراط المستقیم۔
(۹) فتح المنان فی مذہب النعمان۔
(۱۰) ماثبت بالسنہ فی ایام السنۃ۔
(۱۱) مطلع الانوار۔
(۱۲) مفتاح الغیب فی شرح فتوح الغیب الجیلی۔
(۱۳) لمعات التنقیع۔
(۱۴) ذکر الملوک۔

المراجع : (۱) عمر رضا کحاله : معجم المؤلفین : ۵ : ٦ : ۹۱ :
طبع دمشق ، ۱۹۵۸ -
(۲) البغدادی : ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف
الظنون ، ۱ : ۸۸ - طهران ۱۹٦۷ -
(۳) البغدادی - ہدیۃ العارفین ، ۱ : ۵۰۳ ، ۵۰۴ :
طبع طہران ۱۹٦۷ -
(۴) شیخ محمد اکرام - رود کوثر ، ص ۳۲٦ - طبع
فیروز سنز لاہور ، ۱۹۵۸ -
(۵) Rieu : Catalogue of the Persian Manu-
scripts in the British Museum: Vol. I : P.
14.
(٦) Encyclopaedia of Islam Vol. I p. 60 Edi-
tion Leiden 1960.

اشعۃ اللمعات جلد ثالث

ف
۲۹۷۰۲
ع - ۹

مخطوطہ نمبر ٦۰۵

فارسی/حدیث

۱- تقطیع : ۲۹ × ۱۲ س م
۲- اوراق : ۳۹۱
۳- خط : نسخ
۴- کاتب : نامعلوم
۵- مؤلف : شیخ عبدالحق محدث دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ

۔ آغاز : کتاب البیوع ، بیع گاہی بمعنی عقد آید کہ اثر آن برآمدن حال است ۔

۔ اختتام : تم ربع الثالث بحمد اللہ تعالی و حسن توفیقہ ۔

۔ کیفیت : زیر نظر مخطوطہ ۳۲۰ اوراق تک پرانے کاغذ پر لکھا ہوا ہے اور اس کے بعد کے ۷۰ اوراق بالکل جدید کاغذ کے ہیں ۔ پہلے ۳۲۰ اوراق میں بھی تین چار مقامات پر نیا کاغذ استعمال ہوا ہے جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مخطوطے کی مرمت کی گئی ہے ۔

مخطوطہ کتاب البیوع سے شروع ہو کر کتاب الرؤیاء پر اختتام پذیر ہوتا ہے ۔ متن حدیث کو شرح سے الگ رکھنے کے لیے کہیں سرخ اور کہیں سیاہ لکیر متن کے اوپر لگا دی گئی ہے ۔ ہر نئی حدیث ، فصل ، باب اور کتاب سرخ روشنائی سے لکھی گئی مگر کہیں کہیں ایسا نہیں بھی ہوا اور خصوصاً وہ ستر اوراق جو بعد میں لکھ کر ساتھ شامل کیے گئے ہیں ان میں اس طریقہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔

ورق نمبر ۹ سے لیکر ورق نمبر ۶۳ تک کے اوراق آب رسیدہ ہیں اور کہیں کہیں تو روشنائی پانی پہنچنے کی وجہ سے پھیل گئی ہے اور پڑھنا دشوار ہے ۔ فی الجملہ مخطوطہ قابل اعتنا و استفادہ ہے ۔

المرقاة المفاتیح شرح المشکواة المصابیح

مخطوطہ نمبر ۶۳۳

ع
۲۹۷ء۲
ع - ا

حدیث/عربی

۱- تقطیع : ۳۸ × ۵ء۲۳ ۲۳سم

۲- اوراق : ۶۰۳

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نامعلوم

۵- مؤلف : علی بن سلطان محمد الهروی القاری المعروف بہ ملا علی القاری المتوفی ۱۰۱۴ھ

۶- آغاز : کتاب البیوع : قال الاظهری (؟ الازہری) یقول العرب بعت بمعنی ما کنت ملکہ (؟ ملکتہ') و بعت بمعنی اشتریت و کذلک بالمعینین لان الثمن و المثمن کل منهامبیع -

۷- اختتام : و بلغہ' مقام الاسنی مع الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین و حسن اولٰئک رفیقاً دلک الفضل من الله و کفیٰ بالله علیما ـ

۸- کیفیت : یہ مخطوطہ کتاب البیوع سے شروع ہو کر آخر تک ہے - پہلا ورق دریدہ ہے مگر اس کی مرمت کر دی گئی ہے - پہلے ہی ورق پر جہاں کتاب البیوع لکھا ہے اس کے اوپر دائیں طرف یا تو کوئی مہر تھی یا پھر کچھ لکھا ہوا تھا جو مٹا دیا گیا ہے اور جو چند لکیریں موجود ہیں ان سے کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی - ایک عبارت مرمت کے کاغذ پر لکھی ہوئی ہے جو یہ ہے کہ این کتاب در ملک محمد احمد عفی عنہ - پہلے ورق میں

نیچے سے کچھ عبارت کتاب بھی غائب ہے۔ آگے چل کر ورق نمبر ۲۷۳ پر ایک مہر ہے جو پڑھی نہیں جاتی۔ آخر میں ہلکی سیاہ روشنائی سے کچھ لکھا ہوا تھا جسے مٹا دیا گیا ہے جو الفاظ پڑھے جا سکتے ہیں ان سے کوئی مفہوم اخذ نہیں ہوتا۔ متن کتاب میں اس بات پر آخر تک عمل کیا گیا ہے کہ متن حدیث اور تشریحات میں التباس نہ ہو چنانچہ متن حدیث شنگرفی حروف میں لکھا گیا ہے اور تشریحات سیاہ روشنائی سے جو نہایت اعلیٰ قسم کی اور چمکیلی ہے۔ کاغذ کشمیری استعمال ہوا ہے جو ابھی تک اچھی حالت میں ہے اگرچہ کہیں کہیں سے کرم خوردہ ہے مگر اتنا نہیں کہ حروف کو کوئی گزند پہنچا ہو۔ مخطوطے کی غالباً نظر ثانی شروع ہوئی جو مکمل نہ ہو سکی۔ چنانچہ ابتدائی چند صفحات پر مخطوطے کے حاشیہ پر اغلاط عبارت درج ہیں مگر اس کے بعد اندراج کہیں نہیں ملتا گو کہ عبارت میں غلطیاں ہیں۔

کتاب میں کہیں بھی کاتب کا نام درج نہیں ہے۔ مؤلف علیہ الرحمۃ کا تذکرہ فہرست مخطوطات دیال سنگھ لائبریری جلد اول کے صفحہ ۳۱ پر درج ہے۔ حوالے کے لیے رجوع فرمائیں۔

البدور السافرہ فی امور الاخرۃ

ع
۲۹۷ء۲ — مخطوطہ نمبر ۱۳۸

س - ۹ — حدیث/عربی

۱- تقطیع : ۲۴ × ۱۴ س م

۲- اوراق : ٦٢

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نامعلوم

۵- مؤلف : جلال الدین عبدالرحمن ابن کمال الدین ابوبکر السیوطی ۹۱۱ھ

۶- آغاز : قال الشیخ الامام العالم . . . الحمدللہ الذی خلق السموات و الارض

۷- اختتام : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم الذین لا یسترقون (ناقص الاخر)

۸- کیفیت : ابواب عنوانات بخط سرخ مرقوم ہیں اور ہر حدیث روایت کرتے وقت لفظ اخرج بھی بخط سرخ لکھا گیا ہے ۔
کتاب مطبوعہ بھی ملتی ہے احوال آخرت ۔ نفخ صور اول اور موت عزرائیل اور فنائے کائنات بعث بعد الموت اور احوال روز جزا وغیرہ احادیث کے حوالوں سے بیان ہوئے ہیں یہ مخطوطہ باب الشفاعۃ تک ہے اس کی بھی کچھ احادیث غائب ہیں ۔
اس کتاب کے قلمی نسخ موصل ۔ بانکی پور ، رام پور کلکتہ اور مدراس میں ہیں ۔ لاہور سے ۱۳۱۱ھ میں چھپی ۔
شیخ ولی محمد بن شیخ حمزہ نے اس پر حاشیہ لکھا ہے ۔ جو بانکی پور میں بصورت مخطوطہ موجود ہے ۔

المراجع : Brockel mann : S : 11 : 182 Leiden 1938.

سیرة النبی

۵ : ۵

(۱) معارج النبوت

(۲) کتاب المعراج

(۳) کتاب المعراج

(۴) نظم الدرر و المرجان

(۵) نامعلوم الاسم مناقب اہل بیت

معارج النبوة

مخطوطہ نمبر ۶۷۴

سیرت/فارسی

ف
س
ف ۔ م

- تقطیع : ۳۴ × ۲۳ س م
۱۔ اوراق : ۲۱۰
۲۔ خط : نستعلیق
۳۔ کاتب : نامعلوم
۵۔ مؤلف : معین الدین احمد بن شرف الدین محمد فراہی ہراتی المتوفی ۹۵۴ھ
۶۔ آغاز : حمدی کہ صباح ازلش بودہ طلوع تا شام ابد نمودہ ایقاد شمع حمدی کہ ز تعمیم چنان یافت شیوع
۷۔ اختتام : و حمد الٰہی و شکر نامتناہی بتقدیم میرسانید
۸۔ کیفیت : معارج النبوۃ کا زیر نظر نسخہ پیش لفظ مقدمہ اور رکن اول ناقص الاخر پر مشتمل ہے۔ پیش لفظ سے بھی ابتدائی ورق غائب ہے۔ کرم خوردہ دریدہ اور آب رسیدہ ہے مگر آب رسیدگی سے عبارت کو کوئی گزند نہیں پہنچا۔ البتہ کرم خوردگی نے کہیں کہیں عبارت کو ناقابل استفادہ بنا دیا ہے۔ مقدمۃ الکتاب اور رکن اول کے ابتدائی ابواب میں عنوانات اور موضوعات قصہ سرخ روشنائی سے مرقوم ہیں مگر آخر میں یہ اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔ کتابت مختلف

کاتبوں کی ہے - کہیں کہیں کتابت نہایت ناقص ہے مگر بحیثیت مجموعی عمدہ اور قابل مطالعہ ہے- زیر نظر نسخہ میں مقدمۃ الکتاب کی پانچ فصول اور رکن اول کے سات باب ہیں مگر ساتواں باب نامکمل ہے اور حضرت اسماعیل کے واقعہ ذبح پر انجام پذیر ہوا ہے -

معارج النبوۃ کی مکمل کتاب ایک مقدمہ چار ارکان اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے - مقدمہ میں صفات باری تعالی اور نعت رسول کریم ہیں اس میں پانچ فصول ہیں پہلے رکن میں حضرت آدم سے حضرت اسماعیل تک نوح ادریس شیث ابراہیم اور اسماعیل علیہم السلام کے حالات سات بابوں میں ہیں دوسرے رکن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات از پیدائش تا بعثت اور تیسرے رکن میں از بعثت تا ہجرت اور چوتھے رکن میں از ہجرت تا وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارکہ ہیں -

معارج النبوۃ ١٩١٦ء میں کانپور میں چار جلدوں میں طبع ہوئی بعد میں بھی کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے- معین الدین احمد بن شرف الدین محمد الفراھی کے حالات کا ذکر فہرست مخطوطات دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری جلد ١ میں صفحہ ٣٦، ٣۵، ٣٣ پر ہو چکا ہے -

کتب المراجع: (١) احمد منزوی - فہرست نسخہ ہائے خطی، ٦ : ٣۵٣٢، ایران -

(٢) Rieu ; Catalogue of Persian : Mss. in the British Museum I, 149.

كتاب المعراج

مخطوطہ نمبر ۴۳۴

ع
س
ک

سیرت (معراج)/عربی

تقطیع : ۲۴ × ۱۶ سم

اوراق : ۹۷

خط : نسخ

کاتب : نامعلوم

مؤلف : فضل شاہ صاحب (قیاساً)

آغاز : سبحن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا انما قال سبحان تنزیهاً لذاته من کل مالا یلیق بجلاله من القبائح و النقائص۔

اختتام : و ذهب نبینا محمد صلی الله علیه وسلم فی اللیلة و کان فی الصباح غلغة (؟ غلغلة) التصدیق۔

کیفیت : مخطوطہ زیر نظر کچھ زیادہ پرانا نہیں۔ کاغذ اور کتابت سے اندازہ ہوتا ہے کہ ۸۰ سے ۱۰۰ سال کے لگ بھگ اس کی عمر ہوگی۔ خط بہت عمدہ ہے۔ ناقص الاخر ہے اس لیے کاتب کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ قرآنی آیات پر سرخ لکیر ہے اور جہاں کہیں فصل یا نئی بات شروع ہوئی ہے اس کا ابتدائی لفظ بھی سرخ روشنائی سے لکھا ہوا ہے۔ کتاب باقاعدہ ابواب و فصول میں تقسیم نہیں کی گئی مگر ایک خاص ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے مثلاً پہلے معراج پر وارد ہونے والے سوالات کا جواب دیا گیا ہے اور مختلف علماء کی آرا کا حوالہ دیا گیا ہے جیسے بیضاوی ،

التفتازانی ، قاضی عیاض ، البلقینی، ابوالفضل عسقلانی اور البیہقی وغیرہ۔ پھر لفظ اسری پر بحث کی گئی ہے اس کے بعد صعود جسانی اور روحانی کا ذکر ہے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے آسمان کی سیر اور اس میں جو کچھ آپؐ نے دیکھا یہاں سے ہر ایک آسمان کی سیر کو ایک ایک فصل میں بیان کیا گیا ہے۔ روایات کے بیان کرنے میں حزم و احتیاط سے کام نہیں لیا گیا اور خصوصاً مروی عنہ کا ذکر سوا معدودے چند روایات کے نہیں کیا گیا۔

سدرۃ المنتہیٰ اور ماورائے سدرہ کا سفر بیان کرنے کے بعد ثُم دنیٰ فتدلیٰ کے لطائف و اشارات پر ایک فصل ہے۔

ایک فصل کلمات تشہد کے لطائف پر ہے۔

ایک فصل آمن الرسول بما انزل علیہ من ربہ اور ایک فصل فاوحیٰ الی عبدہ مااوحیٰ کی تفسیر پر ہے۔ اس کے بعد جنت میں جو کچھ آپؐ کو دکھایا گیا اس پر ایک فصل ہے اس کے بعد دوزخ کے مختلف درجات کے متعلق آپؐ کو بتایا گیا۔ اس کے بعد ایک فصل آنحضرتؐ کی دعا کے بارے میں ہے اور پھر آپ کی واپسی کے حالات ہیں اور ان میں علما کا اختلاف بیان کیا گیا ہے۔

اس مخطوطہ کے آخر میں ایک فصل ہے جس میں ان صحابہؓ کے نام درج ہیں جن سے احادیث معراج مروی ہیں اور ساتھ ہی بقیہ انبیا کی معراج سے حضور کی معراج کی فضیلت پر منطقیانہ بحث کی گئی ہے۔ مخطوطہ فی الجملہ واعظین اور خطیب حضرات کے لیے قصہ معراج بیان کرنے کے لیے

کافی حالات و واقعات کا ذخیرہ فراہم کرتا ہے -
مؤلف کے بارے میں کتاب میں کوئی اندرونی شہادت نہیں ملتی البتہ کتاب کے حواشی اور اول آخر کے بعض اوراق پر فضل شاہ مرقوم ہے جس کی بنا پر قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ فضل شاہ کی تالیف ہے -

---

کتاب المعراج

مخطوطہ نمبر ۴۰۶

ع
س
ک-

سیرت النبی (معراج)/عربی

- تقطیع : ۲۲ × ۱۷ سم
- اوراق : ۱۱۱
- خط : نستعلیق
- کاتب : نامعلوم
- مؤلف : فضل شاہ صاحب (قیاساً)
- آغاز : سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا انما قال
- اختتام : اسری بہ الی السموات ارسل بعد ذلک الی امتہ فی الارض فما الحکمۃ فی ذلک :

مخطوطہ نمبر ۴۳۴ اور ۴۰۶ ایک ہی کتاب کی دو کاپیاں ہیں - صرف اس کے چند صفحات زائد ہیں مگر یہ بھی حضرت موسیٰ اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے خصائص کے موازنے پر اختتام پذیر ہوا ہے اور مخطوطہ نمبر ۴۳۴ بھی اسی بیان پر ختم ہوا ہے ۔

نظم الدرر و المرجان فی تلخیص سیر سید الانس و الجان

مخطوطہ نمبر ۷۵۷

ع
س
ا ۔ ن

سیرت/عربی بمعہ ترجمہ اردو

۱۔ **تقطیع** : ۲۰×۱۷ سم

۲۔ **اوراق** : ۲۲۳

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : محفوظ علی خان لال خانی راجپوت حنفی نقشبندی ۔ مجددی فضلی ۔ متوطن قصبہ ودا گنج ضلع علی گڑھ ۔ تاریخ کتابت جنوری ۱۹۴۳ء

۵۔ **مؤلف** : اوحد الدین میرزا خان البرکی جالندھری

۶۔ **آغاز** : الحمدللہ الذی ارسل رسولہ بالهدی ۔

۷۔ **اختتام** : اولنقص القدر من البشر مثل ذلک الملائکہ ۔

۸۔ **کیفیت** : تمام مخطوطہ آب رسیدہ ہے اور آب رسیدگی سے بہت سا حصہ ضائع ہوگیا ہے ۔ ابتدا میں فہرست مضامین دی ہوئی ہے مگر قابل استفادہ نہیں کیونکہ حرف یا تو بالکل مٹ چکے ہیں یا سیاہی پھیل چکی ہے ۔ یہی حال مقدمہ کا بھی ہے احادیث کی ابتدا شنگرفی حروف سے کی گئی ہے

اسی طرح دیگر اہم مقامات یعنی اسم گرامی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۔ عناوین ابواب وغیرہ بھی سرخ روشنائی سے لکھے ہیں ۔
اگرچہ کتاب کی تلخیص کی گئی ہے مگر یہ درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر ایک جامع کتاب ہے جس میں آپ کی ولادت با سعادت سے لے کر آپ کی تجہیز و تکفین کے واقعات تک نہایت شرح سے مندرج ہیں ۔
کوئی ایسا واقعہ یا حدیث بیان نہیں کی گئی جس میں کسی قسم کا روائیتی ضعف ہو نہایت مستند واقعات بیان ہوئے ہیں۔
مخطوطے میں ایک صفحہ عربی متن ہے اور دوسرے صفحہ پر اردو ترجمہ ہے ۔ مترجم کے نام کا پتہ نہ چل سکا ۔
حضرت مولینا اوحدالدین نے یہ کتاب بروکلمان کے مطابق ۱۰۹۱ھ میں لکھی ۔

کتب المراجع : (1) Brockelmann s : 11 : 603

نامعلوم الاسم (مناقب اہلبیتؓ)

مخطوطہ نمبر ٦٧٩ — ف

فارسی/مناقب — ۲۹۷ء۹۹۲۱۱

۱- تقطیع : ۲۷×۱۵ سم

۲- اوراق : ۳۳

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نامعلوم

۵- **مؤلف** : نامعلوم

۶- **آغاز** : برائی شما مثل از نور خودزده است و معصوم گردانیده است

۷- **اختتام** : نزد حق تعالی در اثنائے راہ جاعتی از شیعہ برخوردند

۸- **کیفیت** : مخطوطہ زیر نظر ناقص الطرفین ہے اس لیے نہ تو کاتب و مؤلف کا پتہ چلا اور نہ ہی تاریخ کتابت کا کچھ علم ہو سکا۔

مخطوطے کے موجود حصے میں پہلے باب کی پہلی چار فصلیں غائب اور پانچویں فصل کا کچھ حصہ موجود ہے۔ پہلا باب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال اور وفات کے واقعہ پر مشتمل ہے جس میں بعض نہایت ہی منکر احادیث جمع کر دی گئی ہیں۔ دوسرا باب حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے احوال اور تاریخ ولادت و وفات پر مشتمل ہے اس کی پہلی فصل مکمل ہے اور دوسری فصل کا آخر غائب ہے اور پھر آگے حضرت علیؓ کے حالات و احوال مندرج ہیں غالباً یہ تیسرا باب ہے مگر اس کی پہلی فصل غائب ہے۔

دوسرے باب میں حضرت علیؓ کی شہادت کے بارے پیش گوئیوں کی روایات درج ہیں۔ باب کا عنوان ہے ''خبر دادن خدا و رسول و پیغمبران گذشتہ''۔ تیسری فصل میں حضرت علیؓ کی شہادت کا تذکرہ ہے نیز حضرت علیؓ کے بعض خوابوں کا ذکر ہے۔ فصل چہارم میں آپ کو غسل دینے اور کفن و دفن کے حالات لکھے ہیں۔

اس مخطوطے میں ابن بویہ۔ کتاب کثیر الفوائد

روضة الواعظین شیخ طوسی قطب راوندی ۔ کلینی ، شیخ مفید کے علاوہ حضرت امام جعفر صادق اور حضرت محمد بن حنفیہ کے اقوال کو بعض ضعیف اسناد کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے ۔ مؤلف نے اس کتاب میں شیعی عقائد کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے ۔

تصوف

۲ : ۱۹

۱- اسرار الاولیا
۲- بحرالمعانی
۳- درهان العارفین
۴- تنبیه الغافلین
۵- رساله اسرار الوحی
۶- رساله در بیان طریقه نقشبندیه
۷- رساله نور وحدت
۸- رساله الوصول الی الله
۹- سبحته الابرار
۱۰- سیر مقامات
۱۱- کلید الکنج
۱۲- لب لباب معنوی
۱۳- محبوب السالکین
۱۴- مخزن السالکین
۱۵- مرأة المحققین
۱۶- من تحقیقات خواجه پارسا
۱۷- منطق الطیر
۱۸- نزهة الارواح
۱۹- ہدایة الاعمی

اسرار الاولیاء

مخطوطہ نمبر ۷۴۸ الف

ف
۲۹۷۶
ب - ا

تصوف/فارسی

۱۔ تقطیع : ۲۱ × ۱۴ سم
۲۔ اوراق : ۹۸
۳۔ خط : نستعلیق
۴۔ کاتب : نور محمد ولد ملا گل محمد قریشی ۱۰۶۷ھ
۵۔ مؤلف : مولانا بدر الدین اسحاق
۶۔ آغاز : الحمدللہ الذی نور قلب العارفین بنور معرفتہ
۷۔ اختتام : از لفظ مبارک ایشان شنیدہ خواہد شد بنشتہ خواہد افتاد انشاء اللہ تعالی الحمدللہ علی ذلک۔
۸۔ کیفیت : حضرت فرید الدین گنج شکرؒ کے ملفوظات کا یہ مجموعہ حضرت کے مرید و خلیفہ اور داماد حضرت مولانا بدرالدین اسحاق کا مرتب کردہ ہے۔ شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اخبار الاخیار میں حضرت مولانا بدر الدین کے بارے میں لکھا ہے۔

''از مشائخ زمان خود بود و در زہد و ورع و فقر و عشق بے نظیر'' حضرت گنج شکرؒ کے روحانی کمالات کا تذکرہ سن کر آپ ۶۳۱ھ میں حاضر خدمت ہوئے اور حضرت نے آپ کو اپنے حلقۂ ارادت میں داخل کر لیا۔

بعد میں آپ نے انہیں جوہر قابل سمجھ کر اپنا خادم اور داماد بنا لیا اور خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔ شیخ عبدالحق لکھتے ہیں ''وی اکثر احوال در گریہ بودی و چشم تر داشتی''۔

کتاب اسرار الاولیاء تصوف کی مشہور کتابوں میں شمار کی جاتی ہے۔

المراجع : ۱۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی ، اخبار الاخیار : ۶۷ طبع مجتبائی دہلی ۱۳۲۲ھ۔
۲۔ محمد بشیر حسین ڈاکٹر : فہرست مخطوطات شیرانی ، ۲ : ۲۰۰ ۔
۳۔ Rieu : Catalogue of the Persian M.SS : 111 : 973.

بحرالمعانی

مخطوطہ نمبر ۷۰۲

ف
۲۹۷۰۶
م - ب

تصوف/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۲۱×۱۱ س م
۲۔ **اوراق** : ۳۱
۳۔ **خط** : نستعلیق
۴۔ **کاتب** : شیخ احمد
۵۔ **مؤلف** : مخدوم سید محمد بن جعفر المکی الحسینی الچشتی المتوفی ۸۹۱ھ۔

۔ **آغاز** : نقلی از بحرالمعانی اکنون بدان اے محبوب در راہ اہل حقیقت۔

۔ **اختتام** : لیس شیء اعز من ادراک الوقت فان الوقت اذا فات لاتستدرک ۔

۔ **کیفیت** : حضرت مخدوم سید محمدؒ حسینی کا شمار حضرت چراغ دہلی شیخ نصیر الدین محمودؒ کے اعاظم خلفاء میں ہوتا ہے ۔ آپ کی تصنیفات میں اہم تصنیف بحرالمعانی ہے ۔ بقول حضرت شاہ عبدالحق محدثؒ دہلوی اس کتاب میں مؤلفؒ "از حقائق توحید و علوم قوم و اسرار معرفت بیان کردہ سخن را مستانہ می گوید" اس کے علاوہ حضرتؒ مؤلف نے متعدد رسائل تالیف فرمائے جن میں مشہور "رسالہ در بیان روح" "رسالہ پنج نکات" اور بحرالانساب" ہیں ۔ زیر نظر مخطوطے کی تاریخ کتابت تو معلوم نہ ہو سکی لیکن کاغذ کی کہنگی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ بارہویں صدی ہجری میں لکھا گیا ۔ بحرالمعانی کا یہ مکمل نسخہ نہیں ہے بلکہ اس کے چند مکاتیب ہیں جو مؤلفؒ نے اپنے بھائی کی طرف لکھے ہیں ۔ عبارت اثر میں ڈوبی ہوئی اور مکاشفات و واردات سے مملو ہے ۔ قرآنی اسرار پر گفتگو فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

"اے محبوب! اہل اللہ ہمہ قرآن . . . در نقطہ باء بسم اللہ مشاہدہ کنند بلکہ ہمہ موجودات را از عرش تاثری در نقطۂ باء بسم اللہ بینند چنانکہ اے محبوب اگر در زبان بخوانی کہ للہ ما فی السموات و ما فی الارض یعنی آنچہ در آسمانہا و آنچہ در زمینہاست ہمہ را در طرفۃ العین مشاہدہ کنی" ۔

آگے چل کر لکھتے ہیں -

''حضرت امیر مومناں سرور اولیاء علی کرم اللہ وجہہ ، گفت کل حرف فی اللوح المحفوظ اعظم من جبل قاف یعنی فرمود ہر حرفی از قران در لوح محفوظ عظیم تر ازکوہ قاف است و ای محبوب ! این لوح محفوظ کدام است سینۂ اہل اللہ کہ فمن شرح صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ'' -

حقیقت روح پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرمایا :

''الروح روحان روح جار و روح مقیم فالروح الجاری یخرج بالنوم و الروح المقیم لایخرج الابالموت در خواب روح ناطقہ می رود و متحرکہ نامیہ می ماند ماهیت دیگر (؟ در) رسالہ عین القضاۃ'' روح چهار است نامیہ و متحرکہ و ناطقہ و قدسی نامیہ مشترک است میان انسان و سائر حیوانات و نباتات در رحم و خارج آن پرورش نمودند این روح مخلوق است کہ خلق السموات و الارض و ما بینهما و متحرکہ مشترک است میان انسان و جمیع حیوانات خارج نباتات و این روح را حیوانی ہم گویند چہ حرکات جمیع حیوانات بواسطۂ این روح است این روح نیز مخلوق است و این ہر دو روح از تاثیر عناصر است و ناطقہ مخصوص بہ انسان است در حیوانات و نباتات نیست و این روح را روح انسان گویند و از عالم امر است بعناصر تعلق ندارد و قل الروح من امر ربی برین حاکی است فاما روح قدسی مخصوص بہ انبیاء واخص اولیاست و این را سکینہ ہم گویند و انزل علیهم السکینة برین حاکیست''.

مولانا سید محمد بن جعفر المکی کے آبائے کرام شرفاء مکہ میں سے تھے۔ بعد کے زمانے میں وہ ہندوستان آئے اور سرہند شریف میں قیام کیا۔ مولانا نے طویل عمر پائی چنانچہ سلطنت تغلقیہ سے لے کر سلطان بہلول لودھی کے وقت تک بقید حیات رہے۔ ان کا سن شریف دو سو سال سے کم اور ایک سو برس سے زیدہ رہا۔ چنانچہ بحرالمعانی میں خود فرماتے ہیں۔

مدت شصت سال در علم ظاہر بودم و در کسب کمال می کوشیدم و از محبوب ازل و مقصود ابد غافل بودم حالا می بینم آنچہ دیدہ می نماید و می شنوم آنچہ گوش می شنود''۔

صاحب خزینتہ الاصفیاء نے لکھا ہے۔

وی کثیر الدعوی است و آنچہ از احوال خود بیان فرمودہ تحقیق می شود کہ دعوائی او حق است عمر دراز یافتہ ... سن شریفش کم از دو صد سال است''۔

آپ اپنے شیخ طریقت حضرت چراغ دہلی کی خدمت میں تین ماہ بارہ دن مقیم رہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے۔

''ہم در بحرالمعانی می گوید ... سہ ماہ و دوازدہ روز در خدمت فرد حقیقت شیخ نصیر الدین محمود پیر خود بودم بعد از ارادت در سہ کار بودم پنج وقت آب وضوئی ایشان بر دست فقیر بود کہ وضو می کنانیدم دوم شغل روغن چراغ ایشان بر دست من بود۔

سوم شغل کلوخ ایشان بردستم بود کہ ہر روز کلوخہارا

بر خسارۂ خویش ماالش می کردم این خدمت در عصر
محمد تغلق کردم کہ دراں عصر والد من مقطع کھنبایت
با یک ہزار و سی صد سوار بودند بعدہ بر حکم اجازت
پیر خود سی صد و ہشتاد و دو ولی را در یافتہ ام وخدمت
کردہ ام ۔''

مسٹر ایتھے نے جو یہ بات لکھی ہے کہ سید محمد حضرت
گیسو دراز کے خلیفہ تھے درست نہیں ہے اور ایتھے ہی
کی بنیاد پر ڈاکٹر محمد بشیر حسین نے بھی فہرست
مخطوطات شیرانی جلد دوم ص ۲۰۵ پر لکھ دیا ہے کہ وہ
حضرت سید بندہ نواز گیسو درازؒ کے خلیفہ تھے ۔
شیخ عبدالحق محدثؒ دہلوی کی اخبار الاخیار اور مولوی
غلام سرور لاہوری کی خزینتہ الاصفیاء اس کی تردید
کرتی ہیں ۔

المراجع : (۱) شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، اخبار الاخیار : ۱۳۱
مجتبائی دہلی ۔
(۲) غلام سرور لاہوری ، خزینتہ الاصفیاء ، ۱ : ۳۰۲ ۔
(۳) ڈاکٹر بشیر حسین ، فہرست مخطوطات شیرانی ،
۲ : ۲۰۵ ۔
(۴) Molvi Abdul-Muqtadir : Catalogue of Arabic and Persian M.SS Banki pur, 17: 60.

ف
۲۹۷۶
ب -

برہان العارفین

مخطوطہ نمبر ۷۰۵

تصوف/فارسی

تقطیع : ۲۵×۱۶ سم

اوراق : ۲۶

خط : نستعلیق

کاتب : نامعلوم

مؤلف : نامعلوم

آغاز : الحمدللہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین و الصلاۃ و السلام علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین بدانکہ درین نسخہ مختصر

اختتام : بحرمت النبی الامی برحمتک یا ارحم الرحمین تمت تمام شد

کیفیت : مخطوطہ زیر نظر قدرے کرم خوردہ ہے مگر عبارت قابل فہم حد تک محفوظ ہے ۔ مصنف نے بتایا ہے کہ اس کے بائیس ابواب ہیں ۔ تمام ابواب کا موضوع تذکرہ معاد ہے ۔ باب اول آفرینش موت یعنی جب موت کو پیدا کیا گیا اس وقت کے احوال اور پھر روح اور بدن کی مفارقت پھر کراماً کاتبین پھر قیامت اور غسل میت کے مسائل ہیں آخری باب حضرت ابو شحمہ بن عمر ابن خطاب کے واقعہ کا ہے ۔ یہ واقعہ کتاب کے آخر میں بیان کرنے سے مصنف کی غالباً غرض یہ ہے کہ اس جہان کو چھوڑنے سے قبل یہیں اپنے گناہوں کی سزا جھیل لینی چاہیے اور توبہ استغفار کر لینا چاہیے ورنہ اللہ تعالی کا عذاب تو

بہت دردناک ہے۔
تمام ابواب بخط سرخ مرقوم ہیں ، آیات اور سور پر لکیر کھینچ دی گئی ہے جو کہیں سرخ اور کہیں سیاہ ہے خط قابل مطالعہ ہے۔ مؤلف کا کچھ پتہ نہیں چل سکا اور مطبوعہ نسخہ بھی معلوم نہ ہو سکا۔

تنبیہہ الغافلین

ع
۲۹۷۰۶
ا - ب

مخطوطہ نمبر ۷۵۰

تصوف و موعظت/عربی

۱۔ **تقطیع** : ۲۱×۱۵ س م

۲۔ **اوراق** : ۱۷۲

۳۔ **خط** : نستعلیق و نسخ

۴۔ **کاتب** : محمد حامد ابن شیخ محمود تاریخ کتابت ، ۱۱۲۹ھ۔

۵۔ **مؤلف** : ابواللیث نصر بن محمد ابراہیم السمرقندی المتوفی بقول راجح ، ۳۷۳ھ۔

۶۔ **آغاز** : الحمدللہ الذی ھدانا لکتابہ و فضلنا۔

۷۔ **اختتام** : واللہ اعلم بالصواب و الحمدللہ رب العالمین و الصلواۃ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین۔

۸۔ **کیفیت** : تنبیہہ الغافلین کا مکمل نسخہ ہے۔ کرم خوردگی اور کہنگی کے آثار ہیں مگر عبارت محفوظ ہے۔ آخر میں فہرست ابواب دی ہوئی ہے۔ جس کے ساتھ ورق نمبر بھی دیا ہے۔ ابواب تمام سرخ روشنائی سے رقم ہیں۔ ابواب

کی کل تعداد ۹۴ ہے۔

کتاب مطبوعہ ہے۔

فقیہہ ابواللیث کے حالات معلوم کرنے کے لیے دیکھیے فہرست مخطوطات دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری جلد اول صفحہ ۳۰۲ -

---

رسالہ اسرار الوحی

ف
۲۹۷۶
م - ا

مخطوطہ نمبر ۲۱۷

تصوف/فارسی

۱- تقطیع : ۲۲ X ۱۴ سم

۲- اوراق : ۲۴

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نامعلوم

۵- مؤلف : شیخ محمود (قیاساً)

۶- آغاز : اللہ واحد است مستغنی الصمد است -

۷- اختتام : واللہ فضل بعضکم علی بعض تا این کتاب بفضل اللہ تعالی مرتب شد -

۸- کیفیت : مخطوطے کے کسی حصے میں بھی مصنف کا نام درج نہیں ہے لیکن اسی نام کا مخطوطہ انجمن ترقی اردو (کراچی) کی لائبریری میں موجود ہے اور اس پر مؤلف کا نام ''شیخ محمود'' درج ہے اس لیے قیاس کیا جاتا ہے کہ اس کے مؤلف کا نام ''شیخ محمود'' ہی ہے - تلاش بسیار کے باوجود مؤلف کے حالات معلوم نہ ہو سکے -

کتاب مندرجہ ذیل چار فصول پر مشتمل ہے :

۱۔ فصل اول در بیان توحید عرفانی ۔

۲۔ فصل دوم در بیان نمود مشاہدۂ حق ۔

۳۔ فصل سوم در بیان خود را شناختن ۔

۴۔ فصل چہارم در بیان عبادت ۔

مخطوطے میں کتابت کی غلطیاں بکثرت ہیں ۔ مؤلف نے احادیث کی روایت میں احتیاط ملحوظ نہیں رکھی ہے اس لیے بیشتر موضوع روایتیں آ گئی ہیں مثلاً خلق الانسان من صورۃ الرحمن یا الانسان سری و انا سرہ یا مثلاً صلواۃ الانبیاء و الاولیاء و الخلفاء من القلوب یا یہ حدیث قدسی کہ من طلبنی وجدنی و من وجدنی عرفنی و من عرفنی عشقنی و من عشقنی احبنی و من احبنی قتلتہ، و من قتلتہ فانا دیتہ ، تاہم کتاب مفید ہے اور اس میں توحید و مشاہدہ کے بیشتر اسرار کی وضاحت کی گئی ہے ۔

یہ پتہ نہ چل سکا کہ یہ کتاب مطبوع ہے یا غیر مطبوع

رسالہ در بیان طریقہ نقشبندیہ (نامعلوم الاسم)

مخطوطہ نمبر ٦٢٥ (ب) ف

تصوف/فارسی ۲۹۷۰٦

۱۔ **تقطیع** : ۲٦ × ۱۳ سم

۲۔ **اوراق** : ۴

۳۔ **خط** : نستعلیق شکستہ

۶- کاتب : حافظ گل
۷- مؤلف : نامعلوم
۸- آغاز : الحمدلله الذی هدانا لهذا و ما کنا لنهتدی -
۹- اختتام : و در حق فقیر نیز دعا کنند کہ حق تعالی جل شانہ ، این فقیر را کمال قرب خود فرماید - آمین یا رب العالمین -
۱۰- کیفیت : اس مختصر سے رسالے میں مؤلف نے بیعت ہونے کے آداب ذکر کے طریقے - لطائف ستہ وغیرہ کے بارے میں بالاختصار کلام کیا ہے -
یہ رسالہ مبتدیوں کے لیے مفید ہے -

رسالہ نور وحدت

ف
۲۹۷۰۶
خ - ر

مخطوطہ نمبر ۲۶۱ (ب)

تصوف/فارسی

۱- تقطیع : ۱۹ × ۱۳ سم
۲- اوراق : ۱۳
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : نامعلوم تاریخ کتابت ۱۱۱۳ھ
۵- مؤلف : خواجہ محمد عبداللہ المعروف بہ خواجہ خورد -
۶- آغاز : این رسالہ بعد وحدت (؟ نور وحدت) من تصنیفات حضرت قدوة المحققین . . .
۷- اختتام : اللہ مطلق محمد بر حق تمام شد -

۸۔ **کیفیت :** زیر نظر مخطوطہ سلسلہ باقویہ کے کل سرسبد حضرت خواجہ خورد کے وحدت الوجودی نظریات پر مشتمل ہے۔ وجہ تالیف خود بیان فرماتے ہیں۔

''اے سید! این رسالۂ از حقیقت بسوی تست اگر بچشم ہمت مطالعۂ او فرمائی چناں دانم کہ از صورت بحقیقت برسی و بعد موہوم از میانہ برخیزد۔''

آگے چل کر وحدت و کثرت کی حقیقت پر ان الفاظ میں اظہار خیال فرماتے ہیں۔

''وحدت باطن کثرت است و کثرت ظاہر وحدت و حقیقت ہر دو یکی است۔ اے سید! موجود یکی ست کہ بصورت کثرت موہوم مینماید۔''

عابد و معبود کے درمیان جو لطیف امتیاز ہے اس کی جانب ان الفاظ میں اشارہ فرماتے ہیں۔

''اے سید! عابد اوست و معبود اوست عابد است در مرتبہ تقید و معبود در مرتبۂ اطلاق۔ مراتب و تمیز در مراتب از امور عقلیہ است موجود نیست۔''

حضرت مؤلف نے اخلاق ذمیمہ و اخلاق فاضلہ کی بالکل انوکھی تعبیر پیش کی ہے۔ فرماتے ہیں :

''اے سید! چون نیک نگری اخلاق ذمیمہ کہ رفع آنہا در طریقت واجب است ہمہ مبنی و مشعر است از بیگانگی و دوئی و اخلاق حمیدہ کہ تحصیل آنہا لازم است ہمہ مخبر و معلم است از آشنائی۔''

شاید تخلقوا باخلاق اللہ کی اس سے بہتر تفسیر نہیں ہو سکتی ہے۔

ایک عارف کے قول کی بنیاد پر درویشی کی یوں تعریف فرماتے ہیں :

''اے سید ! عارف رفیع المرتبت می فرمود کہ درویشی تصحیح الخیال است یعنی بجز حق در دل نماند۔''

ایک مقام پر انتہائی ایجاز کے ساتھ ہمہ اوستی نظریے کو ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں :

''در عالم اگر ہزار سال فکر کنی غیر حقیقت مطلقہ کہ عین وحدت است ہیچ چیز نیابی، ہیچ ذاتی و ہیچ صفتی و ہیچ علتی و ہیچ جہتی چہ خارجی و چہ ذہنی و چہ وہمی بہم نمی رسد کہ غیر او بود ہمہ اوست و او ہمہ است و ہرچہ در ادراک می در آید اوست و ہرچہ در ادراک در نمی آید ہمہ اوست آنچہ او را وجود گویند ظہور اوست و آنچہ او را عدم گویند بطون اوست اول اوست آخر اوست باطن اوست و ظاہر اوست و مطلق اوست و مقید اوست کل اوست و جز اوست منزہ اوست و مشبہ اوست۔''

مذکورہ بالا چند اقتباسات کی حیثیت محض مشتے نمونہ از خروارے کی ہے۔ نظریہ وحدت الوجود سے متعلق اس طرح کی بہت سی باتیں اس مخطوطے میں موجود ہیں جنہیں اہل نظر قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے۔

(رسالہ) الوصول الی اللہ

مخطوطہ نمبر ۶۲۱ (الف)

ف
۲۹۷۰۶
ش - ۱

تصوف/فارسی

۱- **تقطیع** : ۱۹ × ۱۲ س م

۲- **اوراق** : ۱۰

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم تاریخ کتابت ۱۱ رمضان المبارک ۱۱۱۳ھ -

۵- **مؤلف** : حضرت شاہ شرف الدین یحییٰ منیری المتوفی ۷۸۲ھ -

۶- **آغاز** : مدار الصوفیۃ و المومنین و الکاملین -

۷- **اختتام** : المؤمن خواص الرحمان اینست واللہ اعلم بالصواب -

۸- **کیفیت** : دس اوراق پر مشتمل یہ تقریباً پونے تین سو سال پرانا
مخطوطہ بہت خستہ حالت میں ہے - کتابت میں بھی اغلاط
ہیں - کاغذ بھی کافی بوسیدہ ہو چکا ہے لیکن کتابت بہت
کم متاثر ہوئی ہے - مضمون کے اعتبار سے اس سے زیادہ
اس رسالے کے بارے میں کہا نہیں جا سکتا کہ مؤلف
نے قلزم معانی کو دس اوراق کے حباب میں بند کر
دیا ہے - طریقت اور سیر و سلوک میں مبتدی سے لے کر
منتہی تک کو جن جن احوال و واردات سے واسطہ پڑتا
ہے بالاختصار سب کا ذکر ہے - طریقت کی وہ پہلی بنیاد
جسے صوفیا قلۃ الطعام ، قلۃ المنام اور قلۃ الاختلاط
مع الانام کہتے ہیں مؤلف نے بھی اسے اہمیت دی ہے
پھر وصول الی اللہ کے تینوں معروف منازل یعنی :

۱- خروج عن کل الافعال البہیمیۃ -
۲- انقطاع عما سوی اللہ - اور
۳- خروج عن صفات البشریہ یعنی بقاء باللہ کو ذکر فرمایا ہے :
طرز تخاطب دل میں گھر کر اپنے والا ہے - مثلاً ارشاد فرمایا ہے :
"اے عزیز ! طالب آنرا گویند کہ از صفات خود فانی شود تا بصفات اللہ باقی گردد و درخت خود را از بیخ بر کند تا در ذات خود در کل منظورات بتجلیات واجب الوجود مشاہدہ کند بیت -

ففی کل شی لہ' شاھد دلیل علی انہ' واحد

وجود پر بحث کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں :
"اے عزیز ! طالب را باید کہ بداند ہر چہ وجود اصلیست ہرگز معدوم نشود و ہر چہ معدوم است اصلی نشود ۔"
حضرت مؤلف نے اپنے اقوال کی تائید میں جابجا آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے استشہاد بھی کیا ہے - گو کہ چند احادیث کی صحت مشتبہ ہے -
حضرت شاہ شرف الدین یحیٰی منیریؒ کا شمار آٹھویں صدی کے مشاہیر صوفیا میں ہوتا ہے آپ حضرت شیخ نجیب الدین فردوسیؒ کے مرید و خلیفہ تھے آپ نے طویل عمر پائی اور ۷۸۲ھ میں بہار میں وفات پائی منیر شریف میں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے یوں تو آپ کی تصانیف بہت ہیں لیکن ان میں مشہور آپ کی کتاب ارشاد السالکین اور آپ کے مکتوبات شریف کا مجموعہ ہیں -

المراجع : ۱- ڈاکٹر بشیر حسین : فہرست مخطوطات شیرانی ، ۲ : ۲۶۵ -
۲- مولوی غلام سرور لاہوری : خزینتہ الاصفیاء ، ۲ : ۲۹۰ طبع نولکشور لکھنئو -
۳- رحمان علی : تذکرہ علمائے ہند ، ۸۴ -

سبحتہ الابرار

مخطوطہ نمبر ۵۷۹

تصوف/فارسی نظم

ف
۲۹۷۶
ج - س

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۴ سم
۲- اوراق : ۱۱۹
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : نامعلوم سن کتابت ۱۱۲۷ ھجری
۵- مؤلف : نور الدین عبدالرحمن جامی م ۸۹۸ھ -
۶- آغاز : المنت للہ کہ بخون گرفتم
یک چند چو غنچہ عاقبت بشگفتم
۷- اختتام : ختم اللہ لنا بالحسنیٰ - و ھو مولانا نعم المولی -
۸- کیفیت : بارہویں صدی ہجری کے چمک دار کاغذ پر لکھا ہوا مولانا جامی کی متصوفانہ حکایات پر مشتمل سبحۃ الابرار کا ایک عمدہ نسخہ ہے - حکایات کے عنوانات شنگرفی حروف سے مرقوم ہیں - روشنائی کی سرخی اور سیاہی بدستور قائم ہے -

کتاب پر بیعنامہ درج ہے جس میں دل محمد شاد نے اسے خریدا ہے مگر قیمت خرید مٹا دی گئی ہے۔ یہ بیع ۱۱۷۳ھ میں واقعہ ہوئی۔ کاتب نے تاریخ کتابت لکھتے وقت صرف ۲۷ ہجری لکھا ہے جس سے ہم نے اس مخطوطہ کو بارہویں صدی کا لکھا ہوا سمجھا ہے۔ کئی ایک مہریں آخری صفحہ پر ثبت ہیں۔ جن میں دل محمد شاد لکھا ہے اور اس میں ۱۱۷۰ کا عدد بھی لکھا ہوا ہے جو غالباً ۱۱۷۰ھ کی طرف بھی مشیر ہے۔

سیر مقامات

مخطوطہ نمبر ۱۹۷

تصوف/فارسی

ف
۲۹۷۶
ع - س

۱۔ **تقطیع** : ۲۲ × ۱۱ س م
۲۔ **اوراق** : ۱۶
۳۔ **خط** : نستعلیق
۴۔ **کاتب** : نامعلوم
۵۔ **مؤلف** : سید عبدالجلیل المتوفی ۱۱۳۸ھ۔
۶۔ **آغاز** : الحمدللہ دائماً و الصلواۃ علی نبیہ قائماً۔
۷۔ **اختتام** : کسی نیست کہ اختیار کند کما قال علیہ السلام الاختیار شوم باد۔

۲۔ **کیفیت** : اگرچہ زیر نظر مخطوطے پر تاریخ کتابت مندرج نہیں تاہم کاغذ کی قدامت سے اندازہ ہوتا ہے کہ بارہویں صدی ہجری کے اواخر میں لکھا گیا ہے ۔ کتابت میں غلطیاں بھی ہیں ۔ چند صفحات کرم خوردہ ہیں لیکن عبارت محفوظ ہے ۔ مولف سید عبدالجلیل کو واردات و مقامات کے بیان میں جو درک حاصل ہے وہ اہل علم سے پوشیدہ نہیں ۔ مختصر جملوں میں کیفیات و احوال کی داستانوں کو چھپا دینا ان کا خاص فن ہے۔ ان کے دوسرے رسائل کی طرح یہ کتاب بھی ان کی اس فنکارانہ چابکدستی کا نمونہ ہے ۔ فنائے نفس کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں ۔

''چون عبدالجلیل در تفکر عبد و جلیل درآمد بجز جلیل ہیچ نیافت چون ہمہ جلیل یافت آن زمان مقصود لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دریافت ۔''

آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں :

''چون کہ ارواح طالبان از خانہ عدم در صحن کثرت تفرج کنان در آمدند ذات الف خود را الف دیدند و غوغائے عمرو زید درگوشش رسید و از غلبہ مستی کثرت اسم من و تو بزبان در کشید ۔''

رسالہ مندرجہ ذیل پانچ فصول پر مشتمل ہے ۔

۱۔ فصل اول در بیان شرائط

اس فصل میں کم خوردن ، کم خفتن ، کم گفتن اور کم باخلق بودن کو راہ طریقت کی اولین شرائط قرار دیا ہے ۔

۲۔ فصل دوم در بیان اذکار

اس فصل میں مختلف اذکار اور ان کے طریقے بتلائے ہیں -

۳- فصل سوم در بیان مراقبہ

اس میں مراقبے کی پچاس قسموں اور ان کے طریقوں کی بابت گفتگو کی ہے - رسالے کی تمام فصول میں یہ فصل سب سے اہم ہے کیونکہ مراقبات کی تمام قسموں کے احتواء کی کوشش کی گئی ہے -

۴- فصل چہارم در بیان مشاہدہ

مولف نے مشاہدہ کی وضاحت کرتے ہوئے ایک شعر لکھا ہے جس میں مشاہدہ کی جامع تعریف پائی جاتی ہے -

ندیم و مطرب و ساقی اوست
خیال آب و گل در رہ بہانہ

۵- فصل پنجم در بیان مقامات

اس فصل میں مقامات کی توضیح کی گئی ہے - انداز ملاحظہ ہو -

"چو آن ہمائی لایزالی در آشیان لامکان سر در مراقبہ داشت چنان کہ خبر خود را از خود نداشت آن مقام را عارفان ہاہوت نامیدہ‌اند چون سر برداشت نظر بخود افتاد چون نظر بخود افتاد اجزائی وجود خود را یک بیک مشاہدہ کردن گرفت این مقام را جبروت نامیدہ اند و چون بہ ثنائی خود آمد این مقام را ملکوت نامیدہ اند -"

سلوک کے منازل کو اس انداز میں بیان فرماتے ہیں :

"وقتی کہ نغمہ حب الوطن من الایمان بگوشش رسید بدل اثر کرد مائل بوطن اصل خود شد کہ کدام راہ بروم عارفان دو راہ نمودند یکی راہ تقدیر دویم راہ تدبیر در راہ

تدبیر چهار منزل است شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت۔
اگر خواہد کہ براہ چهار منزل تفرج کنان برود اول برزخ
مرشد را رہبر کند و توشہ یقین را بکمر صبر بربندد و
روان شود چون بمنزل شریعت در آید آنجا باید کہ سینہ
خود را از اوصاف ضمیمہ (؟ ذمیمہ) پاک کند یعنی غفلت
و خواب و طمع و خشم و کینہ و خیانت و . . . و کاہلی
و تکبر و بخلی و پندار و غیبت و حسد بردارد و اکل حلال
و صدق مقال پیش گیرد در پنج چیز استقامت کند نماز،
روزہ، حج، زکواۃ و کلمہ طیب کما قال علیہ السلام . .
علی خمسہ اشیاء باید درین منزل مقام نکند مسافر شود
بیشتر منزل طریقت می آید چون درآن منزل رسید باید
کہ کوشش اختیار خود بردارد ہمدرین معنی حواجہ حافظ
می فرماید بیت ـ

تکیہ بر تقوای دانش در طریقت کافریست
راہ رو گر صد ہنر دارد تو کل بایدش

باید کہ دران منزل مقام نکند مسافر شود تا نظر بر تو کل
نباشد بیشتر منزل حقیقت می آید چون دران منزل در
آید ہمہ حق بیند چون ہمہ حق بیند از مستئی دیدن حق
نعرہ زند ارأیت شئی (؟ مارآیت شیئا) الا رأیت اللہ فیہ
باید کہ درین منزل ہم قرار نہ گیرد مسافر شود چنانچہ
حکم است سکون علی قلوب الاولیاء حرام تا بیشتر منزل
معرفت می آید دران منزل در آید بخود بیند و بخود گوید
و بخود شنود کما قال علیہ السلام الشریعتہ اقوالی و الطریقۃ
افعالی و الحقیقہ احوالی و المعرفتہ اسراری و راہ . . .

تقدیر است کہ آنجا اختیار خود شرک است ہر جا کہ
باشد ہمونجا وطن اصلی است ۔''
اتنے طویل اقتباس کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ
قارئین کرام کو مؤلف کے انداز بیان اور موضوع پر اس
کی گرفت کا اندازہ ہو سکے ۔ مولف کے انداز بیان میں
اہم اور نمایاں چیز اس کا ایجاز اور رمزیت ہے ۔ رسالہ
افادیت کا حامل ہے ۔
غالب گمان یہ ہے کہ زیر نظر مخطوطہ غیر مطبوع ہے ۔
اس کا ایک نسخہ مخطوطات شیرانی میں (پنجاب یونیورسٹی)
اور دوسرا دانشگاہ ایران میں موجود ہے ۔

راجع : ۱۔ منزوی : فہرست نسخہ ہائی خطی ، ۲ : ۱۲۰۵ ۔
۲۔ محمد بشیر حسین : فہرست مخطوطات شیرانی ، ۲ :
۲۲۹ ۔

کلید الگنج (؟ کلید گنج)

مخطوطہ نمبر ۷۲۳ (ب)

تصوف/فارسی

ف
۲۹۷ء۶
ب ۔ ک

۔ تقطیع : ۲۲ × ۱۲ س م
۱۔ اوراق : ۳ ورق ۱ صفحہ
۲۔ خط : نستعلیق
۴۔ کاتب : نا معلوم
۵۔ مؤلف : شمس العشاق شاہ برہان الدین چشتی

۶۔ آغاز : الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین

۷۔ اختتام : و من عشقنی انا عشقت اللہ است

۸۔ کیفیت : گوکہ ساڑھے تین اوراق پر مشتمل زیر نظر مخطوطہ نہایت مختصر اور موجز ہے لیکن درحقیقت اسم بامسمی ہے۔ حضرت مؤلف اپنے اس رسالے کے بارے میں خود تحریر فرماتے ہیں۔

این کاید الکنج (؟ کلید گنج) مفتاح الکنوز بر ثواب دوازدہ باب نمودہ است بموافق شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت کہ منفعت معلماں و ترقی بر سالکاں و تسلی بر عققاں و بشارت بر عارفاں و اشارات بر عاشقاں با وحدت انعام نافع المقام رموز تمام کردہ است بلکہ لقائے جمال و محبت کمال روزی کردہ ان شاء اللہ تعالی''

رسالہ مندرجہ ذیل بارہ ابواب پر مشتمل ہے :

۱۔ باب اول دربیان وجودہائی چہار

۲۔ باب دوم دربیان مؤکلہائی چہار

۳۔ باب سوم دربیان خصالتہائی چہار نفس

۴۔ باب چہارم دریافتہائی نفسہای چہار

۵۔ باب پنجم دریافتن رموز طریق

۶۔ باب ششم طریق منزلہائی توفیق یافتن

۷۔ باب ہفتم در شناختن مقامات

۸۔ باب ہشتم جہد شہادتہائی چہار

۹۔ باب نہم آموختن توحید ہفت گونہ

۱۰۔ باب دہم علامات روحین

۱۱۔ باب یازدہم رابطۂ ذکرہائی پنج

۱۲- باب دوازدهم اقوال شغلهای ہفت

چونکہ ''کلید'' اور ''گنج'' دونوں فارسی الفاظ ہیں اس لیے ان کی عربی ترکیب ''کلید الگنج'' درست نہیں ہے۔ غالباً کتابت میں غلطی کی وجہ سے ''کلید الگنج'' لکھا ہے۔ صحیح ''کلید گنج'' ہے۔ کسی متعارف فہرست مخطوطات میں اس رسالے کا تذکرہ نہیں ملتا اور نہ یہی پتہ چل سکا کہ مخطوطہ زیر نظر طبع ہو چکا ہے یا نہیں؟ واللہ اعلم بالصواب

لب لباب معنوی

مخطوطہ نمبر ۲۱۴

تصوف/فارسی

ف
۲۹۷۶
ک۔ ل

- تقطیع : ۱۸ × ۱۱
۱- اوراق : ۱۱۹
۲- خط : نستعلیق
۳- کاتب : نامعلوم
۵- مؤلف : حسین بن علی الواعظ کاشفی
۶- آغاز : رشحہ ۳ محبت تا جنس رشحہ ۳ طالب۔ نمبر دوم در توسل بذیل
۷- اختتام : درھمہ میخانہا او می ندید
کشتہ بد پراز عسل خم۔۔۔
۸- کیفیت : لب لباب معنوی کا ایک عمدہ نسخہ ہے۔

رشحات، انہار اور حکایات سرخ روشنائی سے مندرج ہیں ابتدا میں ایک فہرست بھی دی ہے جو پہلا ورق غائب ہونے کی بنا پر نا مکمل ہے مخطوطے کے آخری اوراق بھی غائب ہیں .. کاتب سن کتابت اور جائے کتابت کا کچھ پتہ نہیں چل سکا ۔

محبوب السالکین

ف
۲۹۷۶
ج - م

مخطوطہ نمبر ۶۲۱ (د)

تصوف/فارسی

۱۔ تقطیع : ۱۹ × ۱۳ سم
۲۔ اوراق : ۲۷
۳۔ خط : نستعلیق
۴۔ کاتب : نا معلوم
۵۔ مؤلف : خواجہ کلاں بن عیسی
۶۔ آغاز : حمد بے حد و ثنائی بیعدد مر خالقی را کہ جملہ صفات ذات خود را در تمام مخلوقات ظہور نمود ۔
۷۔ اختتام : حق سبحانہ ، و تعالٰی ہمکنار ترا از آنچہ نیاید در نباہ جملہ سر عوام و سر خواص گفتہ شد والسلام والاکرام تمت تمام
۸۔ کیفیت : زیر نظر مخطوطہ مختصر مگر تصوف پر بڑی جامع کتاب ہے۔ فصول و دیگر اہم مقامات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں ۔ حدیث اور کلام اللہ کو باقی کلام سے ممتاز کرنے

کے لیے سرخ روشنائی سے ایک لکیر ان کے اوپر کھینچ دی گئی ہے : تقریباً تمام اوراق کے حواشی مرمت شدہ ہیں خط گوارہ ہے ۔

اس کتاب میں ایک مقدمہ اور چار فصول ہیں ۔ مقدمہ میں کتاب کا نام اور مصنف کا نام مذکور ہے ۔ مقدمہ ہی میں مقام ناسوت مقام ملکوت مقام جبروت اور مقام لاہوت کی تعریف کی گئی ہے نیز بعض مشہور صوفیوں کا ذکر ہے اور ان کے مقام کے بارے میں مختصر مگر جامع وضاحت کی گئی ہے ۔

فصل اول میں مقام ناسوت پر بحث ہے ۔ فصل دوم میں مقام ملکوت فصل سوم میں مقام جبروت اور فصل چہارم میں مقام لاہوت پر گفتگو کی گئی ہے ۔ مقدمے میں ساری کتاب کا خلاصہ ان لفظوں میں موجود ہے ۔

مقام اول ناسوت و علم آن شریعت است عمل آن امر معروف و نہی منکر دوم مقام ملکوت و علم آن طریقت است و عمل آن ذکر اللہ تعالیٰ و فنا فی الشیخ مقام سوم جبروت است و علم آن معرفت و عمل آن فکر کردن بتوحید و فنا فی الرسول چہارم مقام لاہوتست و علم آن حقیقت و آن فنا فی اللہ تعالیٰ یعنی استغراق در وحدانیت اے برادر شریعت بغیر طریقت نیست و طریقت بغیر معرفت نیست و معرفت بغیر حقیقت نیست ۔

کتاب نہایت دلگداز انداز میں تصنیف کی گئی ہے اے عزیز اور اے برادر کے دلنشین خطابیہ جملے نہایت ہی

اثر انگیز ہیں - کتاب کے مطالعہ سے تصوف کے بہت سے ابہامات دور ہو جاتے ہیں -

---

مخزن السالکین

مخطوطہ نمبر ۲۳ (الف)

تصوف/فارسی

۱- تقطیع : ۱۲×۱۲ س م

۲- اوراق : ۱۰

۳- خط : نستعلیق (شکستہ)

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : شمس العشاق شاہ برہان الدین چشتی

۶- آغاز : حمد متوافر و ثنائے متکاثر مرخدائے عز و جل را

۷- اختتام : چنانچہ فرمان است وا عبد ربک حتی یاتیک الیقین

۸- کیفیت : مشائخ چشت کے طریق میں عقیدۂ وحدۃ الوجود کو بنیادی حیثیت حاصل ہے - زیر نظر رسالے کے اکثر مضامین اسی سے متعلق ہیں - طرز بیان تاثراتی ہے -

''وآں نورانیت ذات مطلق . . . مطلق ذاتی کہ ظہور صفات خود را آئینہ یکدیگر ساخت و ہر یک را ظاہر و مظہر پرداخت کہ بطون ہم خود است و بظہور ہم خود است کہ هوالاول والاخر والظاهر والباطن او خود معشوق و خود عاشق و خود نقش و خود نقاش''

حضرت مصنف نے اس رسالے کو سوز و ساز و نور و نار

کے بیان سے شروع فرمایا ہے۔
"بداں اے سالک طریقت و اے طالب حقیقت ذات خدائے تعالیٰ با نور و نار است ساز در نور و سوز در نار پس نار بذات است و نور با صفات از آنکہ در نار ہیچ چیز ننماید و در نور ہمہ اشیاء نمودار باشند و آں ذاتے محیط با نار و نور است"
حضرت کا انداز بیان کہیں کہیں کلامی ہوگیا ہے اقسام وجود پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
"بیان کردہ اند کہ وجود بہ سہ قسم است یکی واجب الوجود دوم ممکن الوجود سیوم ممتنع الوجود پس واجب الوجود آں است قائم بذات خود و نہ قائم بغیر و آں وجود خدائی تعالیٰ است و ممکن الوجود آنست کہ قائم بغیر بودہ و نہ قائم بخود و ایں وجود جملہ ممکنات عالم است۔ . . و آنکہ (نہ) قائم بہ خود بود (نہ) قائم بغیر آں وجود عدم است یعنی نیستی کہ پرتو ہستی حق سبحانہ و محققاں ممتنع الوجود را شریک باری تعالیٰ گویند بہ سبب آنکہ جز نیستی ہستی را نتواند شناخت اما آنچہ ممتنع است ممکن نیست پس شریک لفظی آمد نہ معنوی از جہت آنکہ معنی ممتنع آنست کہ وجود غیر را منع است یعنی مانع کنندہ وجود غیر را پیش واجب پس ایں نیستی کہ عکس ہستی است ہر یکے لازم و ملزوم اند نیستی ہستی را لازم مثل چنانچہ شب و عکس روز است و فراق عکس وصال کہ جز شب روز را نیابد و جز فراق لذت وصال نچشد"

نظریہ وحدة الوجود سے بعض زنادقہ نے جو عقیدۂ حلول و اتحاد برآمد کر کے گمراہی پھیلائی حضرت مصنف ان کی ان الفاظ میں تردید فرما رہے ہیں ۔

''بداں اے سالک : کہ ہر چہ دیدنی و شنیدنی و چشیدنی و بوئیدنی و لمسنی در آید بر او اعتبار نباید کرد و گمان نشاید برد کہ ایں خدایا شد نعوذ باللہ منہا کہ ایں عالم جسمانی و نفسانی است''

آگے چل کر فرماتے ہیں

''بدانکہ ذات حق سبحانہ و تعالیٰ از ایں ہر دو عالم لطیف و منزہ است ولامثال است چنانچہ امیر المومنین حضرت علی علیہ الصلواۃ والسلام فرمودہ اند لا یدرک بالحواس الظاہر ولا یقاص (؟ یقاس) بالقیاس الباطن''

آگے تحریر فرماتے ہیں

و دیگر قول ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ است العجز عن درکہ الادراک''

مراتب عبادت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

''و ہر مرتبہ را عبادتیست چنانکہ اول عبادت جسمانی کہ بانفس است و دوم قلبی کہ بادلست و سیوم عبادت روحانی کہ تعلق با روح است و چہارم عبادت نورانی کہ با نور است و بدانکہ اصل عبادت نورانی بے خود بودن است در مشاہدۂ معشوق و ایں سرجز عاشق کسی دیگر نداند''

عشق حقیقی کی سوزش والتہاب اور عاشق کے درد و اضطراب کو بیان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں

''بداں اے سالک ! عاشق حالتی دارد کہ اگر عاشق را

جائی در بهشت دهند همه اہل (؟) بهشتیان را بهشت دوزخ شود به سبب ایشان با معشوق خویش چنان لطافتی و رموزی بکند که مر او شان را بهشت فراموش شود بر حالت ذوق ایشان واگر آن عاشق را جای در دوزخ دهند اہل (؟) دوزخیان را دوزخ بهشت شود از بهر آنکه ایشان از فراق معشوق خویش آنچنان غم واندوه و زاری می کنند که همه دوزخیان را عذاب دوزخ فراموش شود و بر آه و ناله ایشان رحم آید پس بر عاشقان بهشت وصال است و دورخ فراق''

گزشتہ سطور میں جو حوالے دیےگئے ہیں ان کی حیثیت مشتے نمونہ از خروارے کی ہے - رسالہ مختصر ہونے کے باوجود نہایت جامع اور مفید ہے حضرت شمس العشاق شاہ برہان الدین چشتی کی ذات محتاج تعارف نہیں ہے مشائخ چشت کے تمام تذکروں میں آپ کا ذکر موجود ہے -

زیر نظر مخطوطے کے کسی مطبوعہ نسخے کا پتہ نہ چل سکا -

مرأة المحققین

مخطوطہ نمبر ۲۴۷

تصوف/فارسی

ف
۲۹۷ء۶
ش - م

۱- تقطیع : ۲۲×۱۳ س م
۲- اوراق : ۲۴

۳- **خط** : نستعلیق شکستہ

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** : شیخ سعد الدین محمود بن امین الدین عبدالکریم بن یحیٰی الشبستری المتوفی ۷۲۰ھ (تقریباً)

۶- **آغاز** : حمد بے حد حضرت ذوالجلال را کہ آثار قدرت او دو عالم آفاق و انفس

۷- **اختتام** : و آنجا معنی وحدت روی نماید

۸- **کیفیت** : مخطوطے پر تاریخ کتابت درج نہیں ہے ۔ غالباً تیرہویں صدی کے اوائل میں لکھا گیا ہے ۔ اوراق قدرے کرم خوردہ ہیں ۔ کتابت کی بھی غلطیاں ہیں ۔ کتاب مندرجہ ذیل سات ابواب پر مشتمل ہے ۔

۱- باب اول : دربیان نفس طبعی (؟ طبیعی) و نفس نباتی حیوانی و نفس انسانی

۲- باب دوم : در صور موجودات

۳- باب سوم : در واجب و ممکن و ممتنع الوجود

۴- باب چهارم : در حکمت آفرینش

۵- باب پنجم : در مبدا و معاد

۶- باب ششم : دربیان برابری آفاق و انفس

۷- باب ہفتم : دربیان برابری آفاق و انفس درجهان آسانی

کتاب کی وجہ تسمیہ اور غرض تالیف بیان کرتے ہوئے مصنف رقم طراز ہے :

''این کتاب را مرآۃ المحققین نام نہادہ شد جهت آنکہ مرآۃ آئینہ باشد کہ چون کسی را کہ در چشم نور باصرہ باشد و ہلال آن روشن بود و آئینہ مصقل بود چون دروے

نگرد خود را بتواند دید و چون کسی را نیز اعتقاد
پاک باشد و ذہن روشن چون دریں کتاب نظر کند خود
را بتواند دید و از خود شناسی بخدا شناسی تواند رسید''
کتاب اہم اور دقیق فلسفیانہ و صوفیانہ مباحث پر مشتمل
ہے گوکہ فلسفیانہ مباحث کا غلبہ ہے۔ اس کتاب کی
ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ مؤلف نے مشکل مباحث کی
تفہیم و تسہیل کے لیے مثالوں کا کثرت سے استعمال کیا
ہے۔ مثلاً

تن مردم بمشابہ شہر است و روح در وی پادشاہ است و
عقل وزیر است و شہوت چراغ خواہ است و غضب
شحنہ است و قوتہائے دیگر ہر یک مشابہ اہل صناعت و
مشابہ رعیت''

زیر نظر کتاب کے علاوہ مؤلف کی مندرجہ ذیل اہم
تالیفات کا تذکرہ کتب حوالہ میں ملتا ہے۔

۱۔ حق الیقین ⎫
۲۔ گلشن راز ⎬ منظومات عرفانیہ
۳۔ سعادت نامہ ⎭
۴۔ رسالۂ شاہد

۷۲۰ھ / ۱۳۲۰ء میں مؤلف کی وفات اس کے وطن ہی
میں ہوگئی اور وہیں اسے دفن کیا گیا Beale نے مؤلف
کا وطن تستر بتایا ہے جبکہ دیگر کتب حوالہ میں
شبستر مرقوم ہے۔ زیر نظر مخطوطے کے ترقیمہ میں مؤلف
کا نام ''قوام العلماء شیخ نجم الدین محمود'' درج ہے لیکن
دیگر کتب میں ''شیخ سعد الدین محمود بن عبدالکریم

بن یحیٰ" لکھا ہے۔
مرآۃ المحققین سب سے پہلے ۱۲۸۲ھ میں تہران میں طبع ہوئی اس کے بعد بھی بارہا طبع ہو چکی ہے۔ اس کے مخطوطے ایا صوفیا ، اصفہان ، کتب خانہ آصفیہ ، قاہرہ اور بانکی پور میں موجود ہیں۔

المراجع :

۱۔ آقا بزرگ طہرانی : الذریعہ الیٰ تصانیف الشیعۃ : ۵۰۶ ایضاً ۱۰۱۰ : طبع تہران ۱۹۵۹ء

۲۔ احمد منزوی : فہرست نسخہ ہای خطی فارسی : ۲ : ۸۴۲ : موسسہ فرہنگی منطقہئی نشریہ شمارہ (۲۱)

۳۔ Rieu : Catalogue of the Persian MSS : 2 608 : 1966

۴۔ Beale : An Oriental Biographical Dictionary : 234

۵۔ Catalogue of Bankipur : 11 : 127 and : 16 : 18

من تحقیقات خواجہ پارسا

مخطوطہ نمبر ٦٢١ (ج)

ف
۲۹۷،٦
پ - م

تصوف/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۱۹ × ۱۳ سم
۲۔ **اوراق** : ۳
۳۔ **خط** : نستعلیق

کاتب : نامعلوم

مؤلف : نامعلوم

آغاز : چون منعمی بینے او را در ہر ذرہ از ملک وملکوت

اختتام : فانی از خود و باقی بحق و موجود بوجود ثانی کہ عبارت از وجود حقانی (نامکمل)

کیفیت : تحقیقات خواجہ پارسا کی تلخیص ہے - تلخیص کرنے والے کا نام معلوم نہیں ہے -

تحقیقات خواجہ پارسا تصوف اور اخلاق پر ایک جامع کتاب ہے پہلا باب توحید میں ہے اس کے علاوہ نماز روزہ ، حج ، زکواۃ کو چار فصول میں بیان کیا گیا ہے دوسرے باب میں پندرہ فصول ہیں جو حصول کمال معرفت ، مقامات اور منازل اسماء و صفات خداوندی و آداب تلاوت پر مشتمل ہیں - تیسرے باب میں سولہ فصول ہیں جو مراتب توحید پر مشتمل ہیں چوتھے باب میں بارہ فصول ہیں - فقر ، زہد ، قناعت ، صبر ، شکر ، کفران نعمت ، توکل ، خوف و رجا وغیرہ عنوانات کے تحت ہیں - پانچویں باب میں نو فصلیں ہیں جو اشیاء کی حقیقت اور ان کی ماہیت کے بارے میں ہیں - چھٹا باب اکیس فصلوں پر مشتمل ہے اس میں اصطلاحات صوفیہ کا تذکرہ ہے ساتویں باب میں دس فصلیں ہیں جن میں لطائف سبعہ کا ذکر ہے - زیر نظر مخطوطے میں تحقیقات خواجہ پارسا کا اختصار پیش کیا گیا ہے مگر افسوس کہ یہ اس اختصار کے صرف تین اوراق ہیں -

خواجہ محمد بن محمد بن محمود الحافظی البخاری الحنفی المعروف بخواجہ پارسا النقشبندی الصوفی ۷۵۶ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ بخار کے رہنے والے تھے ۔ آپ کی بیعت شاہ نقشبند حضرت بہاؤ الدین نقشبندی سے تھی اور آپ کو شاہ نقشبندی کی طرف سے خرقہ خلافت بھی عطا ہوا تھا ۔ آپ کو پارسا کا لقب بھی حضرت خواجہ بہاوالدین ہی کی طرف سے ملا تھا ۔ آپ صاحب علم و عمل صوفی تھے۔ ۶۶ برس کی عمر میں حج پر تشریف لےگئے مدینہ منورہ میں حاضری دینے کے بعد ۲۴ ذی الحج ۸۲۲ھ میں دار فانی سے رحلت فرما گئے ۔ صاحب خزینۃ الاصفیا نے آپ کی عمر بوقت وفات کے بارے میں لکھا ہے کہ ”دران وقت عمر شریف وے ہفتاد وسہ سالہ بود ۔“ مستند کتب حوالہ میں آپ کا سنہ وفات متفقہ طور پر ۸۲۲ھ ہے لیکن ہدیۃ العارفین نے آپ کا سنہ پیدائش ۷۵۶ لکھا ہے اس طرح کل عمر میں ابہام پیدا ہوتا ہے ۔

خواجہ پارسا نے چند ایک اور کتب بھی یادگار چھوڑی ہیں ۔

۱۔ تفسیر سورہ مومن ، سورہ النباء اور سورہ ملک کا کچھ حصہ ۔
۲۔ شرح فصوص الحکم فارسی ۔
۳۔ فصل الخطاب لوصل الاحباب ۔
۴۔ الفصول الستہ ۔
۵۔ مناسک الحج ۔
۶۔ مناقب شیخ بہاؤ الدین النقشبندی

:

۱- بغدادی : هدیۃ العارفین : ۲ : ۱۸۳ : طہران ۱۳۸۷ -
۲- بغدادی : ذیل علی کشف الظنون : ۱ : ۲۶۳ طہران ۱۳۸۷ -
۳- غلام سرور : خزینۃ الاصفیاء : ۱ : ۹ ۔۔ نول کشور لکھنئو -
۴- احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائی خطی فارسی : ۲ : ۱۰۷۷ تہران -
۵- دکتر محمد بشیر حسین : فہرست مخطوطات محمد شفیع ۲۷۰ : پنجاب یونیورسٹی پریس لاہور ۱۳۹۴
۶- عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین : ۱۱ : ۳۰۰ : مشق : ۱۳۸۰

منطق الطیر

مخطوطہ نمبر ۲۷۹

تصوف/فارسی

ف
۲۹۷۰۶
ح - م

تقطیع : ۲۰×۱۴ سم
اوراق : ۱۷۶
خط : نستعلیق
کاتب : غلام شمس الدین عرف خورشید ضمیر ۱۲۷۸ھ
مؤلف : شیخ فرید الدین عطار المتوفی ۶۲۷ھ

۶۔ آغاز : آفرین جان آفرین پاک را
آنکہ جان بخشید و ایمان خاک را

۷۔ اختتام : این کتاب منطق الطیر پر آب
ختم شد واللہ اعلم بالصواب

۸۔ کیفیت : عناوین بخط سرخ لکھے ہوئے ہیں ۔ خط عمدہ ہے ۔
ایک مکمل نسخہ ہے جو ہر قسم کی کہنگی سے محفو
ہے ۔ کہیں کہیں حواشی بھی لکھے ہوئے ہیں ۔
منطق الطیر کے متعلق دیگر تفصیلات کے لیے فہرست
مخطوطات دیال سنگھ لائبریری ، لاہور جلد دوم صفحہ
۱۳۵ پر ملاحظہ فرمائیں

نزھتہ الارواح

مخطوطہ نمبر ۲۲۷

تصوف/فارسی

ف
۶،۲۹۷
ح ۔ ن

۱۔ تقطیع : ۲۲ × ۱۳ سم
۲۔ اوراق : ۵۷
۳۔ خط : نستعلیق شکستہ
۴۔ کاتب : حسین خان
۵۔ مؤلف : حسین بن عالم بن ابی الحسن الحسینی المتوفی ۷۱۸ھ
۶۔ آغاز : الحمد للہ علی کل حال فی کل حین
۷۔ اختتام : ولا یذکرون اللہ الا قلیلاً از ایشاں خد مددید خدا
مانند انشاء اللہ تعالیٰ۔

۸. **کیفیت** : زیر نظر مخطوطے کی کتابت کئی کاتبوں نے کی ہے ۔ اس لیے خط میں شتر گربگی پائی جاتی ہے ۔ غالباً تیرھویں صدی ہجری کے اوائل میں لکھا گیا ہے ۔

ہدایۃ الاعمی

مخطوطہ نمبر ۶۳۹

تصوف/فارسی

ف
۲۹۷ء۶
ح - ۵

۱. **تقطیع** : ۲۱×۱۵ سم

۲. **اوراق** : ۱۶۰

۳. **خط** : نسخ و نستعلیق مخلوط

۴. **کاتب** : نامعلوم تاریخ کتابت ۷ شوال ۱۰۸۶ھ

۵. **مؤلف** : حسین کشمیری م ۱۰۸۷ھ

۶. **آغاز** : الحمد للہ الذی خلق السموات والارض و جعل الظلمات والنور

۷. **اختتام** : چوں نماندم ہیچ فانی گشتہ ام
خام بودم پختہ گشتم سوختم

۸. **کیفیت** : مخطوطے کے بیشتر حصے خط نستعلیق میں لکھے ہوئے ہیں اخیر کے چند اوراق خط نسخ میں ہیں ۔ کتاب مندرجہ ذیل اٹھارہ ابواب پر مشتمل ہے :

۱۔ باب اول ، آنکہ از اجمال بتفصیل ظاہر میشود و از وحدت بکثرت و از احد بعدد ۔

۲۔ باب دوم ، دربیان جامعیت انسان کہ جامع است از

ہمہ اشیاء۔

۳۔ باب سوم ، دربیان ایمان۔

۴۔ باب چہارم ، در بیان معرفت حق تعالیٰ۔

۵۔ باب پنجم ، در بیان شریعت و طریقت و حقیقت و حقیقت الحقیقت

۶۔ باب ششم ، در بیان شریعت و طریقت و حقیقت و حقیقت الحقیقت کہ از وجہ نفی و اثبات باشد۔

۷۔ باب ہفتم ، در بیان آنکہ شریعت‌وطریقت و حقیقت و حقیقت الحقیقت کہ از وجہ فنا و بقا باشد۔

۸۔ باب ہشتم ، نبوت و ولایت و احوال آن۔

۹۔ باب نہم ، در بیان کرامت و کہانت و استدراج و جنونیت و احوال آن۔

۱۰۔ باب دہم ، در بیان علم و علماء سوء و حقیقت آن علم کہ ظاہری و باطنی است۔

۱۱۔ باب یازدہم ، در بیان توکل و حقیقت

۱۲۔ باب دوازدہم در بیان وجد و سماع و حقیقت آن

۱۳۔ باب سیزدہم در بیان تغنی و مزامیر و آواز خوش شنیدن و مذمت آن و احوال آن۔

۱۴۔ باب چہاردہم ، در بیان حسن دیدن و حقیقت آن

۱۵۔ باب پانزدہم در بیان باغ و گلزار دیدن و احوا آن۔

۱۶۔ باب شانزدہم ، دربیان عبادت خدائے تعالیٰ

۱۷۔ باب ہفدہم ، در مذہب بدعت و احوال آن۔

۱۸۔ باب ہیزدہم ، در بیان شرف شریعت و متابعہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ،

ابواب کے عنوانات ہی سے کتاب کی افادیت اور جامعیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

مؤلف نے تصوف کے دقیق مسائل کو کلامی انداز میں کمال وضاحت سے پیش کرنے کے باوجود تمثیلات کے ذریعے ان کی مزید تشریح کی ہے۔ صفات خداوندی کے عین ذات یا غیر ذات ہونے کا مسئلہ خاصا مختلف فیہ ہے اشاعرہ کی طرح مؤلف بھی صفات کو لاعین و لاغیر مانتا ہے اور آدم کو صوفیہ کی طرح مظہر صفات اپنے نظرئیے کی تائید میں حسب ذیل تمثیل بیان کی ہے۔

''این چناں بود کہ قرآن قدیم است و غیر مخلوق فاما مظہر قرآن درک ما است و مظہر درک ما قال ما است و مظہر قال ما سیاہی و کاغذ است بس کاغذ و سیاہی نہ عین قال است نہ غیر قال و قال نہ عین درک است و نہ غیر درک بس این ہمہ مظہر قرآن اند و حادث و مخلوق اند و قرآن قدیم و غیر مخلوق است پس اگر کسی گوید کہ قرآن غیر مخلوق است و درک و حفظ و خواندن ما و کاغذ و سیاہی غیر مخلوق است کافر شود اگر کسی گوید کہ درک و حفظ و خواندن ما و کاغذ و سیاہی مخلوق است و مضمون قرآن کہ کلام حق است و نیز مخلوق باز کافر می شود پس باید گفت کہ آنچہ از جانب حق تعالیٰ است قدیم و غیر مخلوق است و آنچہ از جانب بندہ است حادث است و مخلوق است''

اہل سنت والجماعت کے ائمہ اربعہ کی تقلید کے سلسلے میں

ایک تمثیل ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں ۔

''تمثیل است از گوش جان بشنوند و از دیدهٔ دل نظر کنند و آن این است کہ معرفت حق تعالیٰ چون بحری ست بے کران و قعراو عمیق پس حق تعالیٰ سدی راست کرد درمیان دریا تا خلق بہ آسانی بگزرد و بما رسند کہ بہشت و لقائی ماہست و آن قرآن است و آن سد را پیچہا بسیار بود آن را راست کرد تا غلط کسی نخورد و آن حضرت رسالت است صلی اللہ علیہ وسلم و طرح آن سد محکم کردند و آن خلفائے راشدین اند و آن سد را آرائش خوب و زینتہا دلکش کردند و آن مجتہدان اند پس ہر کہ از قول مجتہدان بگزرد او خود (را) غرق دریا کرد و در قعر او برسد کہ دوزخ این است راہ صراط مستقیم کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم عبارت ازان است''

کتاب کی عبارت نہایت رواں شیریں اور سلیس ہے ۔ او تصوف کی کتاب ہونے کے باوجود علمی و ادبی محاس سے لبریز ہے ۔ مؤلف نے اکثر مقامات پر اپنی عبارت کو اشعار سے مزین کیا ہے ۔

بیشتر اشعار میں زہد و تورع اور قناعت اختیار کرنے ک کہا گیا ہے جو صوفیائے کرام کا طرۂ امتیاز ہیں ۔

اے دل مسکین من سخت چون سندان مباش
در پی دنیا مرو صاحب چندان مباش
آنچہ کہ ہست رزق تو بیش نیابی و نہ کم
خاطر خود جمع دار ہیچ پریشان مباش

ھدایة الاعمی کے علاوہ تذکرہ شعرائے کشمیر میں ۔

حسام الدین راشدی نے مؤلف کے مندرجہ ذیل رسائل کا تذکرہ کیا ہے (جن کے مخطوطے جناب احمد حسین قلمداری گجرات کے ذاتی کتب خانے میں موجود ہیں)

۱۔ رسالہ در علم تصوف (فارسی)
۲۔ رسالہ ضبط اوقات (فارسی)
۳۔ رسالہ منازل الاولیاء (فارسی)
۴۔ مرأة الطالبین (فارسی)
۵۔ کفایة الاعتماد (فارسی)
۶۔ قاطعة البدعة (عربی)

حسین کشمیری شاعر بھی تھے۔ سید حسام الدین نے ان کے متعدد اشعار نقل کیے ہیں جن میں اہل سنت والجماعتہ کے عقائد کو شدت کے ساتھ اختیار کرنے اور دیگر فرق باطلہ (بزعم مؤلف) کے عقائد و نظریات سے مکمل احتراز برتنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

گر تو ہستی حق شناس و مرد دیں
حق بدان و حق شناس و حق ببیں
صدق از صدیق باید دید و بس
از عمر عدلی ببیں در ہر نفس

آگے چل کر فرماتے ہیں

گر سبک داری باصحاب ی اخی
پس شقی باشی بسی ہم دوزخی

اس سے زیادہ مؤلف کے بارے میں معلوم نہ ہو سکا کہ ۱۰۵۷ھ میں ان کی وفات ہوگئی۔

راشدی نے بھی لکھا ہے۔

"شرح حالش معلوم نیست"

المراجع :

۱۔ مخطوطہ زیر نظر

۲۔ راشدی پیر حسام الدین : تذکرہ شعرائے کشمیر :
۱ : ۲۱۱ : طبع کراچی ۱۹۶۷ء

۳۔ Beale : An Oriental Biographical Dictionary, P. 165

اوراد و وظائف

۷ : ۵

۱- اوراد فتحیه

۲- تعویذات

۳- زاد المعاد

۴- مناجات غوث الاعظم

۵- نامعلوم الاسم

اوراد فتحیہ

ع
۲۹۷ء۵۳۱
۵ ـ ا

مخطوطہ نمبر ۴۹۸

اوراد و وظائف و ادعیہ/عربی فارسی و پشتو

۱۔ **تقطیع** : ۲۲ × ۱۴ س م

۲۔ **اوراق** : ۹۷

۳۔ **خط** : نسخ و نستعلیق

۴۔ **کاتب** : فضل حق اخند زادہ؟ (اخوند زادہ) ساکن پیر پاوی ۔ ۱۲۹۳ھ ۔

۵۔ **مؤلف** : سید امیر کبیر ہمدانی رضی اللہ تعالی عنہ ۔

۶۔ **آغاز** : ناقص الاول ۔ قل للہ الحمد لحمدہ و نستعینہ' ۔

۷۔ **اختتام** : بوی ضرر پدید آخرت در تہ در پیش (ناقص الاخر) ۔

۸۔ **کیفیت** : خط نسخ بہت عمدہ ہے ابواب و فصول سرخ روشنائی سے مرقوم ہیں ۔ مختلف اوراد جمع کر دیے گئے ہیں ، درود متغاث قصیدہ بردہ قرآنی آیات ، اسماء الہی ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ الشریف سے منقول ایک مناجات جس کا ابتدائی خمسہ یوں ہے ۔

یا سامع الدعاء — و یا فاطر السماء
و یادائما البقاء — و یا واسع الدعاء
لذی الفاقہ العدیم

برھان العارفین کا کچھ حصہ بھی ہے ۔ چند اعمال و

تعویذات بھی مندرج ہیں ۔ سید امیر کبیر ہمدانی کی طرف منسوب ایک عبارت درج ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے تقریباً چار سو چالیس بزرگان کرام کی جو کہ ولی کامل تھے خدمت کی اور ہر ایک سے کشود دل کے لیے استدعا کی جو کچھ جہاں کہیں سے ملا اور جس کے ذریعے میرے دل میں کشادگی پیدا ہوئی اس کتاب میں جمع کر دیا اور اس کا نام اوراد فتحیہ رکھا ۔ اس مخطوطہ میں اور بھی بہت سے اذکار جمع کر دیے گئے ۔ پشتو زبان میں خطبہ نکاح بھی درج ہے ۔ گمان غالب ہے کہ فضل حق صاحب نے یہ کتاب خود اپنے لیے لکھی تھی جس میں جو کچھ اپنی پسند کا تھا جمع کر دیا ہے ۔

تعویذات

مخطوطہ نمبر ۷۶۹

تعویذات/عربی و فارسی

ع
۲۹۷،۵۷۱
۔ ت

۱۔ تقطیع : ۲۲ × ۱۷ س م

۲۔ اوراق : ۴

۳۔ خط : نسخ و نستعلیق مخلوط

۴۔ کاتب : نامعلوم

۵۔ مؤلف : نامعلوم

۶۔ آغاز : تا نودده دور بعد از ہر نماز واجب نودده مرتبہ بخواند ۔

۷۔ اختتام : شفا یابد و خواص و فواید این دعا زیاده است مختصر گویم ۔

اس کے بعد ایک تعویذ کا دائرہ بنا ہوا ہے -

۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ چار اوراق پر مشتمل ہے - چار تعویذوں کے چار دائرے بنے ہوئے ہیں - تحریری تشریحات بے ترتیب ہیں اس لیے استفادہ خاصا مشکل ہے - تمام صفحات مطلا ہیں -

---

زادالمعاد

ف
۲۹۷،۵۳۱
م - ز

مخطوطہ نمبر ۱۰۸

اذکار و ادعیہ/فارسی عربی

۱- **تقطیع** : ۲۱×۱۳

۲- **اوراق** : ۳۴۳

۳- **خط** : نسخ عمدہ

۴- **کاتب** : حسین بخش بن رجب علی سن کتابت ۱۲۳۵ھ -

۵- **مؤلف** : محمد باقر مجلسی امام مجتہد بن محمد تقی -

۶- **آغاز** : الحمدلله الذی جعل لعبادہ وسیلة -

۷- **اختتام** : الحمدلله اولا و آخرا و الصلواة علی سیدنا محمد و علی اله الطاہرین الاقدسین و لعنة الله علی اعداءہم اجمعین -

۸- **کیفیت** : ملا باقر مجلسی کی یہ کتاب شیعہ مکتب فکر کی اہم کتابوں میں ہے - دراصل یہ بحارالانوار کا خلاصہ ہے - اس میں اوراد وظائف جو آئمہ کرام سے بروائت شیعہ اسناد منقول ہیں درج کر دی گئی ہیں -
سب سے پہلے تہران میں ۱۲۴۴ھ میں طبع ہوئی -

مخطوطہ زیر نظر میں عربی عبارات کا کہیں کہیں فارسی ترجمہ بین السطور بخط سرخ درج ہے ۔ مگر اکثر عربی عبارات بلا ترجمہ ہی درج ہیں ۔

کرم خوردہ ہے ۔ دریدگی کے آثار بھی ہیں مگر عبارت حصول مطلب کے لیے بالکل واضح ہے اور حصول مطلب میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی ۔ ایک نہایت عمدہ اور قابل استفادہ نسخہ ہے ۔

محمد باقر مجلسی فقہ جعفری کے مجتہد امام مانے جاتے ہیں اور شیعہ کے مختلف فرقوں میں سے فرقہ امامیہ کے پیشوا ہیں ۔ آپ اصفہان میں ۱۰۳۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۱۱۱ھ میں اصفہان ہی میں فوت ہوئے ۔ آپ بڑے صاحب علم و فضل تھے ۔ آپ کو فقہ ، حدیث تاریخ اور دیگر مروجہ علوم پر کامل دسترس تھی ۔ آپ کی ان تصنیفات کی تعداد چالیس سے متجاوز ہے جو ہدیۃ العارفین اور اعیان الشیعہ میں درج ہیں ۔

المراجع : ۱۔ عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین ، ۹ : ۹۱ ، دمشق ۱۳۷۹ ۔
۲۔ البغدادی ; ھدیۃ العارفین، ۲ : ۳۰۶، تہران ۱۳۸۷۔
۳۔ Rieu : Catalogue of Persian MSS : 1 : 21 ; Oxford : 1965.

مناجات حضرت غوث الاعظمؒ

پ
۲۹۷۰۵۳۱
م - م

مخطوطہ نمبر ۴۷۲

اوارد و وظائف/پشتو ترجمہ

۱- تقطیع : ۲۴ × ۱۵ سم
۲- اوراق : ۸
۳- خط : نسخ شکستہ
۴- کاتب : حمید گل
۵- مؤلف : محمد گل
۶- آغاز : اے پہ نیزد حق روی ذار د حضـرة نبی مختـار
۷- اختتام : د رنہ مخ کہ بسخندانہ د بغداد شاہی مراند
۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطہ حضرت غوث الاعظمؒ کی مناجات کا پشتو ترجمہ ہے جسے غالباً محمد گل شاعر نے نظم کیا ہے -

---

نامعلوم الاسم

ع
۲۹۷۰۵۳۱

مخطوطہ نمبر ۴۳۸

اذکار و فضیلت اذکار/عربی فارسی

۱- تقطیع : ۲۳ × ۱۵ سم
۲- اوراق : ۱۷۵
۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نامعلوم

۵- مؤلف : نامعلوم

٦- آغاز : (ناقص الاول) بها شرف کرامتک فی الدنیا و الآخرة -

۷- اختتام : کہ بزیارت او رفتہ باشد فاما باید کہ درود . . . . .
(ناقص الآخر) -

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطہ چونکہ ناقص الطرفین ہے اس لیے مؤلف کاتب اور نام کتاب کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہیں ہو سکی - کتاب میں اذکار مسنونہ درج ہیں - قرآنی دعائیں اور ان پر مواظبت سے حاصل ہونے والے فوائد ان کے پڑھنے کے طریقے بھی درج ہیں - مزید وظائف متعلق بماہ ہائے اسلامی بھی درج ہیں - کتاب کا یہ حصہ زادالمعاد سے مشابہ ہے مگر ہر دو کا تقابل کرنے سے اختلاف پایا گیا ہے اور یہ کتاب بالکل الگ چیز ہے -

کتاب میں مختلف کتب کے حوالہ جات بھی دیے گئے ہیں مثلاً فی سنن ابی داود پیغامبر فرمود کہہ کر حدیث کا ترجمہ بزبان فارسی درج کر دیا گیا ہے - اسی طرح سے صلواۃ مسعودی - تحفہ شامی ، خلاصۃ الاخبار - خلاصۃ الحقائق کے اکثر حوالہ جات مذکور ہیں -

کتاب میں آداب طعام ، لباس ، بازار ، استخارہ ، نماز تسبیح ، اشراق ، چاشت ، ضحیٰ نماز ، جمعہ اور جمعہ کے دن کے اذکار ، نماز جنازہ کی دعائیں وغیرہ اور دیگر معمولات زندگی کے بارے میں ادعیہ و اذکار وغیرہ درج ہیں جو احادیث کی کتب میں وارد ہوئے ہیں -

کتاب میں جگہ جگہ ایک مہر ثبت ہے جس میں
''شرف الدین ز لطف شاہ جہان بلند شد'' مرقوم ہے۔
عہد مغلیہ میں کئی شرف الدین صاحب علم و فضل
گذرے ہیں مگر اس کتاب کو ان میں سے کسی کی تالیف
کسی واضح ثبوت کے بغیر نہیں کہا جا سکتا اور یہ
واضح ثبوت کتاب کے اول و آخر غائب ہونے سے
مفقود ہے۔

اخلاق

۸ : ۱۱

۱ - آفات اللسان

۲- اخلاق سروری

۳- اخلاق محسنی

۴- اخلاق محسنی

۵- انوار غیاثی

۶- بیاض مشتمل بر مضامین تصوف و اخلاق

۷- پند نامہ

۸- تضمین نظیر اکبر آبادی بر کریما

۹- سراج منیر

۱۰- کریما سعدی

۱۱- مطلع الانوار

آفات اللسان

ف
۲۹۷ء۷
آ ـ

مخطوطہ نمبر ۴۸۷ (ب)

اخلاق/فارسی

۱- تقطیع : ۱۲ × ۱۴ س م

۲- اوراق : ۵۲

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نور محمد ولد ملا گل محمد قریشی ۱۰۶۲ھ

۵- مؤلف : نام مذکور نہیں ہے

۶- آغاز : فصل فی آفات اللسان روی عن رسول اللہ صلی علیہ وسلم

۷- اختتام : معلوم باید کردن بوقت خشم و شہوت و طمع و ترس از مخلوقات واللہ اعلم بالصواب

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطہ غالباً کسی کتاب کا جز ہے جسے الگ لکھا گیا ہے - فن اخلاق سے متعلق ہے -
آخری صفحے پر ایک مہر ہے جو پڑھی نہیں جاتی -

اخلاق سروری

ا
۲۹۷ء۷
س - ا

مخطوطہ نمبر ۴۸۹

اخلاق/اردو

۱- تقطیع : ۲۲ × ۱۴ س م

۲- **اوراق** : ۱۱۷

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم سن کتابت ۱۲۸۷ھ

۵- **مؤلف** : سرور

۶- **آغاز** : ناقص الاول شعر :

بندگی گر بندۂ مخلص کی بااخلاص ہے
فی الحقیقت حق کے بندوں میں وہ بندہ خاص ہے

۷- **اختتام** : عام و خاص اس سے فیض پائیں مؤلف کے حق میں دعائی خیر فرمائیں ۔ آمین ۔

۸- **کیفیت** : ابتدائی چند اوراق موجود نہیں ہیں۔ ابواب اور ان میں وارد ہونے والی حکایات اور اشعار کے عنوانات بخط سرخ مرقوم ہیں ۔ کتاب کے چالیس ابواب ہیں ہر ایک باب میں ایک خلق بیان ہوا ہے ۔ مثلاً تیسرا خلق دعا و التجا کے بیان میں اور چالیسواں خلق خدم و حشم کی تربیت کے بیان میں ۔

باب کے شروع میں اس خلق کی تعریف ہے ۔ مثلاً پانچواں خلق صبر کے بیان میں صبر کے معنی ٹھہرنے کے ہیں اور صابر ٹھہرنے والے کو کہتے ہیں ۔ اس کے بعد چند حکایات بیان کی گئیں ہیں جن سے باب کے متعلق وضاحت ہوتی ہے ۔ حکایت کے آخر میں اس کا خلاصہ چند اشعار میں بیان کیا گیا ہے ۔ بعض اشعار میں مصنف کا تخلص سرور استعمال ہوا ہے ۔

آخر کتاب میں مصنف کے چار بیٹوں کے نام درج ہیں

جنھوں نے اس کی تاریخ تالیف لکھی ہے اور چاروں کے ناموں کے ساتھ مفتی لکھا ہوا ہے۔ اس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ حضرات حضرت مفتی غلام سرور لاہوری کے بیٹے ہیں اور کتاب مفتی غلام سرور لاہوری کی تالیف ہے۔ کتاب کا زمانہ تالیف اور مفتی صاحب کا زمانہ زیست بھی ایک ہی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

کتاب کے ابتدائی اوراق مقدمہ غائب ہیں۔ آخر میں بھی مصنف کا نام مذکور نہیں ہے اردو مخطوطات کی متداول فہرستوں میں بھی اس کتاب کا نام درج نہیں قیاس غالب ہے کہ طبع ہی نہیں ہوئی اور اگر طبع ہوئی تو نایاب ضرور ہے۔

اخلاق محسنی

مخطوطہ نمبر ۷۵۴

اخلاق/فارسی

ف
۲۹۷۰۷
ک ۔ ا

۱۔ تقطیع : ۱۹ × ۱۱ سم

۲۔ اوراق : ۱۷۷

۳۔ خط : نستعلیق

۴۔ کاتب : نیاز ..... بیربل پنڈت تاریخ کتابت ۱۲۰۷ھ

۵۔ مؤلف : حسین بن علی الواعظ الکاشفی ، ۹۱۰ھ

۶۔ آغاز : بادل شاد و آفریں آں نہر فلک .....

۷۔ اختتام : فتح و نصرت شارق و طالع ایں دعا از من و از خلق

جہاں آمین باد ۔ باتمام رسید و اختتام انجامید

۸۔ **کیفیت** : اخلاق محسنی کا ایک اچھا نسخہ ہے ۔ حکایات ، ابیات و عنوانات ابواب سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں۔ پہلا ورق نہیں ہے کرم خوردگی کے آثار بھی ہیں مگر عبارت محفوظ ہے ۔ خط عمدہ ہے ۔ کہیں کہیں خط شکستہ میں بھی لکھا ہوا ہے مگر بہت واضح اور صاف ہے ۔ ہر لحاظ سے ایک عمدہ نسخہ ہے ۔

اخلاق محسنی

مخطوطہ نمبر ۳۵٦

اخلاق/فارسی

ف
۲۹۷۰۷
ک ۔ ا

۱۔ **تقطیع** : ۲۱ × ۱۳ س م

۲۔ **اوراق** : ۱٦۸

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : یوسف برخورداری و محمود شہ (؟ شاہ) ابن قاضی محمود شاہ از موضع جاکراں سن ، کتابت ۱۰۸۰

۵۔ **مؤلف** : حسین بن علی ، واعظ الکاشفی المتوفی ۹۱۰

٦۔ **آغاز** : حضرت پادشاہ علی الاطلاق عزت کلمتہ و جلت عظمتہ

۷۔ **اختتام** : اخلاق محسنی جو تمامی نوشتہ شد
تاریخ ہم تو بس ز اخلاق محسنی

۸۔ **کیفیت** : حسین بن علی واعظ الکاشفی کی کتاب اخلاق محسنی بحثیت درسی کتاب مدارس اسلامیہ میں متداول رہی ہے اور اب

بھی پڑھائی جاتی ہے -
سلطان حسین مرزا کے بیٹے شہزادہ ابوالمحسن کے نام معنون اخلاق محسنی کا زیر نظر نسخہ اول تا آخر صحیح حالت میں ہے - مقدمہ کتاب کے بعد فہرست ابواب شکستہ حروف میں مرقوم ہے - جلد بندی میں بے احتیاطی سے کام لیا گیا ہے اور اوراق کی ترتیب الٹ پلٹ ہوگئی جس سے قاری کو گنجلک سی محسوس ہوتی ہے - ابواب و حکایات سرخ روشنائی سے مرقوم ہیں۔ جستہ جستہ حواشی بھی درج ہیں۔ ایک بیالیسویں اور دوسرے چودھویں ورق پر دو مہریں ہیں - جن میں ایک میں شاہ خیر اللہ دارالکشف اور دوسری میں صرف لفظ محمد پڑھا جا سکا ہے - ترقیمہ میں دو کاتبوں کی وضاحت ہے شروع یوسف برخورداری نے کی اور انجام پذیر بدست محمود شاہ ہوئی - ملا واعظ الکاشفی کے حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے دیکھیے فہرست مخطوطات دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور جلد اول صفحہ نمبر ۱۰ -

---

انور غیاثی

مخطوطہ نمبر ۴۲۷ | ف ۲۹۷۶
تصوف و اخلاق/فارسی | ن - ۹

تقطیع : ۲۳×۱۶ سم
اوراق : ۱۰۹

۳۔ خط : نستعلیق

۴۔ کاتب : محمد شفیع

۵۔ مؤلف : عبدالمحمود الکافی المشتہر بالناصر الھروی

۶۔ آغاز : دوربین از درکات افعال شیطانی کشتہ باشد

۷۔ اختتام : غایت ایشان از مناجات بیداری و استعداد قبول حضرت جباری والسلام تمام شد کتاب حجابست و مراقب از ربع منجیات از کتاب انوار غیاثی در اسرار الہی -

۸۔ کیفیت : مخطوطہ زیر نظر احیأ العلوم تصنیف امام غزالی کا فارسی ترجمہ ہے - اس ترجمے کے بارے میں بسیار تلاش کے باوجود کتب حوالہ میں کوئی اندراج نہیں ملا - احیاء العلوم کا ایک فارسی ترجمہ ازاں مترجم جناب موئد جاجرمی کا تذکرہ کتابوں میں آیا ہے - یہ حضرت شمس الدین التتمش کے زمانے میں گزرے ہیں۔ عبدالمحمود کے ترجمے بنام انوار غیاثی در اسرار الہی کا ذکر نسخہ ہائی خطی کتابخانہ گنج بخش مخطوطات پنجاب پبلک لائبریری ، فہرست نسخہ ہائی خطی فارسی مولفہ احمد منزوی۔ مخطوطات شیرانی ، مخطوطات شفیع ، مخطوطات سنا اللہ خرا باتی ، دیو ، اسٹوری ، براؤن مخطوطات چسٹر بری ، فہرست نسخہ ہائے خطی مؤلفہ محمد تقی پژوہ ، کشف الظنون ، ایضاح المکنون ، معجم المؤلفین وغیرھم میں کہیں نہیں آیا - تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند میں جناب عبدالمجید یزدانی صاحب نے جہاں احیاء العلوم کے تراجم کا ذکر فرمایا ہے وہاں اس ترجمہ کا نام نہیں لیا -

مترجم عبدالمحمود نے ربع منجیات کا ترجمہ کرتے وقت نوٹ لکھا ہے -

از جملہ چہار ربع مدار کتاب انوار غیاثی در اسرار الہی بران است و انوار غیاثی ترجمہ احیاء العلوم دین است کہ مولانا و سیدنا حجۃ اللہ الاسلام زین الحق والدین ابو حامد محمد بن محمد بن الغزالی در تصوف تصنیف کردہ است و بندہ ضعیف عبدالمحمود الکافی المشتہر بالناصر الہروی عفا اللہ عنہ آنرا بہ پارسی ترجمہ کردہ جہت مطالعہ ارباب سلوک عموماً و خصوصاً جہت خزانہ کتب مفخر ملوک شہریار غازی حاجی زائر الحرمین وسائر العالمین غیاث الدنیاو الدین ابوالمؤمن محمد بن محمد بن محمد ابی بکر خلداللہ سلطانہ و اعز اعوانہ :

ہندوستان میں غیاث الدین نام کے بہت سے حکمران گزرے ہیں - جن میں سب سے زیادہ عرصہ حکومت غیاث الدین بلبن کا ہے - تغلق خاندان میں کئی حکمران غیاث الدین نام کے ہوئے ہیں- مگر اس نام کے حکمرانوں میں علمی لگاؤ غیاث الدین بلبن کا ہی مشہور ہے - چونکہ بلبن بغداد سے ہندوستان میں فروخت ہوا اور جنگی غلام تھا اس لیے اس کے والد اور دادا کا نام محمد ہونا بعید از قیاس ہے - اس لیے عبدالمحمود کا بلبن کے دربار سے منسلک ہونا بھی مشتبہ ہو جاتا ہے -

عبدالمحمود کا تذکرہ بھی کتب تذکرہ میں نہیں ملتا اس لیے یہ معلوم کرنا کہ وہ کون سے غیاث الدین کے کتب ذخیرہ میں اضافہ کرنا چاہتے تھے مشکل ہے مگر یہ

ضرور ہے کہ مغلیہ دور حکومت کے پہلے کے زمانہ کا عالم ہے۔ انوار غیاثی کا زیر بحث نسخہ ناقص الاول ہے۔ مہلکات کا کچھ حصہ ہے مگر منجیات کا پورا حصہ ترجمہ شدہ ہے کتاب کے باقی حصص کا ترجمہ موجود نہیں یہ پشاور شہر میں نقل کیا گیا ہے کاغذ موٹا خاکستری ہے کاغذ کی کہنگی سے اندازہ ہوتا ہے کہ تقریباً بارھویں صدی ہجری کی ابتدا میں لکھا گیا ہوگا۔

فارسی بہت عمدہ ہے ترجمہ کا انداز لفظ بلفظ ترجمہ کا نہیں مگر اسے ترجمے کے علاوہ کچھ اور بھی نہیں کہا جا سکتا۔

ہمارا خیال ہے کہ یہ غیر مطبوع بھی ہے اور غیر معروف بھی۔

بیاض مشتمل بر مضامین تصوف و اخلاق

مخطوطہ نمبر ۳۷۸

تصوف و اخلاق/اردو ، ہندی و فارسی ۸ ل ۴

۱- **تقطیع** : ۲۰×۳۳ س م

۲- **اوراق** : ۹۲

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** : نامعلوم

آغاز : اے برادر گر تو ہستی حق طلب
جز بفرمان خدا مکشائے لب

اختتام : سرب آتما غیر خدا نہیں گو بند پھیر پاونا کی نے سنوا ونا کیا

کیفیت : کئی ایک رسائل میں طبع شدہ متعلق باخلاق و تصوف مضامین جن میں ہندوؤں کے نظریات نمایاں ہیں اس بیاض میں جمع کر دیے گئے - اس کی خصوصیت یہ ہے کہ جن رسائل سے یہ مضامین لیے گئے ہیں ان میں سے اکثر انیسویں صدی عیسوی کے آواخر یا بیسویں صدی کے اوائل میں جاری ہوئے - اور بعض ایسے بھی ہیں جو اب بند ہو چکے ہیں چند رسائل کے نام درج ذیل ہیں :

۱- اخبار ستی کشتری : لاہور ۱۹۳۰ء
۲- سکھشاپتر ، مصنفہ وشنودیو سادھو ۱۸۸۷ء
۳- نصاب اردو ملتان : ۳۲-۷-۱
۴- بیوپار پتر جڑانوالہ : ۱۹۳۱ء
۵- جوگی مستانہ : لاہور ۱۹۳۷ء
۶- آریوویدمارتنڈ : امرتسر ۱۹۳۱ء

کتاب میں جمع شدہ بھجنوں کی زبان ہندی ہے - حکایات اردو میں اور ابتدا میں ایک نصیحت فارسی زبان میں ہے - آخر میں ایک سترنامہ ہے جس کی زبان پنجابی اور ہندی ملی جلی ہے -

ہندو تصوف اور اسلامی تصوف کا ایک سنگم ہے جو مختلف مضامین کے ایک جگہ ہونے سے پیدا ہوگیا ہے -

---

ضرور ہے کہ مغلیہ دور حکومت کے پہلے کے زمانہ کا عالم ہے۔ انوار غیاثی کا زیر بحث نسخہ ناقص الاول ہے۔ مہلکات کا کچھ حصہ ہے مگر منجیات کا پورا حصہ ترجمہ شدہ ہے کتاب کے باقی حصص کا ترجمہ موجود نہیں یہ پشاور شہر میں نقل کیا گیا ہے کاغذ موٹا خاکستری ہے کاغذ کی کہنگی سے اندازہ ہوتا ہے کہ تقریباً بارھویں صدی ہجری کی ابتدا میں لکھا گیا ہوگا۔

فارسی بہت عمدہ ہے ترجمہ کا انداز لفظ بلفظ ترجمہ کا نہیں مگر اسے ترجمے کے علاوہ کچھ اور بھی نہیں کہا جا سکتا۔

ہمارا خیال ہے کہ یہ غیر مطبوع بھی ہے اور غیر معروف بھی۔

بیاض مشتمل بر مضامین تصوف و اخلاق

مخطوطہ نمبر ۳۷۸

تصوف و اخلاق/اردو ، ہندی و فارسی ۸ ل ۲

۱- **تقطیع** : ۲۰×۳۳ س م

۲- **اوراق** : ۹۲

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** : نامعلوم

۶۔ آغاز : اے برادر گر تو ہستی حق طلب
جز بفرمان خدا مکشائے لب

۷۔ اختتام : سرب آتما غیر خدا نہیں گوبند بھیر پاونا کی تے کنواونا کیا

۸۔ کیفیت : کئی ایک رسائل میں طبع شدہ متعلق باخلاق و تصوف مضامین جن میں ہندوؤں کے نظریات نمایاں ہیں اس بیاض میں جمع کر دیے گئے ۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ جن رسائل سے یہ مضامین لیے گئے ہیں ان میں سے اکثر انیسویں صدی عیسوی کے آواخر یا بیسویں صدی کے اوائل میں جاری ہوئے ۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو اب بند ہو چکے ہیں چند رسائل کے نام درج ذیل ہیں :

۱۔ اخبار ستی کشنری : لاہور ۱۹۳۰ء
۲۔ سکھشا پتر ، مصنفہ وشنو دیو سادھو ۱۸۸۷ء
۳۔ نصاب اردو ملتان : ۳۲-۷-۱
۴۔ بیوپار پتر جڑانوالہ : ۱۹۳۱ء
۵۔ جوگی مستانہ : لاہور ۱۹۳۶ء
۶۔ آریوویدمارتنڈ : امرتسر ۱۹۳۱ء

کتاب میں جمع شدہ بھجنوں کی زبان ہندی ہے ۔ حکایات اردو میں اور ابتدا میں ایک نصیحت فارسی زبان میں ہے ۔ آخر میں ایک سترنامہ ہے جس کی زبان پنجابی اور ہندی ملی جلی ہے ۔
ہندو تصوف اور اسلامی تصوف کا ایک سنگم ہے جو مختلف مضامین کے ایک جگہ ہونے سے پیدا ہو گیا ہے ۔

پند نامہ

ف
۲۹۷۰۷
ع - پ

مخطوطہ نمبر ۶۵۰ - د

اخلاق/فارسی

۱- تقطیع : ۱۲×۲۱ سم
۲- اوراق : ۳۴
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : میرزا محمد خان ولد ملا محمد حسین ۱۲۵۸ھ
۵- مؤلف : محمد بن ابراہیم (فرید الدین) العطار ۶۲۷ھ -
۶- آغاز : حمد بے حد مر خدائے پاک را
آنکہ ایمان داد مشت خاک را
۷- اختتام : با ثنای خالق عرش این کتاب
شد تمام واللہ اعلم بالصواب
۸- کیفیت : عمدہ خط کا مکمل نسخہ پند نامہ ہے۔ عنوانات بخط سرخ لکھے ہوئے ہیں ۔ کتاب معروف و متداول ہے ۔

تضمین نظیر اکبر آبادی بر کریما سعدی

فارسی بزبان اردو

و
۲۹۷۰۷
ن - ت

مخطوطہ نمبر ۷۱۸

اخلاق : اردو فارسی

۱- تقطیع : ۲۰×۱۳ سم
۲- اوراق : ۳۱

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : نظیری اکبر آبادی

۶۔ **آغاز** : سدا دل سے اے مومن پاکباز
وضو کر بھر پنچ وقتی نماز
بوقت مناجات با صد نیاز
یہ کہہ اپنے ہاتھونکو کر کر دراز
کریما یہ بخشائے بر حال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

۷۔ **اختتام** : اگر ہوگی غفلت تجھے دلپذیر
تو ہوگا کمند الم میں اسیر
لگیں گے طبیعت میں کلفت کے تیر
جو آرام چاہے تو ہرگز نظیر
منہ دل برین دہر ناپائیدار
ز سعدی ہمین یک سخن یاد دار

۸۔ **کیفیت** : شیخ سعدی کا کریما مختصر کتاب ہونے کے باوجود اخلاق پر ایک نہایت اچھی کتاب ہے اور بہت موثر بھی ہے اس پر نظیر اکبر آبادی کی تضمین سونے پر سہاگہ والا معاملہ ہے ۔ تضمین بہت عمدہ ہے ۔

کریما پر اس طرح اردو تضمین شاید کوئی ہو مگر ہماری نظر سے نہیں گذری ۔ جناب احسان دانش صاحب کا مخطوطے پر نوٹ لکھا ہوا ہے کہ ”یہ نسخہ آگرہ سے خریدا گیا اور جس سے خرید کی وہ اس تضمین کو نظیر

اکبر آبادی کی بتاتا تھا اور خود کو اسی خاندان کا ایک فرد ظاہر کرتا تھا ۔

مخطوطہ زیر نظر نہایت عمدہ حالت میں ہے ۔ ہر قسم کی کہنگی سے مبرا ہے ۔ سن کتابت مذکور نہیں مگر کاغذ اور سیاہی کی چمک سے اندازہ ہوتا کہ زیادہ پرانا نہیں ہے کوئی ۷۰ سے ۸۰ برس قبل لکھا گیا ہوگا ۔

سراج منیر

مخطوطہ نمبر ٦٨٦

اخلاق/فارسی

ف
۲۹۷۰۷
م ۔ س

۱۔ **تقطیع** : ۲۳×۱۳ س م

۲۔ **اوراق** : ۷۲

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : قاضی محمد شریف بن شمس الدین الشیرازی

٦۔ **آغاز** : حمد و ستایش و سپاس مر کریمی را کہ حلیہ خلتش ۔

۷۔ **اختتام** : (ناقص الاخر) کما قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ دعوۃ المظلوم

۸۔ **کیفیت** : ابتدائی چند اوراق کے حواشی دریدہ ہیں مگر عبارت محفوظ ہے ۔ مخطوطہ کرم خوردگی سے بھی محفوظ نہیں مگر عبارت کو اس سے کچھ زیادہ نقصان نہیں پہنچا ۔ ابتدائی اوراق آب رسیدہ ہیں مگر آخری اوراق آب رسیدگی

سے محفوظ ہیں - عناوین بخط سرخ مندرج ہیں -
کتاب کے مقدمہ میں فہرست عنوانات دی گئی جس سے
کتاب کی افادیت کا پتہ چل جاتا ہے - کتاب بیس لمعات
اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے -
لمعہ اول در شرائط ادب - لمعہ دوئم در بیان ذہاب حیاء -
لمعہ سوئم در فوائد حلم - لمعہ چہارم در بیان مناقب
عدل - لمعہ پنجم در محامد احسان - لمعہ ششم در حلاوت
صبر - لمعہ هفتم در عذوبت عشق - لمعہ ہشتم در چاشنی
محبت ، لمعہ نہم در مکارم سخاوت - لمعہ دہم در محاسن
شجاعت - لمعہ یازدہم در مراعات محبت - لمعہ دوازدہم
در مراتب ادبار - لمعہ سیزدہم در نتائج خاموشی - لمعہ
چہاردہم در عزت قناعت - لمعہ پانزدہم دردل - لمعہ
شانزدہم در ثمرہ فتوت - لمعہ ہفدہم در حسن تدبیر -
لمعہ ہیزدھم در شامت ظلم - لمعہ نوزدھم در مذمت
خدعہ- لمعہ بیستم در ملامت حسد - ہر لمعہ کے آخر میں
ایک حکایت درج کی گئی ہے جو یا تو رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے یا بعض اولیائے کرام کی
طرف - کتاب چھپ چکی ہے مگر نایاب ہے - یہ کتاب
مصنف نے ۱۰۲۰ھ میں لکھی -
ہمارا موجودہ نسخہ صرف لمعہ ہیزدھم تک ہے - لمعہ
نوازدھم ، بیستم اور خاتمہ اس میں موجود نہیں - ریو کے
مطابق مؤلف کا نام خاتمہ میں درج ہے - ہم نے مؤلف
کا نام ریو کے مطابق لکھا ہے -
قاضی محمد شریف کربلا میں ۱۰۰۱ھ میں پیدا ہوئے -

اور اپنے باپ سے منطق۔ علم کلام ادب اور دیگر مروجہ علوم حاصل کیے۔ سلطان اصفہان نے آپ کو قاضی مقرر کیا آپ کے آبا و اجداد شیراز کے رہنے والے تھے۔
آپ کی دیگر تصانیف درج ذیل ہیں۔

۱۔ خزاں و بہار۔
۲۔ الفرج بعد الشدة
۳۔ الدرة المکنونة۔
۴۔ حواس الباطن۔

المراجع : ۱۔ محمد تقی پژوہ : نسخہ ہائے خطی دانش گاہ تہران، ۱۲۶، مطبعہ جامعہ طہران، ۱۳۸۰۔
۲۔ احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائے خطی، ۲ : ۱۳۲۸، طہران۔
۳۔ عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین، ۱۰ : ٦۷، دمشق ۱۳۷۹۔
۴۔ Rieu : Catalogue of the Persian MSS in the British Museum : 11 : 861 :

کریما سعدی

مخطوطہ نمبر ٦۵۰ ۔ ا

اخلاق و ادب/فارسی

۱۔ تقطیع : ۲۱ × ۱۲، سم
۲۔ اوراق : ۱۰

۳۔ خط : نستعلیق
۴۔ کاتب : میرزا محمد خان سنہ کتابت ۱۲۵۷ھ ۔
۵۔ مؤلف : مصلح الدین ، سعدی شیرازی ۶۹۱ھ ۔
۶۔ آغاز : کریما ببخشائی بر حال ما   کہ ہستیم اسیر کمند ہوا
۷۔ اختتام : منہ دل دریں دیر ناپائیدار
ز سعدی ہمین یکسخن یاد دار
۸۔ کیفیت : خط عمدہ ہے ابتدائی چند اوراق مرتب شدہ ہیں مگر عبارت بالکل محفوظ ہے ۔ عنوانات بخط سرخ مرقوم ہیں ۔ افغانستان جلال آباد میں میرزا محمد خان نے اسے اپنے بیٹے کے لیے لکھا ۔ کتاب متداول ہے ۔

مطلع الانوار محشی

مخطوطہ نمبر ۲۶۸ ١٠٨٥ ف ٨

اخلاق و تصوف/فارسی نظم خ - م

۱۔ تقطیع : ۲۷ × ۱۷ س م
۲۔ اوراق : ؟
۳۔ خط : نستعلیق
۴۔ کاتب : محمد ۱۱۸۱
۵۔ مؤلف : یمین الدین ابوالحسن امیرخسرو دہلوی، المتوفی ۷۲۵ھ۔
۶۔ آغاز : خطبہ قدس است بملک قدیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷- **اختتام** : بو کہ ز نزہتگہ دارالسلام
بوی علیکم رسیدم و السلام

۸- **کیفیت** : یہ کتاب نظامی کی مخزن الاسرار کے مقابلہ میں تالیف کی گئی ہے مخطوطہ زیر نظر عبارت کی غلطیوں سے مبرا نہیں ہے۔ تمام مجالس یعنی ابواب و فصول و حکایات سرخ روشنائی سے مرقوم ہیں۔ فارسی ادب و لغت کے اعتبار سے ایک نہایت بسیط حاشیہ اس مخطوطہ پر درج ہے مگر محشی کا نام درج نہیں ہے۔
کل اشعار ۳۳۱۰ ہیں یہ کتاب بقول مؤلف بششصد نود ہشت بود ۶۹۸ھ میں مکمل ہوئی۔ کئی مرتبہ طبع ہوئی ہے۔

فقه و اصول فقه

۹ : ۳۸

۱- اصول الشاشی
۲- اصول الشاشی
۳- توضیح حواشی الحسامی
۴- حسامی
۵- حسامی
۶- شرح اصول شاشی
۷- شرح اصول شاشی
۸- فصول الاحکام لاصول الاحکام
۹- فصول الحواشی
۱۰- نور الانوار
۱۱- نور الانوار محشی
۱۲- پنج گنج
۱۳- ترجمہ کنز الدقائق
۱۴- ترغیب الصلواۃ
۱۵- حاشیہ عصام الدین علی شرح وقایہ
۱۶- الدرالمختار
۱۷- دفع الالتباس فی شرح الیاس
۱۸- رسائل فقہ
۱۹- رمز الحقائق شرح کنز الدقائق المعروف بہ عینی نصف اول

۲۰- رمز الحقائق شرح کنز الدقائق المعروف به عینی نصف آخر
۲۱- زبدة الفقه
۲۲- شرح الیاس
۲۳- شرح الیاس محشی جلد اول
۲۴- شرح الیاس محشی جلد ثانی
۲۵- شرح الیاس محشی نصف اول
۲۶- شرح نام حق
۲۷- شرح الوقایه
۲۸- فائضه
۲۹- فتاوی برهنه
۳۰- فتاوی قاضیخان
۳۱- کتاب الصلواة
۳۲- مجموع خانی فی عزالمعانی
۳۳- مجموع سلطانی
۳۴- مخطوطه فقه
۳۵- منیته المصلی
۳۶- نام حق
۳۷- نامعلوم الاسم
۳۸- نصاب الاحتساب

اصول الشاشی

مخطوطہ نمبر ۵۳۳

اصول فقہ/عربی

۱۔ تقطیع : ۲۶،۲ × ۱۷،۵ س م

۲۔ اوراق : ۲۲۷

۳۔ خط : نسخ

۴۔ کاتب : نامعلوم

۵۔ مؤلف : اسحاق بن ابراہیم ابو یعقوب الخراسانی الشاشی (المتوفی ۳۳۵ھ)۔

۶۔ آغاز : اما بعد حمد اللہ علی نوالہ و الصلواۃ علی رسولہ محمد و آلہ۔

۷۔ اختتام : و معنی الافراد ان یعتبرکل مسمی بانفرادہ لیس معہ غیرہ ، تمت تمام شد کارمن نظام شد۔

۸۔ کیفیت : اصول فقہ کی ابتدائی کتب میں یہ نہایت مشہور اور متداول کتاب ہے۔ ابتدا سے اخیر تک یہ مخطوطہ نہایت اچھی حالت میں ہے۔ ابتدائی ۷۶ اوراق میں ہر صفحے پر صرف چار سطریں لکھی ہوئی ہیں جن کا درمیانی فاصلہ تقریباً ۱/۲-۴ س م ہے۔ بین السطور میں نحوی مسائل ترکیب اور کہیں کہیں عربی الفاظ کے فارسی معانی بھی درج ہیں۔ کتاب محشی ہے مگر محشی کا نام درج نہیں۔ عبارت

میں استیناف جملہ پر سرخ روشنائی سے یہ (یب) نشان بنا ہوا ہے اور استیناف مسئلہ اور استیناف کلام پر ہر جگہ پورا لفظ سرخ روشنائی سے لکھا ہوا ہے۔ مگر کہیں کہیں مستثنیات بھی ہیں۔ ابتدائی صفحات میں یہ طریقہ حاشیے میں بھی اختیار کیا گیا ہے۔ حواشی میں قیل اور قلنا سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔ قرآنی آیات پر اعراب لگائے گئے ہیں۔ بین السطور میں ایک دو جگہ پر خط نستعلیق میں بھی لکھا گیا ہے۔ حواشی اور عبارت کا تعلق ظاہر کرنے کے لیے منحنی اور مستقیم خط بنائے گئے ہیں جن کے سروں پر شمسے بنے ہوئے ہیں۔ املا کی غلطیاں ہیں اور کہیں کہیں الفاظ اور حروف چھوٹے ہوئے ہیں۔

فی الجملہ یہ مخطوطہ قابل استفادہ ہے حواشی نہایت واضح اور مفصل ہیں۔ اگرچہ چند صفحات کرم خوردہ ہیں۔ تاہم مخطوطے کی عبارت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔ ابتدائی اوراق دریدہ تھے جن کی مرمت کر دی گئی ہے۔ اوراق نمبر ۲۲، ۲۳ کی حالت خستہ ہے مگر عبارت محفوظ ہے۔

اسحاق بن ابراہیم۔ الشاشی قصبہ شاش جو ما وراء النہر و سیحون کے مضافات میں سے ہے، کے رہنے والے تھے۔ وہاں سے مصر چلے آئے اور وہیں انہیں بعض علاقوں کا قاضی مقرر کیا گیا۔ مصر ہی میں ۳۲۵ھ میں وفات فرمائی۔ ان کی صرف ایک کتاب (اصول الشاشی) کا ذکر کتب حوالہ میں ملتا ہے۔

المراجع : ۱- الزرکلی ، الاعلام ، ۱ : ۲۸۳ ، طبع ۱۹۵۹ء -
۲- عمر رضا کحالہ ، معجم المؤلفین ، ۱ ، ۲ : ۲۲۶ - دمشق ۱۹۵۷ء -
۳- یوسف الیاس سر کیس ، معجم المطبوعات العربیہ و المعربۃ ، ۱ : ۱۰۹ ، طبع مصر ۱۹۲۸ء -
۴- البغدادی : ھدیۃ العارفین ، ۱ : ۱۹۹ ، الطبع الثالث طهران ، ۱۹۵۱ء -
۵- Brockelmann : 1 : 294 : Leiden 1937.

اصول الشاشی

مخطوطہ نمبر ۱۲۷

اصول فقہ/عربی

ع
۲۹۷،۳۱
ش- ۹

۱- تقطیع : ۲۱ × ۱۸ سم
۲- اوراق : ۶۰
۳- خط : نسخ
۴- کاتب : نامعلوم
۵- مؤلف : اسحاق بن ابراہیم الشاشی م ۳۲۵ء
۶- آغاز : حمد اللہ علی نوالہ و الصلواۃ علی رسولہ محمد و آلہ -
۷- اختتام : لیس معہ غیرہ، واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب-
۸- کیفیت : اصول شاشی کا مکمل نسخہ ہے - تمام اوراق کو بٹر پیپر میں محفوظ کر دیا گیا ہے - حاشیہ ہے مگر محشی کا نام

مذکور نہیں ۔ البتہ حاشیہ بہت مفید ہے ۔ نسخہ ہذا قابل استفادہ ہے ۔

توضیح حواشی الحسامی

مخطوطہ نمبر ۳۹۹

ع
۲۹۷ء۳۱
ـ ت

اصول فقہ/عربی

۱- تقطیع : ۲۴ × ۱۴ سم ۔
۲- اوراق : ۷۶
۳- خط : نستعلیق ۔
۴- کاتب : بہاء الدین ساکن قصبہ موہان میڑھ تاریخ کتابت ، ۱۰۷۲ھ
۵- مؤلف : نامعلوم
۶- آغاز : قولہ ، اما فی الحاشیہ اما حرف فیھا معنی الشرط ۔
۷- اختتام : ذلک المعرفۃ فی ھذہ المذکورات کلھا والی ھذا ۔
۸- کیفیت : فصول و عنوانات بخط سرخ مرقوم ہیں ۔ صفحہ ترچھی سطور میں لکھا گیا ہے ۔ خط گوارہ ہے ۔
اصول فقہ کی کتاب حسامی پر جو حواشی لکھے گئے ان کی وضاحت اس مخطوطہ میں کی گئی ہے ۔ واضح کا نام درج نہیں ہے اور نہ ہی یہ بتایا گیا ہے کہ کس کے حاشیہ کی توضیح کی گئی ہے ۔ البتہ اصول فقہ پر یہ ایک نہایت عمدہ کتاب ہے جس میں کتاب سنت اجماع امت اور قیاس پر عمدہ بحث کی گئی ہے ۔

حسامی کے حواشی کی اس توضیح کا ذکر متداول کتب
حوالہ میں نہیں آیا ۔

حسامی

مخطوطہ نمبر ۳۸۸

اصول فقہ/فارسی

۱۔ تقطیع : ۲۶ × ۱۸ س م

۲۔ اوراق : ۸۴

۳۔ خط : نسخ

۴۔ کاتب : ملا عبدالرحمن اخوند زادہ ولد اخوند فیض اللہ پریانہ ۔

۵۔ مؤلف : حسین بن حجاج السغناقی البخاری الحنفی المتوفی قبل ۷۹۴ھ الشہیر بحسام ۔

۶۔ آغاز : اما بعد حمد اللہ علی نوالہ و الصلواۃ علی رسولہ محمد و آلہ ۔

۷۔ اختتام : و معنی الافراد ان یعتبر کل مسمی با نفرادہ کان لیس معہ غیرہ' ۔

۸۔ کیفیت : مخطوطہ مؤرخ نہیں ہے مگر کاغذ کی ساخت اور طرز املاء سے اندازہ ہوتا ہے کہ بارہویں صدی ہجری کے ربع اوسط کا مرقومہ ہے۔ عنوانات اور فصول بخط سرخ مرقوم ہیں۔ حواشی بہت زیادہ ہیں مگر محشی کا نام کہیں درج نہیں ۔ آخری اوراق کی عبارت حواشی سے رہ گئی ہے ۔ قیاس ہے کہ کسی دوسرے محشی نسخہ سے یہ نسخہ نقل کیا گیا ہے

پہلے عبارت لکھ کر بعد میں حاشیہ لکھا گیا ۔ علم اصول فقہ میں حسامی ایک اہم کتاب ہے ۔ اخسیکتی کی اصول فقہ کی شرح ہے جسے علامہ حسین بن الحجاج نے نہایت شرح و بسط سے لکھا ۔

علامہ حسین بن الحجاج البخاری المنعوت بالحسام اصولی اور فقیہ تھے ۔ آپ نے تحصیل علم کے لیے بغداد کا سفر بھی کیا ۔ آپ کا انتقال مرو میں ہوا آپ نے ہدایہ کی ایک مبسوط شرح بھی لکھی ۔

عمر رضا کحالہ ، معجم المؤلفین ، ۳ : ۳۱۸ ، دمشق ، ۱۳۷٦ھ ۔

حسامی

ع
۲۹۷۰۳۱
ح - ۹

مخطوطہ نمبر ۴۲۱

اصول فقہ/عربی

۱- **تقطیع** : ۱۹ × ۱۵ س م
۲- **اوراق** : ۱۴۴
۳- **خط** : نسخ
۴- **کاتب** : سعید میر
۵- **مؤلف** : حسین بن حجاج السغناقی البخاری الحنفی المتوفی قبل ۷۴۳ھ الشہیر بحسام ۔
٦- **آغاز** : فان اصول الشرع ثلاثة الکتاب و السنة و الاجماع ۔

۹۔ اختتام : بانفرادہ کان لیس معہ غیرہ تمت ہذہ النسخۃ المیمونۃ المبارکۃ المسماۃ بحسامی ۔

۱۰۔ کیفیت : اوراق کی ظاہری حالت سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتاب تقریباً دو صدی قبل لکھی گئی ہے ۔ نواں اور دسواں ورق الحاق ہے ۔ کتاب کا ابتدائی ورق غائب ہے ۔ فصول عنوانات بخط سرخ لکھے ہوئے ہیں ۔ حواشی عمدہ ہیں ۔

شرح اصول الشاشی

مخطوطہ نمبر ۱۳۱

۳۱ع۲۹۷
ـ ش

اصول فقہ/عربی

۱۔ تقطیع : ۲۶ × ۱۹ س م

۲۔ اوراق : ۷۷

۳۔ خط : نسخ

۴۔ کاتب : زید اللہ ولد میر سید اللہ۔ ولد صدیق باجوری۔ ۱۲۰۲ھ۔

۵۔ مؤلف : نامعلوم

۶۔ آغاز : ناقص الاول ، (ثم استعمل ۔ ۔ ۔ فی استخراج الحکم عن الدلیل تجوز ۔

۷۔ اختتام : لیس معہ غیرہ ۔ ۔ ۔ اذا دخلت علی الفکرۃ و اما اذا دخلت علی المعرفۃ فیوجب الاحاطۃ علی الاجتماع نحو اکلت کل الرمان ای بجمیع اجزائہ ۔

۸۔ کیفیت : ابتدائی چند اوراق غائب ہیں ۔ بایں وجہ مؤلف کا کچھ

پتہ نہ چل سکا ۔ متن شاشی مخطط بخط سرخ و سیاہ ہے ۔
تمام اوراق کو بٹر پیپر میں لپیٹ کر محفوظ کر دیا
گیا ہے ۔ فصول سرخ روشنائی سے لکھی ہوئی ہیں ۔ شرح
عمدہ ہے اور اصول فقہ کا فہم پیدا کرنے کے لیے قابل
مطالعہ ہے ۔ کاتب نے اسے اپنے لیے حضرت مولانا
عبدالغفور اخوند زادہ کے مدرسہ میں لکھا تھا ۔

شرح اصول الشاشی

مخطوطہ نمبر ۱۶۰

ع
۳۱ء۲۹۷

ص ۔ ش

اصول فقہ/عربی

۱۔ **تقطیع** : ۲۲ × ۱۵ سم

۲۔ **اوراق** : ۷۶

۳۔ **خط** : نسخ

۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : صفی ابن نصیر

۶۔ **آغاز** : الحمدلله الذی ۔ ۔ ۔ الفقه بکرمه القدیم و فقنا بمحاولة الحق الصریح بفضله و الصلواة ۔ ۔ ۔ الذی ارشدنا الی الدین القدیم ۔

۷۔ **اختتام** : ظهر المراد للسامع العالم ۔ ۔ ۔ (ناقص الاخر) ۔

۸۔ **کیفیت** : مخطوطہ زیر نظر کے تمام اوراق کا حاشیہ مرمت شدہ ہے ۔ ابتدائی ورق دریدہ ہے اور بایں وجہ مؤلف کا مکمل نام معلوم نہ ہو سکا ۔ آخری اوراق بھی خستہ حالت میں ہیں اور بعض کے حواشی کاٹ دیے گئے ہیں مگر مرمت نہیں

کیے گئے ۔ ابتدائی ورق کی دریدگی فہم مطلب میں
مانع ہے اور اسی طرح بعض آخری اوراق کی بھی ۔ متن
شاشی پر کہیں کہیں لکیر لگی ہوئی ہے اور کہیں شرح
اور متن مسلسل چلتے رہتے ہیں اور جلد بندی بھی ناقص
ہے مثلاً بعض صفحات تو بالکل الٹے لگا دیے گئے ۔ خط
کچھ زیادہ اچھا نہیں مگر قابل مطالعہ ہے ۔ خط مختلف
ہیں اور ابتدا میں ایک مقدمہ ہے جس میں اصول فقہ پر
بحث ہے اور سوال فان قیل کہہ کر کیا گیا ہے اور جواب
''اقول'' کے لفظ سے شروع کیا گیا ہے اور ان کو سرخ
روشنائی سے لکھا گیا ہے ۔ بعض دیگر الفاظ مباحثہ یا
مناظرہ مثلاً اجیب ، ففیہ نظر ، و الاعتراض، اجابوا وغیرہ
بھی سرخ روشنائی سے لکھے ہیں ۔

فصول الاحکام لاصول الاحکام
المعروف بہ فصول عمادی

ف
۲۹۷ء۳ — مخطوطہ نمبر ۶۱۹
ف ۔ ف — فقہ و اصول فقہ/عربی

۱۔ تقطیع : ۲۹ × ۲۳ س م
۲۔ اوراق : ۲۸۵
۳۔ خط : نستعلیق
۴۔ کاتب : نامعلوم

۵- مؤلف : ابوالفتح عبدالرحیم بن عماد الدین ابوبکر بن ابوبکر علی بن عبدالجلیل المرغینا نی الفرغانی السمرقندی -

۶- آغاز : و باسمه یبدا کل کتاب و یختم و ینشرکل خطاب وینظم -

۷- اختتام : ناقص الاخر - ان القاضی لا یلتفت الی مقالته للتناقص - - -

۸- کیفیت : کتاب کا اول و آخر آب رسیدہ ہے - الفاظ مدھم پڑ چکے ہیں مگر اندرونی اوراق بالکل واضح ہیں - ابتدا میں چالیس فصول کی مفصل فہرست دی گئی ہے - فصول بخط سرخ لکھے ہوئے ہیں - کتابت اور کاغذ کی ساخت سے اندازہ ہوتا ہے کہ تقریباً ساڑھے تین سو سال قبل کی مرقومہ کتاب ہے - کتاب کا موضوع صرف معاملات ہی ہیں - جن کو چالیس فصول میں تقسیم کر دیا گیا ہے - کتاب میں فتاوی قاضیخان، ہدایہ ، امام ابو یوسف اور امام محمد کے کافی حوالہ جات ہیں -

کتاب کے قلمی نسخے بقول بروکلمان انڈیا آفس لائبریری، پٹنہ اور موصل مں موجود ہیں - ۱۸۲۷ء میں کلکتہ سے چھپی تھی -

مصنف کے بارے میں اختلاف ہے -

کشف الظنون نے اس کا مصنف جمال الدین بن عماد الدین الحنفی بتایا ہے - مگر دیگر کتب حوالہ میں اس کا مصنف عبدالرحیم ابوالفتح بن ابوبکر عماد الدین بن ابوبکر علی بن عبدالجلیل المرغینانی لکھا ہے - اس لیے ہم نے مؤلف کے سامنے عبدالرحیم ہی کا نام لکھا ہے -

ابوالفتح عبدالرحیم کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ یہ برهان الدین المرغینانی صاحب ہدایہ کے دوستوں

میں سے تھے - صاحب ہدایہ نے ۵۹۳ھ میں وفات فرمائی اور ابوالفتح ۶۵۱ھ تک زندہ تھے - بہت ممکن ہے کہ ابو الفتح نے برہان الدین سے شرف تلمذ بھی حاصل کیا ہو۔

کتب المراجع: ۱- حاجی خلیفہ ، کشف الظنون ، ۲ : ۱۲۲۰ ، طہران ۱۳۷۸ -

۲- بغدادی : ہدیة العارفین، ۱ : ۷۶۰ ، تہران، ۱۳۸۷ -

۳- سرکیس : معجم المطبوعات العربیہ و المعربہ ، ۲ : ۱۷۳۰ ، مصر ، ۱۳۴۷ -

۴- عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین ، ۵ : ۲۰۳ -

۵- Brockelmann g 1 : 382 (475) S.I. 656

فصول الحواشی لاصول الشاشی

مخطوطہ نمبر ۶۰۸

ع
۲۹۷۱۳۱
ف

اصول فقہ/عربی

۱- **تقطیع** : ۲۹ × ۱۷ س م

۲- **اوراق** : ۱۷۸

۳- **خط** : نسخ

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** : نامعلوم

۶- **آغاز** : الحمدلله علی سوابغ نعمائه المتواترة فی کل زمان ـ

۷- **اختتام** : ولاخمس فی الماء والله اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب ـ

۸- **کیفیت :** دوران بحث قلت اور قلنا کے الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں اور اسی طرح قال رسول اللہ قال اللہ تعالی قولہ تعالی وغیرہ بھی بخط سرخ مرقوم ہیں ۔ بعض الفاظ جو اہم ہیں ان پر سرخ نشان بنے ہوئے ہیں ۔ شاشی کی عبارت مخطط ہے ۔ فصول بھی سرخ روشنائی سے مرقوم ہیں کاغذ کی ساخت اور کہنگی سے اندازہ ہوتا ہے کہ تقریبا دو سو سال پہلے کا لکھا ہوا ہے ۔ خط عمدہ ہے اور مخطوطہ مکمل ہے ۔

اصول الشاشی کی نہایت منضبط شرح ہے شاشی خود بھی اگرچہ مختصر ہے مگر اصول فقہ کی اہم کتابوں میں شامل ہے ۔ فصول الحواشی نے کتاب کو ایک نہایت مفسر اور اصول فقہ کی مزید اہم کتاب بنا دیا ہے ۔ اس پر مستزاد یہ کہ اس مخطوطہ پر بہت عمدہ حواشی ہیں مگر افسوس کہ محشی کا نام درج نہیں ۔

یہ کتاب بروکلمان کی تحقیق کے مطابق پہلی مرتبہ ۱۳۰۲ھ میں چھپی مگر A. G. Ellis کی تحقیق کے مطابق ۱۲۹۳ھ میں چھپی ۔

A. G. Ellis نے اس کتاب کا مؤلف اللہ داد نامی شخص کو ٹھہرایا ہے جب کہ بروکلمان نے مؤلف کا نام عبدالرحمن بن احمد بتایا ہے جو علامہ شاشی کے ہمعصر ہیں اور ان سے تقریباً بیس تیس سال بعد فوت ہوئے ۔

A. G. Ellis نے اللہ داد کے حالات زندگی کے بارے میں کچھ نہیں لکھا ۔ دیگر کتب تذکرہ میں جو اللہ داد نامی اشخاص مذکور ہوئے ہیں ان کی تصانیف میں

فصول الحواشی کا ذکر نہیں ملتا ۔

فصول الحواشی کا جو نسخہ برٹش میوزیم میں ہے اس کے ساتھ ایک اور رسالہ مجلد ہے جس کا نام رسالہ مطالعہ ہے اور جس کا مصنف عبدالرزاق ہے ۔

ایک نسخہ پنجاب پبلک لائبریری میں بھی موجود ہے ۔

مخطوطہ کے اندر کوئی ایسی شہادت نہیں ملتی جس سے مصنف کا پتہ چل سکے ۔

گمان غالب یہی ہے کہ مصنف اللہ داد ہی ہے ۔

المراجع : ۱۔ منظور احسن عباسی، تفصیلی فہرست مخطوطات عربیہ، ۱۱۲ ، لاہور ، ۱۹۶۷ ۔

۲۔ البغدادی : ہدیۃ العارفین ، ۱ : ۶۱۴ ، تہران ، ۱۳۸۷ ۔

۳۔ Brockelmann : S : 1 : 229 : 294 : Leiden 1937

۴۔ A. G. Ellis : Catalogue of Arabic Books in British Museum : 1 : 268 : London : 1967

نور الانوار

مخطوطہ نمبر ۳۷۰

اصول فقہ/عربی

۱۔ **تقطیع** : ۲۱ × ۱۴ سم

۲۔ **اوراق** : ۱۲۷

۳- **خط** : نسخ

۴- **کاتب** : محمد واعظ ابن شاہ نور صاحبزادہ

۵- **مؤلف** : احمد بن ابی سعید بن عبیداللہ صدیقی المعروف بہ ملا جیون۔
۱۰۴۷ھ - ۱۱۳۰ھ -

۶- **آغاز** : الحمدللہ الذی جعل اصول الفقہ مبنی للشرائع و الاحکام -

۷- **اختتام** : لانہ' یکون باز لا لتفسیر لا عزاز دین اللہ تعالی و لاقامة الشرع تمت النسخة المبارکة -

۸- **کیفیت** : ابتدائی اور چند آخری اوراق دریدہ اور کرم خوردہ ہیں مگر تحصیل مدعا میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ متن المنار پر سرخ لکیر ہے - قرآنی آیات یا سرخ لکھی ہوئی ہیں یا پھر ایک سرخ لکیر لگا دی گئی ہے - اسی طرح جملہ آئمہ کے نام بھی اکثر جگہوں پر سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں -
آخر میں ایک جگہ بالکل کونے میں ۱۰۴۵ھ تحریر ہے جو عبارت سے بالکل الگ ہے -
کتاب کے باہر اس کا سن کتابت لکھ دیا گیا ہے حالانکہ اس وقت خود صاحب کتاب کا ہی وجود نہیں تھا -
گمان غالب ہے کہ یہ نسخہ بارہویں صدی کے ربع اول کا مرقومہ ہے - خط اگرچہ اتنا عمدہ نہیں مگر فی لجملہ نسخہ قابل اعتناء ہے -
ملا جیون کے مفصل حالات کے لیے دیکھیے فہرست مخطوطات جلد دوم صفحہ نمبر ۸۸ -

---

نور الانوار محشی

مخطوطہ نمبر ۵۰۲

ع
۲۹۷-۳۱
م - ن

اصول فقہ/عربی

- تقطیع : ۳۰ × ۱۸ سم
- اوراق : ۱۳۶
- خط : نسخ
- کاتب : محمد نور اخوند زادہ ولد محمد صدیق متوطن چھچھ پرگنہ اٹک موضع کامرہ۔
- مؤلف : شیخ احمد بن ابی سعید بن عبیداللہ المعروف بملا جیون ۱۰۴۷ھ - ۱۱۳۰ھ۔
- آغاز : الحمدللہ الذی جعل اصول الفقہ مبنی للشرائع و الاحکام و اساسالعلم الحلال و الحرام۔
- اختتام : ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔
- کیفیت : ایک عمدہ نسخہ ہے - خط اچھا ہے اگرچہ کتابت کی کچھ غلطیاں ہیں - ہر قسم کی کہنگی سے پاک ہے - اندازہ ہے کہ بارہویں صدی ہجری کے ربع ثانی میں لکھا گیا ہوگا۔ متن المنار مخطط بخط شنگرفی ہے - حواشی میں کسی محشی کا نام درج نہیں ہے حواشی بھی باقاعدہ پوری کتاب پر نہیں ہیں بلکہ خاص خاص مقامات پر ہیں البتہ ہیں بہت جامع اور ان میں بیضاوی ، اصول بزدوی ، التلویح ، جواہر التفسیر، چلپی ، تفسیر حسینی ، ہدایہ ، شرح تہذیب ، رشیدیہ کے

حوالہ جات مرقوم ہیں۔ علاوہ ازیں ایک شخص عبدالسلام کا نام کہیں کہیں مرقوم ہے مگر اس کی تصریح کہیں بھی موجود نہیں کہ یہ عبدالسلام کون بزرگ ہیں ۔

پنج گنج

ف
۲۹۷ء۳۱
پ ۔

مخطوطہ نمبر ۶۵۰

فقہ/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۲۰ × ۱۲ سم
۲۔ **اوراق** : ۱۶
۳۔ **خط** : نستعلیق
۴۔ **کاتب** : میرزا محمد خان ۔ سنہ کتابت ۱۲۵۸ھ ۔
۵۔ **مؤلف** : نامعلوم
۶۔ **آغاز** : الحمدلله رب العالمین و العاقبة للمتقین ۔
۷۔ **اختتام** : شافعة و مشفعة برحمتک یا ارحم الرحمین ۔
۸۔ **کیفیت** : نہایت سادہ اور آسان فارسی میں ارکان اسلام کے متعلقہ مسائل کا بیان ہے۔ نماز جنازہ اور آخر میں نماز کی اہمیت عربی زبان میں ایک الگ رسالہ کی صورت میں منسلک ہے۔ میرزا محمد خان کا ایک نوٹ حاشیہ میں مرقوم ہے کہ انہوں نے یہ رسالہ اپنے بیٹے عبیداللہ خان کے لیے جلال آباد میں لکھا ۔ ممکن ہے میرزا محمد خان نے خود ہی اس کتاب کو تالیف کیا ہو ۔ مسائل بیان کرنے کا انداز

سوالاً جواباً ہے اور بالکل وہی انداز ہے جو پنجابی کتاب پکی روٹی کا ہے۔
خط عمدہ ہے مسائل بخط سرخ لکھے ہیں اور بعض اہم الفاظ پر بھی سرخ لکیر کھینچی ہوئی ہے۔

ترجمہ کنزالدقائق

ف
۲۹۷ء۱۳
ن - ت

مخطوطہ نمبر ۶۸۵

فقہ/فارسی

۱- تقطیع : ۲۷٫۵ × ۱۷٫۵ سم
۲- اوراق : ۵۰
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : نامعلوم
۵- مولف : نصیر الدین محمد بن حماد الازدی الکرمانی۔
۶- آغاز : الحمدللہ الذی اوضع مناھج الشریعۃ و الاسلام و اورد مناھل التکلیف جملۃ الانام۔
۷- اختتام : ناقص الاخر۔ قبض کرد و بدست او ہلاک شد و آن بندہ را۔
۸- کیفیت : مخطوطہ زیر نظر فقہ حنفیہ کی نہایت مشہور و متداول کتاب کنز الدقائق مؤلفہ الشیخ الامام ابی البرکات عبداللہ بن احمد المعروف بحافظ الدین النسفی المتوفی ۷۱۰ھ کا فارسی ترجمہ ہے۔ اوراق نہایت دریدہ وکرم خوردہ ہیں۔ اکثر حواشی کرم خوردگی کی وجہ سے پڑھے نہیں جا سکتے

کتب و ابواب کے نام سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں - کتاب المناسک کے باب الاحرام تک کتاب مسلسل ہے اس باب میں تکبیر و تہلیل اور استیلام کے بعد وصیت کے مسائل شروع ہوگئے ہیں جو کتاب الوصایا سے متعلق ہیں اور پھر کتاب الوصایا کے چند اوراق پر مخطوطہ اختتام پذیر ہوا ہے - نہایت سادہ فارسی میں کنز الدقائق کا اچھا ترجمہ ہے - خطنہایت صاف اور عمدہ ہے - حواشی باریک قلم سے لکھے ہوئے ہیں -
مختلف فہارس کتب میں مترجم کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں موجود مخطوطے میں نام بالکل واضح طور پر نصیر الدین محمد بن حماد الازدی المعروف بالکرمانی ہے - یہ کتاب مطبع نول کشور سے ۱۸۸٦ء تک تین بار چھپ چکی تھی اور مطبوعہ نسخے میں مترجم کا نام نصیر الدین بن محمد بن جمال الازدی المعروف بالکرمانی لکھا ہے -

---

ترغیب الصلواۃ

مخطوطہ نمبر ۲۵۳

فقہ/فارسی

۲۹۷ع۵۳
ف - ت

۱- تقطیع : ۲۲×۱٦ س م
۲- اوراق : ۳۱۳
۳- خط : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** : محمد ابن احمد زاہد الملقب بالزین

۶- **آغاز** : الحمدللہ الذی جعل الصلواۃ وسیلۃ النجاہ و سببالرفع الدرجات -

۷- **اختتام** : ویرا اصلاح اینہا قیام نمائند تمت بالخیر و الظفر بعون اللہ تعالی -

۸- **کیفیت** : کتاب زیر نظر کرم خوردہ ہے مگر قابل استفادہ ہے - ابواب و عناوین شنگرفی حروف سے مرقوم ہیں - خط گوارا ہے -

کتاب میں صرف مسائل نماز بیان ہوئے ہیں جن کو تقریباً ۱۶۰ کتابوں سے جمع کیا گیا ہے - مؤلف خود فرماتے ہیں -

''کتاب در بیان علم صلواۃ بفارسی از صد و شصت کتاب معتبر و مشہور تالیف کردم''-

مقدمہ کے آخر میں تقریباً ان ۸۰ کتب کا نام درج کر دیا گیا ہے -

کتاب تین حصوں میں منقسم ہے - فرماتے ہیں :

بر سہ قسم بنا نہادم از بیان کتاب و سنت و اجاع امت قسم دوم در بیان فرائض و واجبات و سنن و مستحبات و آداب و مکروہات و منہیات آن قسم سوم در بیان انواع طہارۃ احداث و انجاس وغیرہ -

ان تین حصوں کو ۶۰ فصول میں بیان کیا گیا ہے اور ان کی فہرست جو ابتدائے کتاب میں درج ہے کچھ اس

طرح ہے -
تحریص صلواۃ بر اتباع سید المرسلین : فرایض صلواۃ ، معرفت قبلہ فضیلت تکبیر اولی ، اوقات صلواۃ ، اوقات مکروہات : فضیلت جماعت ، کیفیت جماعت ، امامت :
جواز و موانع اقتداء ، واجبات نماز ، کیفیت تعدیل ارکان نماز ، کیفیت نماز وتر ، احکام رکعات وتر ، دعائے قنوت سنن نماز ، آنچہ مستحب است در نماز ، آنچہ آداب نماز ، آنچہ مباح است قتل او در نماز ، آنچہ مقصد است در نماز ، بیان خلل نماز ، آنکہ مکروہ است در نماز ، بیان حدثی کہ حادث شود در نماز ، بیان ادراک فریضہ قضاء فوائت ، فضیلت نماز جمعہ ، شرائط اذان نماز جمعہ -
بیان عیدین و احکام آن سجدہ سہو ، سجدہ تلاوت ، صلواۃ مریض ، احکام سفر آداب رفتن سفر ، نماز تراویح ، صلواۃ حوف ، نماز جنائز ، کیفیت نماز جنائز ، احکام شہید ، صلواۃ کعبہ ، نماز چاشت و ثواب آن ، فضیلت تسبیح و تہلیل و ادعیہ ماثورہ انواع وضو ، منہیات وضو ، استنجا ، استنقا ، استبراح ، انواع میاہ ، مسائل چاہ ، تمیم ، مسح خفین ، حیض و نفاس -
یہ کتاب مسائل نماز پر محیط ہے - جس کتاب سے کوئی مسئلہ لیا گیا ہے اس کا نام ساتھ لکھا گیا ہے - دیباچہ میں مؤلف نے اس بات کی تصریح کر دی ہے فرماتے ہیں -
و اسم ہر یک دو منقول وی آوردہ تا ہر کہ آنجا دشوار آید منقول عنہ را بہ بیند تا وثوق باید -
متداول کتب اور فہارس مخطوطات میں اس کا ذکر

نہیں ملتا ۔ گمان غالب ہے کہ غیر مطبوع ہے ۔

حاشیہ عصام الدین علی شرح وقایہ حصہ اول

مخطوطہ نمبر ۴۱۰

فقہ/عربی

۱۔ **التقطیع** : ۲۲ × ۱۷ سم

۲۔ **اوراق** : ۱۷۶

۳۔ **خط** : نسخ و نستعلیق

۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : ابراہیم بن محمد عربشاہ الاسفرائینی مولی عصام الدین ۹۴۳ھ ۔

۶۔ **آغاز** : نحمدک یا من موجز من هدایتک وقایة من اشد العذاب ۔

۷۔ **اختتام** : لا یفید کون الاختلاف فیه متفرعا علی الاختلاف السابق و هو المهم فی هذا المقام تمت هذه ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ المسمی بعصام الدین ۔ ۔ ۔

۸۔ **کیفیت** : شرح وقایہ فقہ حنفی کی مہمات کتب میں سے ہے اس پر کئی شرحیں اور حواشی لکھے گئے ہیں یہ حاشیہ حضرت عصام الدین الاسفرائینی نے ۹۴۳ھ میں تحریر فرمایا ۔ دیباچہ کتاب میں فرماتے ہیں ۔

انی قربت با تمام الجزء الاول من هذا التالیف فی الثلث الاول من لیلة اثنین من النصف الاخیر من الربیع الاخیر فی سنة

اربع و ثلثین و تسعمأۃ ۔ اس کے بعد اپنا خواب بیان فرماتے ہیں جس میں اس کتاب کی مقبولیت کا ذکر کیا ہے ۔
کتاب نہایت مفصل ہے ۔ حاشیہ اور متن میں کوئی امتیاز نہیں کیا گیا بلکہ متن اور حاشیہ کو اس طرح مربوط کر دیا گیا ہے کہ قاری کو اس کتاب پر حاشیہ کا گمان نہیں ہوتا ۔ علاوہ ازیں زیر نظر مخطوطہ پر بعض جگہ حواشی لکھے گئے ہیں بعض محشی حضرات کے نام بھی درج ہیں جن میں سے محمد خازن صاحب ، مولانا تبریز صاحب اور شیخ الاسلام وغیرہ بھی شامل ہیں ۔ بعض حواشی میں کتب فقہ کا حوالہ بھی درج ہے ۔
کتب حوالہ میں عصام الدین کی دیگر کتب کے ساتھ اس حاشیہ کا ذکر صرف فقیر محمد جہلمی صاحب نے شرح شرح وقایہ کے نام سے کیا ہے ۔ باقی کتب حوالہ میں حاشیہ علی مقدمات اربعہ لصدر الشریعہؒ کے نام سے صدر الشریعہؒ کی کتب پر عصام الدین کی تعلیق کا ذکر ملتا ہے ۔
کتاب کے اخر میں کاتب نے اسے حاشیہ المسمی بعصام الدین لکھا ہے ۔
تمت ھذہ التحشیة المیمونة المسمی (؟ المسماۃ) بعصام الدین۔
اور کتاب کے اندر اس کا تعارف ”علقتہا علی شرح الوقایہ اعانة للطلبة“ کہہ کر کرایا گیا ہے ۔
ابراہیم بن محمد بن عربشاہ کے والد تیموری سلطنت کے دوران خراساں کے قاضی تھے ۔ آپ کا نسب ابواسحق اسفرائینی کے سلسلہ نسب سے جا ملتا ہے ۔ یہ گھرانا اہل

علم شمار ہوتا ہے۔ آپ نے تحصیل علم اپنے خاندان کے علما سے کی اور فقہہ لغت کلام منطق اور دیگر مروجہ علوم میں مہارت تامہ حاصل کی۔ آپ بخارا میں سکونت پذیر تھے۔ آخری عمر میں حضرت خواجہ عبیداللہ النقشبندی السمرقندی کی زیارت کے لیے سمرقند تشریف لے گئے اور وہیں بائیس دن بیمار رہ کر داعی اجل کو لبیک کہا۔

آپ کے سنہ وفات میں بہت اختلاف ہے۔ حاجی خلیفہ نے آپ کی مختلف کتب کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے تین سنہ وفات تحریر کیے ہیں۔ ۹۴۴ھ، ۹۵۳ھ اور ۹۳۵ھ۔ بروکلمان نے ۹۴۴ھ تحریر کیا ہے۔ عمر رضا کحالہ نے ۹۶۱ھ اور علامہ ذھبی نے بھی ۹۵۱ھ تحریر کیا ہے۔ ہم نے بروکلمان اور فقیر محمد جہلمی پر اعتماد کرکے ۹۴۴ھ لکھا ہے۔

آپ کی تصانیف کے بارے میں علامہ ابن العماد فرماتے ہیں:

كان بحراً في العلوم له التصانيف الحسنة النافعة في كل فن۔

آپ نے ہر فن میں تصنیف فرمائیں۔ آپ کی درج ذیل کتب کا تذکرہ کتب حوالہ میں ملتا ہے۔

۱۔ حاشية على شرح آداب السمرقندی۔

۲۔ حاشية على تفسير بيضاوی۔

۳۔ شرح الرسالة الترشيحية في اقسام الاستعارات۔

۴۔ شرح الشمائل للترمذی۔

۵۔ شرح طوالع الانوار للبيضاوی۔

٦- حاشیہ علی آداب الفاضل شمس الدین ۔

۷- شرح الشمایل فی حقوق افضل الوری و اقوی الدلائل ۔

۸- اطول شرح تلخیص المفتاح فی المعانی و البیان ۔

۹- شرح رسالہ عضدیہ ۔

۱۰- حاشیہ علی عقائد النسفی ۔

۱۱- الفرید فی النحو ۔

۱۲- حاشیہ علی الکافیہ فی النحو ۔

۱۳- شرح محصل افکار المتقدمین والمتاخرین من الحکماء و المتکلمین ۔

۱۴- میزان الادب فی الصرف و النحو و البیان ۔

۱۵- حاشیة علی وقایہ الروایة ۔

۱٦- حاشیة علی تحریر القواعد المنطقیة للرازی ۔

۱۷- حاشیة علی القطب علی الشمسیہ (تصورات و تصدیقات)۔

۱۸- شرح شرح جامی علی الکافیہ ۔

۱۹- عصام علی الرسالة الوضعیہ ۔

المراجع :

۱- فقیر محمد جہلمی : حدایق حنفیہ، ۳۷۳، نول کشور۔

۲- سرکیس : معجم المطبوعات العربیہ و المعربہ، ۲ : ۱۳۳۰ ۔

۳- عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین، ۱ : ۱۰۱ دمشق، ۱۳۷٦ ۔

۴- ابن العماد : شذرات الذهب، ۸ : ۲۹۱، مصر، ۱۳۵۱ ۔

۵- حاجی خلیفہ کشف الظنون : ۳۹ : ۴۱، ۱۹۰ :

۸۶۳ ، ۱۹۱۶ : ۱۳۸۲ ، ۱۶۱۴ : ۲۰۲۲ -
Brockelmann : g : 11 410 ، 411

الدر المختار

مخطوطہ نمبر ۳۰۹ ع ۲۹۷۰۳

فقہ/ عربی ح - و

۔ تقطیع : ۲۲ × ۱۷ سم

۱۔ اوراق : ۳۶۸

۲۔ خط : نسخ

۳۔ کاتب : قاضی سید رحم اللہ بن قاضی سید محمد صالح من اولاد سید حسن الحارثی القادر الجیلانی ساکن سمذرہ ۔ سنہ کتابت ۱۲۳۹ھ -

۵۔ مؤلف : شیخ محمد علاؤ الدین بن شیخ علی الحصکفی الحنفی العباسی - م ۱۰۸۸ھ -

۶۔ آغاز : کتاب البیوع لما فرغ من حقوق اللہ تعالی العبادات و العقوبات -

۷۔ اختتام : تحشرنا جمعا مع المصطفی احمد و اخواننا المسدی لنا الخیر دائما و والدنا داع لنا طالب الرشد و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم -

۸۔ کیفیت : مخطوطہ زیر نظر کبودی اوراق پر معمولی نسخ میں لکھا ہوا ہے ۔ کتاب البیوع سے شروع ہو کر کتاب الفرائض پر ختم ہوا ہے۔ متن تنویر الابصار مخطط ہے اور کوئی خاص

بات اس نسخہ میں نہیں ہے ۔
کتاب اور مؤلف کتاب کے حالات کے لیے دیکھیے فہرست مخطوطات دیال سنگھ لائبریری جلد دوم صفحہ نمبر ۰۰ ۔

دفع الالتباس فی شرح الیاس

مخطوطہ نمبر ۳۹۳

فقہ/عربی

۱۔ **تقطیع** : ۲۲×۱٦ سم
۲۔ **اوراق** : ۷۲
۳۔ **خط** : نسخ
۴۔ **کاتب** : نامعلوم
۵۔ **مؤلف** : محمد غلام بن عبداللہ
٦۔ **آغاز** : حمدا لمن بہ الاعتصام و الانتظام و الصلواۃ علی من بہ الانفسام والا ختتام ۔
۷۔ **اختتام** : و ھناک عدل عن الاصل الی القیمۃ للتفاوت الفاحش بین الارض و بناء ۔ ۔ ۔
۸۔ **کیفیت** : شرح الیاس اور شرح وقایہ کے متعلقہ مقامات کی شرح ہے ۔ ترتیب فقہی ابواب کے اعتبار سے ہے یعنی پہلے کتاب الطہارۃ کے متعلق مقامات اور آخر میں کتاب البیوع کے متعلق مقامات درج ہیں ۔ ان دونوں کتابوں پر لکھے گئے حواشی کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور پھر ان پر محمد غلام نے اپنی رائے بھی درج کی ہے ۔ متون کی عبارت محطط ہے

عبارت عام فہم ہے اور کتاب قابل استفادہ ہے ۔ خط بہت عمدہ نہیں مگر قابل قرأت ضرور ہے ۔
محمد غلام حاجی یار محمد پانی پتی کے متوسلین میں سے تھے اور حاجی صاحب کے زیر تربیت رہے اور تربیت حاصل کر لینے کے بعد تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کیا ۔

رسائل فقہ (نامعلوم الاسم)

ف
۲۹۷۰۲

مخطوطہ نمبر ٦١۴

فقہ/فارسی

- تقطیع : ۱۸ × ۱۱ سم
- اوراق : ۰۰
- خط : نستعلیق شکستہ
- کاتب : نامعلوم
- مؤلف : نامعلوم
- آغاز : وتر از واجبات می دارند در ہمہ واجبات بگذارند
- اختتام : درود بر حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) را ثواب می گذارندہ را آمرزش بر میت را ۔ ۔ ۔
- کیفیت : یہ ایک قدیم ناقص الطرفین فقہی مسائل پر مشتمل نظم و نثر کا مخطوطہ ہے ۔ قابل استفادہ تو ضرور ہے لیکن مخطوطے میں کوئی خاص بات نہیں ہے ۔

رمز الحقائق شرح کنز الدقائق نصف اول

مخطوطہ نمبر ۳۸۱

ع
۲۹۷۰۳
ع - ر

فقہ/عربی

۱- تقطیع : ۳۰ × ۲۱ س م

۲- اوراق : ۱۰۲

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : سید قمر الدین بن محمد حسین الحسینی ۱۲۷۴ھ -

۵- مؤلف : قاضی بدر الدین محمود بن احمد عینی ۸۵۵ھ -

۶- آغاز : ان اجد مایستهل به اللسان بالبیان -

۷- اختتام : و البائع ان یطالب بالثمن ایهما یشاء علی التقدیر -

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطہ آب رسیدہ ہے مگر آب تا عبارت نرسید اگرچہ ڈیڑھ سو سال پرانا نسخہ ہے مگر کہنگی کے آثار نہیں پائے جاتے - خط عمدہ اور پختہ ہے - کنز الدقائق کا متن مخطط ہے استیناف مسئلہ پر تھوڑی سی جگہ چھوڑ دی گئی ہے جس سے عبارت میں خلا معلوم ہوتا ہے مگر دراصل عبارت مربوط ہے - ورق نمبر ۱۰۰ اور ۱۰۱ کے ایک طرف خالی ہے شک گذرتا ہے کہ درمیان کچھ حذف ہے مگر دراصل عبارت حذف نہیں ہے کاتب سہواً دو صفحات خالی چھوڑ گیا ہے - بعض کھودے ہیں اور بعض بہت ہی سفید -
مخطوطہ زیر نظر قابل استفادہ ہے -

رمز الحقائق شرح کنز الدقائق المعروف به عینی (نصف آخر)

ف
٢٩٧،٣ — مخطوطہ نمبر ٣٩٨
ع - ر — فقہ/عربی

- تقطیع : ٢٠ × ١٨ سم
- اوراق : ٢٧١
- خط : نسخ
- کاتب : نامعلوم ١٢٠٣ھ
- مؤلف : قاضی بدر الدین محمود بن احمد العینی المتوفی ٨٥٥ھ -
- آغاز : ھذا کتاب فی بیان احکام البیوع -
- اختتام : فبقی الباقی مقسوماً علی سہامہم و اللہ تعالی اعلم بالصواب۔
- کیفیت : علامہ بدر الدین عینی کی کنزالدقائق کی شرح عام متداول کتب فقہ میں ہے زیر نظر قلمی نسخہ ١٢٠٣ھ کا مکتوبہ گویا دو سو سال پرانا ہے - خط بہت عمدہ ہے - متن رمز الدقائق محطط بخط سرخ ہے - تمام نسخہ مجدول بالدو خط سرخ ہے

مشکل الفاظ کے معانی بین السطور میں بھی مندرج ہیں - مصطلحات کی تشریح بھی کی گئی ہے بعض مقامات پر حاشیہ بھی ہے۔ اپنی قدامت کے باوجود نسخہ قابل استفادہ ہے - علامہ بدر الدین محمود بقول سخاوی ١٧ رمضان المبارک ٧٦٢ھ کو عینتاب میں پیدا ہوئے اور بقول ابن عماد حنبلی

آپ کا مولد درب کیکن ہے مگر آپ کی تعلیم و تربیت عینتاب میں ہی ہوئی کیونکہ آپ کے والد حلب سے عینتاب ہجرت کر گئے تھے اور وہاں کے قاضی مقرر ہوئے تھے۔ عینی رحمۃ اللہ علیہ کی اس جگہ نشو و نما ہوئی ۔ ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی ۔ الشمس محمد الراعی نے صرف نحو کی ابتدائی کتب پڑھائیں۔ علم الفرائض اور منطق وغیرہ البدر محمود بن محمد العینتابی سے پڑھی۔ فقہ اپنے والد اور جبرائیل بن صالح البغدادی سے پڑھی ۔ آپ نے والد کی وفات کے بعد حلب کا سفر کیا اور وہاں یوسف بن موسی الملطی سے علوم عقلیہ و نقلیہ حاصل کیے پھر قدس تشریف لے گئے وہاں العلاء السیرامی سے شرف تلمذ حاصل کیا اور ان کے ساتھ مل کر قاہرہ تشریف لے آئے۔ قاہرہ کے کوتوال بنائے گئے بعد میں اس عہدہ سے ہٹا کر درس و تدریس کی ذمہ داری سونپی گئی اور ساتھ ہی آپ قید خانوں کے نگران بھی رہے ۔ بعد میں مصر میں حنفی مسلک کے قاضی مقرر ہوئے ۔ ۴ ذی الحجہ ۸۵۵ھ میں قاہرہ میں فوت ہوئے اور مدرسہ العینیہ میں دفن ہوئے جو آپ نے جامع ازہر کے قریب تعمیر کیا تھا ۔ آپ ترکی اور عربی زبان میں یکساں مہارت رکھتے تھے ۔ عمدہ کاتب تھے ۔ آپ اور علامہ ابن حجر عسقلانی کے درمیان معاصرانہ چشمک بھی رہی تھی ۔

آپ کی درج ذیل مشہور تصانیف ہیں ۔

۱۔ عمدۃ القاری شرح بخاری۔ ۲۔ عقد الجمان فی تاریخ اہل زمان ۳۔ المقاصد النحویۃ فی شرح شواہد شروح الالفیہ ۔ ۴۔

تاریخ کبیر شرح المنار - ۵- زین المجالس- ۶- شرح معانی الاثار للطحاوی - ۷- شرح عروض الساوی - ۸- طبقات الحنفیہ - ۹- مختصر تاریخ ابن عساکر - ۱۰- شرح ہدایہ - ۱۱- شرح درر البحار - ۱۲- شرح الکلم الطیب لا بن تیمیہ - ۱۳- شرح مجمع البحرین - ۱۴- شرح سنن ابی داؤد کا کچھ حصہ - منحۃ السلوک شرح تحفۃ الملوک -

مراجع : ۱- طاش کبری : مفتاح السعادۃ، ۱ : ۲۵۱، حیدرآباد -
۲- السخاوی : الضوء اللامع ، ۱۰ : ۱۳۱ ، بیروت -
۳- السیوطی : بغیۃ الوعاۃ ، ۳۸۶ مصر ، ۱۳۲۶ -
۴- الشوکانی : البدر الطالع ، ۲ : ۲۹۴ ، مصر، ۱۳۴۸ -
۵- ابن العماد حنبلی : شذرات الذہب ۷ : ۲۸۷ ، مصر، ۱۳۵۱ -
۶- ابو الوفا القرشی : الجواہر المضیۃ ، ۲ : ۱۶۵ حیدر آباد دکن -
۷- عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین ، ۱۲ : ۱۵۰ ، دمشق، ۱۳۸۰ -
۸- E. G. Browne : Descriptive Catalogue of Orintal MSS : 5 : London, 1932.

زبدۃ الفقہ سکندر شاہی

مخطوطہ نمبر ۵۲۲

فقہ/فارسی

۱- تقطیع : ۲۷×۱۸ سم

۲- **اوراق** : ۱۱۷

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** : محمد بن عثمان بن علی السجزی

۶- **آغاز** : حمد و سپاس و ثنای قیاس مر بادشاہے ہمہ بادشاہان اثرے از اثار جود اوست ۔

۷- **اختتام** : و آیتہ الکرسی تا خالدون ۔

۸- **کیفیت** : مخطوطہ کے ابتدائی اوراق آب رسیدہ ہیں جن کی وجہ سے کہیں کہیں سے عبارت بھی نہیں پڑھی جا سکتی ۔ آخری اوراق درمیان سے کرم خوردہ ہیں ۔ دریدگی آخر سے اندر کی طرف بتدریج کم ہوتی چلی جاتی ہے مگر آخری چند اوراق کو کیڑوں نے بالکل ناکارہ بنا دیا ہے ۔ کاغذ بہت موٹا کھردرا اور پرانا ہے ۔ کاغذ کی رنگت خاکستری ہے ۔ یہ ایک جامع کتاب ہے جیسے ہدایہ ، مختلف فتاوی ، النہایہ ۔ شرح وقایہ کافی اور کنزالدقائق کی تلخیص کہا جا سکتا ہے ۔ اس کے کل ۱۰۷ ابواب ہیں اور ترتیب فقہی ہے ۔ باب اول کتاب الطہارۃ سے شروع ہوا اور باب آخر کتاب الدعوات پہ اختتام پذیر ہوا ہے ۔ عبارت میں باب اور کتاب سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں اور جہاں جہاں ائمہ کے اقوال نقل کیے گئے ہیں وہاں وہاں ان کے نام بھی سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں ۔ نہایت سہل فارسی زبان استعمال کی گئی ہے ۔

مخطوطہ کتابت کی اغلاط سے محفوظ نہیں ہے ۔ کاغذ کی

قدامت اور بوسیدگی سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بارہویں صدی ہجری میں لکھا گیا ہے ۔ مؤلف کے حالات دستیاب نہ ہو سکے ۔

شرح الیاس

مخطوطہ نمبر ۴۲۵

فقہ/عربی

ع
۲۹۷ء۳
ر ۔ ش

۱۔ تقطیع : ۲۲×۳۲ س م

۲۔ اوراق : ۱۶۳

۳۔ خط : نستعلیق و نسخ

۴۔ کاتب : نامعلوم سن کتابت ۱۱۸۶ ھجری

۵۔ مؤلف : فخر الدین محمود بن الیاس الرومی کان حیافی السنة ۸۵۱ھ ۔

۶۔ آغاز : الحمدللہ الذی انار برافته ۔

۷۔ اختتام : و الصلواۃ و السلام . . . علی محمد . . . اجمعین ۔

۸۔ کیفیت : ابتدائی چند اوراق کرم خوردہ اور بوسیدہ ہیں کہنگی کے آثار بھی نمایاں ہیں مگر ورق نمبر ۲۷ کے بعد مخطوطہ بالکل صاف اور عمدہ ہے ۔ تمام ابواب و فصول بخط سرخ مرقوم ہیں ۔ خط قابل استفادہ ہے اگرچہ بعض مقامات پر عبارت پڑھنا خط کی خرابی کی وجہ سے مشکل ہے ۔

شرح الیاس عبیداللہ بن مسعود کی کتاب نقایہ کی شرح

ہے - جسے فخر الدین محمود بن الیاس الرومی نے ۸۵۱ھ
میں تالیف کیا - کتاب کا پہلا حصہ لکھنئو میں ۱۲۸۷ھ
میں چھپا اور دوسرا حصہ دہلی میں ۱۲۸۹ میں طبع ہوا -
اس پر برہان الدین کا حاشیہ بھی دہلی ۱۲۹۳ھ میں چھپا
مگر اب یہ سب کتابیں نایاب ہیں -
کتاب میں مؤلف کے زمانے اور پورے نام کی تصریح نہیں
ملتی - بروکلمان نے فخر الدین محمود کی تصریح کی ہے اور نقایہ
کا شارح بتایا ہے - کشف الظنون نے زمانہ تالیف کتاب
۸۵۱ھ لکھا ہے مگر مؤلف کی پیدائش اور وفات کی بابت
کوئی تصریح نہیں کی -

المراجع : ۱- حاجی خلیفہ : کشف الظنون ، ۲ : ۱۹۷۱ ، تہران ،
۱۳۷۸ -

۲- A.G. Ellis M.A.: Catalogue of Arabic Books in the British Museum: 11: 16 :Norwich: 1967.

۳- Brockelmann : S : 1: 648.

شرح الیاس - محشی جلد اول

ف
۲۹۷۰۳
ر - ش

مخطوطہ نمبر ۵۵۰

فقہ/عربی

۱- **تقطیع** : ۲۹ × ۱۸ س م
۲- **اوراق** : ۱۷۰
۳- **خط** : نسخ عمدہ
۴- **کاتب** : محمد حسین سنہ کتابت ۱۲۱۲ھ

- مؤلف : فخر الدین محمود بن الیاس الرومی
- آغاز : الحمدلله الذی انار برافته منار الاسلام ۔
- اختتام : ولا یصح قضاء لانه' نوی تخصیص العام وھو خلاف الظاھر۔
- کیفیت : شرح الیاس جلد اول کا بہت عمدہ اور ہر قسم کے نقصان سے میرا نسخہ ہے ۔ نقایہ کی عبارت پر سرخ خط کھینچ دیا گیا ہے ۔ جگہ جگہ حواشی لکھے گئے ہیں مگر محشی کا اپنا نام درج نہیں صرف کتاب کا حوالہ ہے ۔ یعنی ہدایہ ، عنایہ ، چلپی وغیرہ ۔
مؤلف کتاب نے بھی دوسری جلد کے آخر میں ان ماخذ کا تذکرہ کیا ہے جن سے اس نے استفادہ کیا ہے ۔ مخطوطہ زیر نظر ایک معتنابہ نسخہ ہے ۔

شرح الیاس محشی جلد ثانی

ف
۲۹۷۳
ر ۔ ش

مخطوطہ نمبر ۲۲۴

فقہ/عربی

۱۔ تقطیع : ۲۸ × ۱۷ سم
۲۔ اوراق : ۱۷
۳۔ خط : نسخ بدخط
۴۔ کاتب : عبداللہ
۵۔ مؤلف : فخر الدین محمود بن الیاس الرومی
۶۔ آغاز : علی اصلہ کابویہ و فرعہ کولدہ (ناقص الاول)
۷۔ اختتام : والصلوٰۃ والسلام ۔ ۔ ۔ علی نبیہ وآلہ واصحابہ اجمعین ۔

۸- **کیفیت** : ابواب و فصول بخط سرخ مرقوم ہیں ۔ نقایہ کی عبارت
خط کشیدہ ہے ۔ حواشی کاتب کے اپنے تحریر کردہ ہیں
کیونکہ عبداللہ کاتب کا نام بھی ہے اور محشی کا نام بھی
اور حواشی اور متن کا خط بھی ایک ہی ہے ۔ حواشی
سوال و جواب کی صورت میں ہیں ۔

شرح الیاس نصف اول

مخطوطہ نمبر ۹۳

ف
۲۹۷۰۳
ر ۔ ش

فقہ/عربی

۱- **تقطیع** : ۲۵ × ۱۹ س م
۲- **اوراق** : ۲۰۰
۳- **خط** : نسخ
۴- **کاتب** : نامعلوم
۵- **مؤلف** : فخرالدین محمود بن الیاس الرومی کان حیا فی سنہ ۸۷۱
۶- **آغاز** : الحمدللہ الذی انار برافتہ
۷- **اختتام** : ۔ ۔ ۔ فیکون المراد غیرہ لا یصح ۔ ۔ ۔
۸- **کیفیت** : کرم خوردگی اور کہنگی کے آثار ہیں مگر قابل استفادہ ہے
نقایہ کی عبارت خط کشیدہ ہے ۔ ناقص الاخر ہے ۔ مصر
ابواب کہیں کہیں سرخ روشنائی سے لکھے ہیں اور کہیں
کہیں سیاہ روشنائی سے لکھے ہیں ۔ ورق اول اور ور

آخر پر چند مہریں ثبت تھیں جو مٹا کر خراب کر دی گئیں ہیں اور پڑھنا بہت دشوار ہے -

---

شرح نام حق

ف
۲۹۷۰۳
۹ - ش

مخطوطہ نمبر ۶۳۷

فقہ/فارسی

۱- تقطیع : ۲۱×۱۳ سم
۲- اوراق : ۳۱
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : محمد ابن الحسن - تاریخ کتابت ۱۰۸۷ ھجری
۵- مؤلف : اختیار بن غیاث الدین - متوفی ۹۲۸ھ
۶- آغاز : سپاس بے قیاس مر پروردندہ را کہ رحمت بے نہایتش ---
۷- اختتام : کنرن وردی کہ با حاتم قرین است
بحمداللہ کہ رب العالمین است
۸- کیفیت : نام حق فارسی کا ایک منظوم رسالہ ہے جو درس نظامی میں مروج رہا ہے - اس میں نماز کے مسائل نظم فارسی میں بیان ہوئے ہیں - مخطوطہ زیر نظر اگرچہ نام حق کی شرح ہے مگر نام حق سے زیادہ مفید ہے - نام حق میں بیان شدہ مسائل کے ماخذ اور مسائل کی تفصیلات اس میں بیان ہوئی ہیں -
مخطوطہ زیر نظر کا خط بہت عمدہ ہے اور قابل استفادہ ہے

ابواب و ابیات وغیرہ سرخ روشنائی سے لکھے ہیں ۔ حاشیہ پر چند حکایات درج ہیں ۔ آخر میں سورہ فاتحہ کا فارسی ترجمہ و تشریح و تفسیر درج ہے ۔ ایک ورق آخر میں بخط نستعلیق جلی لکھا ہوا ہے جو افغانستان میں بابر کے روضہ کے پاس بیٹھ کر لکھا گیا ہے مگر کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اس کی تاریخ کتابت ۱۰۵۶ درج ہے۔ مصنف کی تاریخ وفات ڈاکٹر بشیر حسین کی تحقیق کے مطابق ۹۲۸ھ اور بقول ڈاکٹر مذکور باڈلین اور ایتھے نے تاریخ وفات ۸۹۷ لکھی ہے ۔

کتاب کے مطبوعہ نسخہ کا کہیں علم نہیں ہو سکا ۔

المراجع : ۱۔ منظور احسن عباسی : تفصیلی فہرست مخطوطات فارسی ضمیمہ نمبر ۱ : ۲۵ ، ۲۶ ، لاہور ۱۹۶۶ ۔
۲۔ ڈاکٹر بشیر حسین : فہرست مخطوطات شفیع ، ۳۳۲ : لاہور ۱۹۷۲ ۔
۳۔ Rieu : Catalogue of Persian MSS : I : 23a : London : 1966.

شرح الوقایہ

مخطوطہ نمبر ۱۰۲

فقہ/عربی

۱۔ **تقطیع** : ۲۲ × ۱۶ سم

۲۔ **اوراق** : ۹۶ ورق۔

۳۔ خط : نسخ
۴۔ کاتب : غیر مذکور
۵۔ مؤلف : عبیداللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ ۷۵۰ھ
۶۔ آغاز : "کتاب النکاح ھو عقد موضوع لملک المتعہ ای حل استمتاع الرجل فالعقد ھو ربط اجزاء التفرق ۔"
۷۔ اختتام : "و صرف ثمنہ الیھا ولایقسم بین مصارفہ ۔"
۸۔ کیفیت : شرح وقایہ کا کتاب النکاح پر مشتمل معمولی سا نسخہ ہے ۔ طالبعلمانہ سے حواشی درج ہیں ۔ نام کاتب اور تاریخ کتابت مذکور نہیں ہے ۔

فائضہ

ف
۲۹۷۰۳
و ۔ ف

مخطوطہ نمبر ۲۰۷

فقہ/فارسی

۱۔ تقطیع : ۲۵×۱۷ س م
۲۔ اوراق : ۱۴
۳۔ خط : نستعلیق
۴۔ کاتب : نامعلوم
۵۔ مؤلف : ابوبکر بن محمد لاہوری
۶۔ آغاز : سپاس بیقیاس مر رازق را کہ رحمت بے نہائتش ۔
۷۔ اختتام : ہفت من و سی و سہ سیر میشود بحساب وزن شاہجہانی تمت تمام شد ۔

۸- **کیفیت** : کرم خوردہ اور دریدہ ہے مگر عبارت قابل استفادہ حد تک محفوظ ہے۔ عیادت مریض سے لے کر دفن میت تک کے مسائل بیان ہوئے ہیں۔ فقہ کی معتبر کتابوں سے مسائل کی تخریج کی گئی ہے اور کتب کا حوالہ ساتھ ساتھ دیا گیا ہے۔ اکثر مسائل ، کنز ، شرح وقایہ ، منافع المسلمین جامع الرموز اور شمس الدین حلوائی وغیرہ کے مطابق ہیں اور ان کتب کا ذکر کذا فی فلان کرکے کر دیا گیا ہے۔

فتاوی برہنہ

مخطوطہ نمبر ۲۸۶

فقہ/فارسی

ع
۲۹۷۰۵۳
غ - ف

۱- **تقطیع** : ۳۰×۱۹ س م

۲- **اوراق** :

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** :

۶- **آغاز** : حمد بے حد مر خدائے جہانرا کہ یکتاست۔

۷- **اختتام** : و دخل بغداد و درس بہا بمشہد ابیحنفیہ ثم توجہ ۔ ۔ ۔ فی سنة عشر و سبعمأتہ۔

۸- **کیفیت** : پہلا صفحہ منقش مطلا و کبودی ہے۔ خط نہایت صاف

مگر متن میں املا کی غلطیاں پائی جاتی ہیں - عربی عبارات کو مخطط بخط سرخ کر دیا گیا ہے - مجدول بدو خط سرخ و یک خط کبودی ہے -

یہ کتاب کئی مرتبہ مطبع حسامی میں ۱۲۸۳ھ لاہور میں طبع ہوئی۔ کتاب کے آخر میں حضرت امام اعظم کے شاگردوں کے حالات نہایت مختصر طور پر بیان کیے گئے ہیں -

ترتیب فقہی ہے - پہلا حصہ صوم تک ہے اور دوسرا حصہ زکواۃ سے شروع ہوتا ہے -

---

فتاوی قاضیخان

مخطوطہ نمبر ۷۴۰ | ع ۲۹۷۰۳۵
فقہ/عربی | ق - ف

۱- تقطیع : ۲۶×۱۷ س م
۲- اوراق : ۸۴۵
۳- خط : نسخ
۴- کاتب : نامعلوم
۵- مولف : الامام فخر الدین حسن بن منصور الاوز جندی الفرغانی - المتوفی ۵۹۲ھ -
۶- آغاز : یتخیر المفتی المجتہد و یعمل بما افضی الیہ -
۷- اختتام : انہ لایجب علیہا المال لا فی الحال ولا بعد العتق و لوان صبیاً محجوراً استقرض -

۸- **کیفیت :** مخطوطہ زیر نظر کے ابتداء کے دو اور آخر کا صرف ایک ورق غائب ہے ۔ کتاب الطہارۃ سے شروع ہوتا ہے اور کتاب البحر پر اختتام پذیر ہوا ہے۔ بعض جگہ پر عنوان کتاب سرخ روشنائی سے لکھا ہوا ہے اور بعض جگہ سیاہ روشنائی سے ۔ پورے مخطوطے میں جہاں سے صورت مسئلہ یا اختلاف اقوال شروع ہوتے ہیں وہاں اوپر سرخ لکیر لگی ہوئی ہے ۔

بعض جگہ جہاں سے کتاب یا کتاب کی کوئی فصل یا کبھی کبھی کوئی نیا مسئلہ شروع ہوتا ہے وہاں حاشیہ پر ایک مہر لگی ہوئی ہے جس میں (اسم مرا پدر چون قلیچ علی نہاد از شرم آن بسنگ ۔ ۔ ۔ خراز نام من) لکھا ہے ۔ گمان کیا جاتا ہے کہ یہ کاتب کی مہر ہے ۔

ایک چھوٹی سے مہر آخری صفحہ پر بھی لگی ہوئی ہے جو مدھم ہونے کی بنا پر پڑھی نہیں جا سکی ۔

مخطوطہ کی ابتدا میں ایک ناقص سی فہرست ابواب بھی موجود ہے جو بہرحال قابل استفادہ ہے۔ کیونکہ مخطوطہ کے بعض اوراق پر ورق نمبر درج ہیں ۔

فخر الدین حسن بن منصور بن محمود الاوزجندی الفرغانی المعروف بہ قاضیخان شہر اوزجند کے رہنے والے تھے یہ شہر فرغانہ کے ساتھ نواح اصفہان میں واقع ہے ۔ آپ نے اپنے دادا محمود بن عبدالعزیز ظہیرالدین حسن المرغینانی تلمیذ شمس الائمہ سرخسی اور اسحق بن ابراہیم بن اسماعیل سے علم حاصل کیا ۔

آپ کے شاگردوں میں جمال الدین ابو المحامد محمود

حصیری ، شمس الائمہ ، محمد کردری ، نجم الائمہ اور نجم الدین یوسف قاضی کا شمار علماء کبار میں ہوتا ہے۔
آپ نے وسط رمضان المبارک ۵۹۲ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔
آپ نے کئی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے فتاوی کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی ۔ دیگر کتب میں :

۱۔ شرح الزیادات للشیبانی ۔
۲۔ شرح الجامع الصغیر للشیبانی ۔
۳۔ شرح ادب القاضی للخصاف قابل ذکر ہیں ۔

المراجع : ۱۔ الفتاوی الهندیہ : مطبوعہ بولاق ، مصر ۱۳۱۰ھ ۔
۲۔ عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین ، ۳ : ۲۹۷ ، دمشق ۱۳۷٦ھ ۔
۳۔ ابن العماد : شذرات الذهب ، ۴ : ۳۰۸ ، ازهر مصر ۔
۴۔ القرشی : الجواہر المضیۃ ، ۱ : ۲۰۵ ، حیدر آباد دکن ، ۱۳۳۲ھ ۔
۵۔ حاجی خلیفہ : کشف الظنون ، ۲ : ۱۲۲۷ ، طهران ، ۱۳۷۸ھ ۔
٦۔ مولوی فقیر محمد جہلمی : حدایق الحنفیہ ، ۲۳۱ : نول کشور لکھنٔو ، ۱۳۲۴ھ ۔

کتاب الصلوٰۃ

ف
۲۹۷ء۳
ک ـ

مخطوطہ نمبر ۳۵ء

فقہ/عربی

۱ـ تقطیع : ۲۴ × ۱۶ س م

۲ـ اوراق : ۱۲

۳ـ خط : نسخ

۴ـ کاتب : نامعلوم

۵ـ مؤلف : نامعلوم

۶ـ آغاز : الحمدللہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین ـ

۷ـ اختتام : وقعد قدرالتشہد فانہ غیرمفسد للصلواۃ تمت تمام شد ـ ـ ـ

۸ـ کیفیت : کرم خوردگی اور کہنگی کے آثار ہیں مگر عبارت محفوظ ہے ـ ابواب سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں ـ خط بہت ناقص ہے ـ نماز کے جملہ مسائل کا احتواء کرنے کی ایک اچھی کوشش کی گئی ہے ـ فرائض ، سنن و مستحبات نماز اور مکروہات نواقض اور سہوات نماز پر ایک عمدہ کتاب ہے ـ ائمہ اربعہ کے علاوہ امام طحاوی کے حوالہ جات بھی مندرج ہیں ـ مؤلف کا کچھ پتہ نہیں چلا ـ

مجموع خانی فی عزالمعانی

مخطوطہ نمبر ٦٧

فقہ/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۲۱ × ۱۳ سم
۲۔ **اوراق** : ۱۹۱
۳۔ **خط** : نستعلیق
۴۔ **کاتب** : نامعلوم
۵۔ **مؤلف** : کمال کریم یا کمال بن کریم۔
۶۔ **آغاز** : کتاب زکواۃ، فصل اول در بیان زکواۃ ۔ ۔ ۔ اول کتاب مجموع خانی فی عزالمعانی۔ ۔ بے حد سپاس مر پادشاھی را دارالملک اوست دولتا باد ۔
۷۔ **اختتام** : در ہر دو رکعتیں الحمد یکبار و قل ھو اللہ احد سہ بار بخواند خدائی تعالی تمام گناھان گذشتہ آن عورت ۔ ۔ ۔ (ناقص الاخر) ۔
۸۔ **کیفیت** : مخطوطہ زیر نظر کے اوراق میں کہنگی کے اثرات ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تقریباً ۲ سو برس قبل کا تحریر کردہ ہے ۔ ابواب فصول اور کتابہا بقلم سرخ مرقوم ہیں ۔ جن کتابوں سے استناد کیا گیا ہے ان کے نام بھی بقلم سرخ لکھے گئے ہیں ۔ یہ مجموع ارکان خمسہ کے مسائل پر ایک مفصل کتاب ہے اس کتاب کے مطبوعہ نسخے کا کچھ پتہ نہیں چلتا ۔
مؤلف کا زمانہ ڈاکٹر بشیر حسین نے قبل از ۱۰۰۰ ہجری

بتایا ہے جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ دسویں صدی ہجری یا نویں کا آخر لیکن کتاب معزالدین بھرام خان کے نام معنون ہے جو بقول فرشتہ اور دیگر ہندوستانی علمائے تاریخ کے سلطان شمس الدین التتمش کا بیٹا تھا اور C.A. Storey کے بیان کے مطابق شمس الدین التتمش کے بڑے لڑکے رکن الدین کا بیٹا تھا جو رضیہ سلطانہ کے بعد سلطنت دہلی کا حکمران ۶۳۷ھ میں بنایا گیا ۔ ظاہر ہے کہ مؤلف اس زمانے میں زندہ تھا ۔

کمال بن کریم اور کمال کریم دونوں نام مختلف مخطوطات میں پائے جاتے ہیں ۔

زیر نظر مخطوطہ میں کمال کریم کا نام درج ہے ۔ کمال الدین ناگوری بھرام خان کے بہت بعد ہوئے ہیں اس لیے مجموع خانی کا ان کی تصنیف ہونا قرین قیاس نہیں ہے ۔

اس کتاب کا سن تالیف ۶۳۷ھ سے ۶۴۰ھ تک کا زمانہ ہے ۔

کمال کریم یا کمال بن کریم نام سے مختلف کتب تذکرہ میں کسی کا تذکرہ نہیں ملتا ۔

المراجع : ۱۔ محمد حسین تسبیحی : فہرست نسخہ ہائی خطی کتابخانہ گنج بخش ، ۲ : ۴۰۴ ، راولپنڈی ، ۱۹۷۲ء ۔

۲۔ سبحان رائے بٹالوی مترجم ڈاکٹر ناظر حسن بٹالوی : خلاصة التواریخ ، ۲۴۹ ، لاہور ۱۹۶۶ء ۔

۳۔ Beale : An Oriental Biographical Dictionary : 98 Sind Sagar Academy.

مجموع سلطانی

مخطوطہ نمبر ٦٥

فقہ/فارسی

۱- تقطیع : ۲۲ × ۱۴ سم

۲- اوراق : ۱۰۹

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : متعدد علماء کرام متعلق بدر بار محمود غزنوی -

٦- آغاز : الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ اللمتقین (؟ للمتقین) -

۷- اختتام : اگر مخبر مذکور فرستادہ ولی مذکور باشد الا بشرط عدالت یا آنکہ مخبر دو نفر (ناقص الاخر) -

۸- کیفیت : کتاب سوالا جوابا مرتب کی گئی ہے - سوال اور جواب بخط سرخ مرقوم ہیں - ابتدائے کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ محمود غزنوی نے روزمرہ کے مسائل کے لیے علماء افغانستان کو بلا کر ایک مجلس قائم کی جس نے یہ کتاب مرتب کی - کتاب میں ہر مسئلہ کے جواب میں فقہ حنفی کی بڑی بڑی کتابوں کے حوالہ جات ہیں - زیر نظر مخطوطہ میں طہارت ، صوم و صلواۃ ، حج ، زکواۃ اور نکاح و طلاق کے مسائل مذکور ہوئے ہیں -

جن علماء نے اس کتاب کی تدوین میں حصہ لیا - بسیار کوشش کے باوجود ان کے اسمائے گرامی اور احوال زندگانی نہ مل سکے -

کتاب ہذا کے مطبوعہ نسخہ کا بھی کہیں پتہ نہیں چلتا
البتہ مکتوبہ نسخ کتابخانہ گنج بخش۔ مخطوطات شفیع میر
اس کتاب کے چند اوراق ملحق بہ دیگر مخطوطات ملتے ہیں۔
فہرست مخطوطات شیرانی میں بھی ایک نسخہ موجود ہے۔

المراجع : ۱۔ محمد حسین تسبیحی : فہرست نسخہ ہای خطی کتابخانہ
گنج بخش ، ۱ : ۲۰۴ ، راولپنڈی ۔
۲۔ ڈاکٹر محمد بشیر حسین : مخطوطات شفیع ، ۳۶۷ ،
لاہور ، ۱۹۷۲ ۔
۳۔ ڈاکٹر محمد بشیر حسین : مخطوطات شیرانی، ۲ : ۳۰۲
لاہور ، ۱۹٦۹ ۔

مخطوطہ فقہ

نامعلوم الاسم

مخطوطہ نمبر ۳٦۸

ف
۲۹۷۰۳

فقہ/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۲۱ × ۱۴ س م
۲۔ **اوراق** : ۲۰۷
۳۔ **خط** : نسخ
۴۔ **کاتب** : نامعلوم
۵۔ **مؤلف** : نامعلوم
۶۔ **آغاز** : در کبیری میگوید چون مسح موزہ کند میان انگشتان

دست (ناقص الاول) ۔

۷۔ **اختتام :** یکی دختر است دوم دختر است سیوم مادر ست چہارم (ناقص الاخر) ۔

۸۔ **کیفیت :** زیر نظر مخطوطے میں آخر کتاب الطہارت، کتاب الصلواۃ، کتاب الزکواۃ ، کتاب الصوم ، کتاب الحج ، کتاب الطلاق و العتاق اور کتاب الفرائض کو ہدایہ ، فتاوی حسامی ، سراجی ، کافی ، شرح طحاوی ، نصاب الفقہ ، بزودی ، منار ، فتاوی حجت ، کبیری ، فتاوی قراخانی ، ذخیرۃ الفقہ ، صغیری، نہایہ، محیط، ظہیری، خزانۃ الفقہ ، تجنیس ملتقط ، شرعۃ الاسلام ، ضیاء الفتاوی کنز ، عمدۃ الصلواۃ ، تحفہ، اسباب المغفرۃ، صلواۃ مسعودی، مصفی، ینابیع ، عتابیہ ، قدوری ، زاد الفقہاء ، بقالی ، ترغیب الصلواۃ اور بہت سی فقہ کی کتابوں سے جمع کر دیا گیا ہے ۔ کتاب پر ورق نمبر لکھا ہوا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ابتدائی ۲۸ ورق غائب ہیں۔ کتاب الفرائض کا صرف ایک ورق ہے ۔ کتاب میں کئی ایسی کتابوں کے حوالے میں درج ہیں جو آج کل یا تو ناپید ہیں یا پھر صرف قلمی صورت میں دستیاب ہیں ۔ محولہ کتب اور ابواب سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں ۔ پوری کتاب مجدول بخط سرخ ہے ۔ عبارت پڑھنا قدرے مشکل ضرور ہے مگر پڑھی جا سکتی ہے ۔ املا کی اغلاط بہت کم ہیں ۔ جتنے اوراق اب موجود ہیں ان میں فقہی کتابوں سے اچھا خاصا مواد جمع کر دیا گیا ہے اور کتاب قابل استفادہ ہے ۔

منیۃ المصلی و غنیۃ المبتدی

ع
۲۹۷ء۳
س - م

مخطوطہ نمبر ۵۹۳

فقہ/عربی

۱- تقطیع : ۲۳ × ۷، سم

۲- اوراق : ۱۳۴

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : ملا محمد یار پشاوری ۔

۵- مؤلف : سدید الدین الکاشغری ۵۰۷ھ ۔

۶- آغاز : الحمدللہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین ۔

۷- اختتام : ولو قرا من الجنۃ و الناس بنصب الجم لاتفسد واللہ اعلم بالصواب ۔ تم بعون اللہ تعالی ۔

۸- کیفیت : فصول سرخ روشنائی سے لکھے ہیں ۔ کتابت نہایت عمدہ نسخ میں ہے۔ بین السطور میں بعض ادق الفاظ کے معانی لکھے ہیں ۔ محشی ہے مگر محشی کا نام غیر مذکور ہے ۔ فقہ کی اہم کتب سے کتاب الصلواۃ کے مسائل میں تطبیق کرکے تالیف کی گئی ہے ۔ کئی بار چھپ چکی ہے اور درس نظامی میں متداول ہے ۔

نام حق

ف
۲۹۷ء۳
ش - ن

مخطوطہ نمبر ۶۵۰ (ب)

فقہ/فارسی

۱- تقطیع : ۲۱ × ۱۴ سم

۲- **اوراق** : ۱۰

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : میرزا محمد خان ۱۲۸۷ھ -

۵- **مؤلف** : ملا شرف الدین بخاری -

۶- **آغاز** : نام حق بر زبان همیرانم
کہ بجان و دلش همیخوانم

۷- **اختتام** : نود و شش برفت و سبصد سال
از وفات رسول تا امسال
صد ہزاران نثار فضل و کرم
برساند بروح او ہردم

۸- **کیفیت** : عنوانات ابواب بخط سرخ مرقوم ہیں خط عمدہ ہے -
شرف الدین بخاری رحمۃ اللہ کی تاریخ وفات کا کچھ پتہ نہ
چل سکا - البتہ یہ کتاب ۶۰۳ھ میں مکمل ہوئی - تو
اندازہ ہوتا ہے کہ وفات ابتدا یا وسط پانچویں صدی ہجری
میں ہوئی - منظور احسن عباسی صاحب فرماتے ہیں کہ
آٹھویں صدی ہجری میں ہوئی - یہ بات محل نظر معلوم
ہوتی ہے -
کتاب درس نظامی میں متداول ہے - ہم نے کاتب میرزا
محمد خان اس قیاس کی بنیاد پر لکھا ہے کہ اس کے ساتھ
منسلکہ نسخہ جات کا کاتب میرزا محمد خان ہے اور خط
بالکل وہی ہے جو دوسرے منسلکہ نسخہ جات کا ہے -

نامعلوم الاسم

مخطوطہ نمبر ٦٦

فقہ/فارسی

۱- تقطیع : ۲۱ × ۱۴ س م

۲- اوراق : ۲۱٦

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نامعلوم

۵- مؤلف : نامعلوم

٦- آغاز : اما فتوی آنست کہ آب پلید نشود (ناقص الاول) -

۷- اختتام : و خوانندہ قران را پس ہر حرف دہ ثوابست (ناقص الاخر) -

۸- کیفیت : کتاب طہارت کے ابتدائی چند اوراق غائب ہیں - کتاب الصوم ، کتاب الزکواۃ اور کتاب الصلواۃ نہایت مفصل طور پر درج ہیں - بہت سی کتب فقہ اور کتب احادیث و تفسیر سے مواد اکٹھا کیا گیا ہے اور اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ جس کتاب سے کوئی مسئلہ بیان کیا گیا ہے اس کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے - کتاب آداب تلاوت کے مسائل پر ختم ہوئی ہے مگر ناقص الاخر ہونے کی وجہ سے اس موضوع پر تفصیلی مسائل درج نہیں ہیں - مخطوطہ زیر نظر مجدول ہے کتب حوالہ کے نام اور فصول و ابواب سرخ روشنائی سے مرقوم ہیں - کاغذ کی قدامت سے اندازہ ہوتا ہے کہ بارہویں صدی ہجری کے اواخر کا تحریر کردہ ہے -

---

نصاب الاحتساب

مخطوطہ نمبر ۷۰۶

فقہ/فارسی

ف
۲۹۷۳
ا ـ ک

۱- تقطیع : ۲۳ × ۱۳٫۳ س م
۲- اوراق : ۱۲۷
۳- خط : نسخ
۴- کاتب : نامعلوم
۵- مؤلف : خواجہ احمد محمود
۶- آغاز : بعد سپاس و ستائش مر جہانداری را کہ این را بہ جہانداری مفوض کرد ـ
۷- اختتام : ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ـ مرا از خانہ خود آن ہنگام کہ نوحہ کردہ بود ـ واللہ اعلم بالصواب تمت تمام شد ـ
۸- کیفیت : کتاب کی ابتدا میں فہرست ابواب دی گئی ہے ـ ابواب سرخ روشنائی سے لکھے ہیں اور ساتھ باقاعدہ صفحات مرقوم ہیں ـ کتاب کے پہلے ورق پر ایک مہر ہے جس میں خواجہ ابو ضیا خان لکھا ہے ـ
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے موضوع پر نہایت مفصل کتاب ہے کل ابواب چونسٹھ ہیں ـ تمام معاشرتی برائیوں کو گنوا کر اس پر عمل احتساب بیان کیا گیا ہے ـ بیان کرنے کا انداز سوالا جواباً ہے ـ ایک سائل سوال کرتا ہے اور مؤلف جواب دیتا ہے ـ

محتسب کے لیے یعنی ہر وہ شخص جو نیکی پھیلانے کا خواہش مند ہے اس کتاب کا مطالعہ نہایت سود مند ہے ۔ کتاب کی ابتدا میں احتساب عرفی اور احتساب شرعی پر بحث کی گئی ہے ۔ کتاب کے مطبوعہ یا مخطوطہ کا کوئی دوسرا نسخہ حوالہ کی عام کتب میں نہیں ملا ۔ البتہ کشف الظنون میں اسی نام کی ایک عربی کتاب احتساب پر ہے اور اس کے بھی چونسٹھ ابواب ہیں اس کتاب کو عمر بن محمد بن عوض الشافی نے فقہ کی معتبر کتابوں سے استفادہ کر کے تالیف کیا ہے۔ چونکہ نہ تو خواجہ احمد محمود کا سنہ زیست کا کچھ پتہ چلا ہے اور نہ ہی عمر بن محمد کے سنہ زیست کا کچھ علم ہوا ہے اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کون سی کتاب ترجمہ ہے ۔ مگر غالب گمان یہ ہے کہ عربی کی کتاب سے خواجہ احمد محمود صاحب نے فارسی میں ترجمہ کر دیا ہے ۔

فلسفه

۱۰ : ۳

۱- حاشیه علی شرح حکمة العین
۲- حاشیه علی شرح حکمة العین
۳- شرح هدایة الحکمة

حاشیہ علی شرح حکمۃ العین

مخطوطہ نمبر ۲۶۴

فلسفہ/عربی

۱- تقطیع : ۲۶ × ۱۸ س م

۲- اوراق : ۱۰۸

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : محمد ابراہیم ۱۲۹۶ھ

۵- مؤلف : مولوی یوسف الملقب بکلان

۶- آغاز : بست صلای سر خوان کریم ۔ قولہ' قدس سرہ'۔ و انما قال خاطر ذوات العقول ۔

۷- اختتام : شی واحد فیہ ۔ ۔ ۔ یکون مثالالہ' ۔ واللہ اعلم ۔

۸- کیفیت : نہایت پختہ خط نستعلیق میں لکھا ہوا سو سال پرانا نسخہ ہے ۔ متن اور شرح کو الگ کرنے کے لیے متن کی ابتدا میں قولہ' قدس سرہ سرخ روشنائی سے لکھنے کے بعد متن لکھا گیا ہے اس کے بعد قال الشارح لکھ کر محمد بن شمس الدین ، مبارک شاہ الہروی کی شرح لکھی گئی ہے اور اس کے بعد قال المصنف لکھ کر مولوی یوسف اخوند کی شرح لکھی گئی ہے ۔ کہیں کہیں صرف میرک کی شرح پر اکتفا کیا گیا ہے ۔ حکمۃ العین علامہ نجم الدین ابی الحسن علی بن محمد الکاتبی القزوینی المتوفی ۶۷۵ھ کی

فلسفہ کی اہم اور مختصر کتاب ہے ۔ اس کی کئی شرحیں لکھی گئی ہیں ۔ مگر اس شرح کا ذکر متداول کتب فہارس میں نہیں ملتا ۔ شرح نہایت عمدہ ہے اور قابل استفادہ ہے ۔

مسائل فلسفہ ، عدم، وجود وحدت ، قدم اور صفات وجود جو شرح حکمۃ العین میں نہایت مختصر مگر مدلل انداز میں بیان ہوئے ہیں ۔ شرح میں ان مسائل کو نہایت سہل انداز میں بیان کیا گیا ہے ۔ کتاب کے آخر میں مصنف کا نام صرف مولوی یوسف اخوند بتایا گیا ہے ۔ مصنف کے حالات زندگی نہیں مل سکے ۔

حاشیہ شرح حکمۃ العین (جز دوم)

مخطوطہ نمبر ۲٦۳

فلسفہ/عربی

ع
۱۸۹۰۲۹۷
ی - ح

۱- تقطیع : ۲٦ × ۱۵ سم

۲- اوراق : ۴۰

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : محمد ابراہیم

۵- مؤلف : مولوی یوسف اخوند المعروف بکلان ۔

٦- آغاز : قال الشارح ھو انسان الخ ھذا احتراز ۔

۷- اختتام : ان توقفہ بالقیاس الاول و بمعنی کبرای القیاس الثانی تمت۔

۸- کیفیت : مخطوطہ زیر نظر میں متن شرح اور حاشیہ قولہ' قدس سرہ۔ قال الشارح اور قال المصنف کہہ کر الگ الگ لکھ دیے گئے ہیں ۔ یہ تینوں الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں ۔ خط عمدہ ہے ۔ یہ نوع کے بیان سے شروع ہوتا ہے اس میں مولوی یوسف اخوند کا تذکرہ کہیں نہیں آیا مگر مخطوطہ نمبر ۲۶۳ حیوان کی بحث پر ختم ہوا تھا اور یہ انسان کی بحث سے شروع ہوا ۔ کاتب ایک ہی ہے طرز نگارش بھی ایک ہے ۔
غالب گمان یہ ہے کہ یہ نسخہ شرح حکمتہ العین کا دوسرا حصہ ہے ۔

شرح حکمة (؟ ہدایة الحکمة)

ع
۱۸۹۰۲۹۷
م - ش

مخطوطہ نمبر ۶۶۴

فلسفہ/عربی

۱- تقطیع : ۲۱ × ۱۳ س م
۲- اوراق : ۱۰۸
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : نامعلوم
۵- مؤلف : حسین بن معین الدین المیبذی ، المتوفی ۹۱۰ھ ۔
۶- آغاز : الهداية امر من يدية و كل شيئ يعود اليه ۔
۷- اختتام : ان الواجب على طالب الحق مطالعة كتب الشيخين ا على و شهاب الدين المقتول قدس سرهما وفوق طور غير قدرة

کالکبریت الاحمر و توفیق الوصول الیہ مع اللہ الاکبر تمت۔

۸۔ **کیفیت** : زیر نظر مخطوطے میں پہلے چند اوراق بعد میں لکھ کر شامل کیے گئے ہیں۔ متن ہدایۃ الحکمۃ پر سرخ لکیر کھینچ دی گئی ہے۔ اثر الدین الابہری المتوفی ۶۶۳ھ کی کتاب ہدایہ الحکمۃ میں تین اقسام ہیں۔ اول منطق، دوم طبعیات اور سوم الہیات۔ یہ چیز شرح کے مقدمہ میں موجود ہے مگر قسم اول کی شرح زیر نظر مخطوطہ میں شامل نہیں ہے۔ قسم ثانی اور قسم ثالث موجود ہیں۔ قسم اول کی شرح غالباً میبذی نے کی بھی نہیں جیسا کہ مقدمہ میں بیان کیا گیا ہے۔

صفحہ آخر اور درمیان میں کئی صفحات پر ایک مہر لگی ہوئی ہے جس میں سید سعید محمد لکھا ہے۔ آخری صفحہ کے حاشیہ پر پشتو میں اس کتاب کی ملکیت مذکورہ شخص کی طرف منسوب کی گئی ہے۔

علم کلام و عقائد

۱۱ : ٦

۱- رد الاشراک
۲- شرح امالی
۳- شرح عقائد نسفی
۴- شرح المواقف
۵- کفایۃ الاعتقاد
٦- نامعلوم الاسم

رد الاشراک

مخطوطہ نمبر ۶۸۰ ۹

عقاید/عربی

ف
۲۹<۰۶
ش - م

تقطیع : ۲۴ × ۱۷ سم

اوراق : ۱۹

خط : نستعلیق

کاتب : مہربان علی ساکن قصبہ جائس من مضافات لکھنو ۔ تاریخ کتابت محرم ۱۲۰۷ھ ۔

مؤلف : حضرت شاہ اسماعیل شہید ۔

آغاز : باب الاجتناب عن الاشراک قال اللہ تعالی تبارک ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ۔ ۔ ۔

اختتام : من التزئین ونہی النبی صلی اللہ علیہ و سلم و ابواب اخر منہ' ترکناہا لفتنۃ التطویل ۔

کیفیت : رسالہ ردالاشراک کا یا تو مقدمہ لکھا ہی نہیں گیا یا غائب ہے اور باب الاجتناب عن الاشراک سے شروع ہوا ہے ۔ قرآن کریم کی وہ آیات جن میں شرک سے روکا گیا ہے سب جمع کر دی گئی ہیں اور اس بارے میں جتنی احادیث ہیں تقریباً سب کو جمع کرنے کی کوشس کی گئی ہے ۔ پہلا باب احتناب عن الاشراک ہے اور دوسرا باب وجوب اتباع السنۃ و الاجتناب عن البدعۃ اس میں

قرآن حکیم کی وہ آیات جمع کی گئی ہیں جن میں اتباع سنت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مسلمانوں پر لازم کی گئی ہے ۔ اس باب میں محولہ آیات کی سورۃ ساتھ لکھی ہوئی ہے۔ پھر وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اطاعت و اتباع رسول کے متعلق احکامات ہیں اور محولہ حدیث کا حوالہ کتاب درج کیا گیا ہے ۔

تیسرے باب میں صحابہ کرام کا ذکر ہے اور وہ آیات جمع کی گئی ہیں۔ جن میں جماعت صحابہ کی تعریف و توصیف بیان ہوئی ہے اور پھر وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں جماعت صحابہ کی دینی اہمیت اور تعریف و توصیف بیان ہوئی ہے ۔

اس کے بعد عشرہ مبشرہ کا ذکر ہے۔ اس کے بعد احادیث سے انصار کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور پھر اہل بیت عظام کے مناقب فرداً فرداً ہیں ۔ اس کے بعد کچھ احادیث آداب کے بارے میں ہیں ۔

اس طرح کتاب توحید باری تعالی اجتناب عن الاشراک سے شروع ہوکر آداب پر ختم ہوئی ہے۔ یہ عام فہم احادیث اور آیات کا ایک مرقع ہے جو مبتدی کے لیے نہایت موزوں ہے جسے پڑھنے سے بتدریج خیالات پاکیزہ ہوتے ہیں اور مقام رسالت و توحید بالکل ٹھیک طور سے اپنے اپنے مقام پر نظر آتے ہیں ۔ ابتدائے آیات قولہ تعالی اور ابتدائے حدیث عن فلان وغیرہ سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں خط عمدہ ہے ۔ ابواب بھی سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں ۔

شاہ اسماعیل شہیدؒ کی یہ کتاب کئی ایک مرتبہ طبع ہو چکی ہے شاہ اسماعیل شہید کے حالات معلوم کرنے کے لیے دیکھیے فہرست مخطوطات جلد دوم صفحہ نمبر ۸۳ -

---

شرح امالی

ف
۲۹۷۰۳
د - ش

مخطوطہ نمبر ٦۳۰ (ق)

مسائل فقہ و عقاید/عربی و فارسی

۱- **تقطیع** : ۲۳ × ۱۵ سم

۲- **اوراق** : ۴۰

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : ملا محمد طاہر عرف کھو کھر -

۵- **مؤلف** : در ویزہ اخوند - المتوفی ۱۰۴۸ ھ -

٦- **آغاز** : یعنی آن خدائے بادشاہ بادشاہان است -

۷- **اختتام** : باور کنندہ جملہ مومنین و المومنات را بحرمت محمد آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم -

۸- **کیفیت** : عربی نظم امالی بخط سرخ مرقوم ہے اور شرح سیاہ روشنائی سے - قصیدہ امالی میں عقائد اور مسائل بیان ہوئے ہیں درویزہ صاحب نے شرح میں ہر شعر سے متعلقہ مسائل کا احتواء کیا ہے - شرح نہایت ہی مفصل ہے اور عمدہ فارسی زبان میں لکھی گئی ہے -

کاتب محمد طاہر نے تاریخ کتابت لکھتے وقت سن ہجری

۱۸۶ لکھ دیا ہے جو کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔ گمان غالب ہے کہ بارہویں صدی ہجری کا تحریر کردہ نسخہ ہے۔

اخوند درویزہ صاحب کے دادا سعدی صاحب کابل کے قرب و جوار میں آباد تھے۔ آپ کے والد گدا صاحب کابل سے ہجرت کر کے مہمندوں میں آ کر آباد ہوئے۔ حضرت اخوند صاحب وہیں پیدا ہوئے اور وہیں آپ نے تعلیم و تربیت حاصل کی۔ آپ پر خشیت الٰہی بچپن سے ہی مستولی رہتی تھی اور آپ روز حساب کے تصور سے اکثر روتے رہتے جس پر آپ کے والدین بہت ناراض ہوتے تھے۔

آپ اس وقت کے بہت بڑے عالم دین جناب حصر احمد کی خدمت میں بطور شاگرد کے رہے اور قرآن حفظ کیا۔ آپ کی قوت حافظہ اتنی مضبوط تھی کہ ایک مرتبہ کوئی کتاب پڑھ لیتے تو ازبر ہو جاتی تھی۔ جب حضرت حصر احمد صاحب سے متوسط درجہ کی کتب سے فراغت حاصل کی تو آپ جمال الدین ہندوستانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی خدمت میں رہ کر آپ علوم متداولہ سے فارغ ہوئے۔ اگرچہ آپ علوم ظاہری سے مکمل طور پر آراستہ ہوگئے تھے۔ مگر دل کی دنیا میں ابھی تک کوئی سکون نہ تھا۔ آپ نے اپنی اس بے قراری کو حضرت سنجر کے سامنے بیان کیا اور انہوں نے آپ کو حضرت بابا پیر کی طرف راہنمائی کی۔ چنانچہ حضرت بابا پیر نے آپ کی روحانی تربیت کی اور فرمایا کہ افغانوں کے شیخ کامل ہوں گے۔ آپ نے اوراد و وظایف اور شریعت کے دیگر

احکام میں پختگی حاصل کر لی تو آپ کو چشتیہ سلسلہ میں اجازت عطا ہوئی اور آپ کے ذمہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا سلسلہ لگایا گیا ۔ آپ نے اس کام کو بخوبی انجام دیا ۔ پیر روشن جو بدباطن تھا اور سفلی عملیات کے بل بوتے پر پیر روشن کے نام سے موسوم تھا اور وجہ بدعت و گمراہی بن رہا تھا اس کے خلاف جہاد کیا اور اس کا نام پیر تاریک رکھا ۔
آپ نے ہمیشہ زنادقہ اور ملحدین اور مبتدعین کے خلاف جہاد کیا ۔ اکبر کے دین الہی سے جو فساد اس وقت ہندوستان میں رونما ہو رہا تھا اس کی پیش بندی بھی کی اور اسے ختم کرنے کے لیے عملی جدوجہد کی ۔ آپ نے رقص و تشیع کو روکنے کی بڑی عملی اور علمی کوشش کی چنانچہ میر قاسم جو تبرائی شیعہ تھا اس کے خلاف بہت جہاد کیا ۔ آپ عموماً خرق عادت و کرامات کے اظہار اور ان کے ذکر کرنے سے گریز کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ قرآن و سنت بیان کیا کرو ۔
آپ کی تصانیف کی تعداد تقریباً بیس ہے جن میں چند ایک چھپ چکی ہیں اور باقی غیر مطبوع ہیں ۔
آپ کی تصانیف میں سے چند ایک کے نام کتب تذکرہ میں ہیں ۔

۱۔ تذکرۃ الابرار و الاشرار ۔
۲۔ ارشاد الطالبین ۔
۳۔ ارشاد المریدین ۔
۴۔ مخزن اسلام ۔ یہ کتاب آپ مکمل نہ کر سکے ۔ بعد

میں آپ کے فرزند ارجمند جناب عبدالکریم صاحب نے
مکمل کی۔

۸۔ شرح اسماء الحسنیٰ۔

آپ ۱۰۴۸ ہجری میں اس دنیا سے رخصت ہوئے اور
آپ کا مزار پشاور میں ہے۔ جس قبرستان میں آپ کا مزار
ہے اس کا نام آپ کے نام نامی پر ہے۔

المراجع : ۱۔ رحمان علی : تذکرہ علمائے ہند ، ۵۹ : نول کشور
۔۱۹۱۴

۲۔ محمد امیر شاہ قادری : تذکرہ علما و مشائخ سرحد ،
۱ : ۲۵ ، پشاور ۱۳۸۳ھ۔

۳۔ مفتی غلام سرور : خزینۃ الاصفیا ، ۱ : ۴۷۱-۴۷۲۔

۴۔ شیخ محمد اکرام : رود کوثر ، ۳۶۴-۳۷۲۔

شرح عقائد نسفی

مخطوطہ نمبر ۲۴۲

ع
۲۹۷،۴
ت ۔ ش

عقائد/عربی

۱۔ **تقطیع** : ۲۴×۱۴ سم

۲۔ **اوراق** : ۵۷

۳۔ **خط** : نستعلیق عمدہ

۴۔ **کاتب** : سید الزمان ۔ ۱۲۶۰ھ۔

۵۔ **مؤلف** : مسعود بن عمر بن عبداللہ سعد الدین التفتازانی ۔ المتوفی
۷۹۳ھ۔

۶- آغاز : الحمدلله المتوحد بجلال ذاته و کمال صفاته -

۷- اختتام : و اظہار الاثار القوية لا فی مطلق الشرف و الکمال فلا دلالة علی افضلیة الملائکه والله سبحانه و تعالی اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب -

۸- کیفیت : متن عقائد نسفی پر کہیں کہیں لکیر کھینچ دی گئی ہے اور کہیں کہیں یہ احتیاط بھی ملحوظ نہیں رکھی گئی - خط عامیانہ ہے - ابتدائی چند اوراق میں وضاحت طلب مقامات پر حواشی ہیں - ایک مکمل نسخہ ہے اور حواشی قابل استفادہ ہیں - کتاب کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے -

---

شرح المواقف

ع
۲۹۷۰۴
۱ - ش

مخطوطہ نمبر ۳۶۹

علم کلام عقائد/عربی

۱- تقطیع : ۲۸ × ۱۹ سم

۲- اوراق : ۴۹۹

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نامعلوم سنہ کتابت ۱۲۳۴ھ

۵- مؤلف : عبدالرحمن بن رکن الدین احمد بن عبدالغفار القاضی البکری عضد الدین الایجی (۷۰۰ - ۷۵۶ھ) -

۶- آغاز : سبحان من تقدست سبحات جلاله عن سمت الحدوث -

۷- اختتام : قال المص و لیکن هذا آخر الکلام کتاب من المواقف و نسأل الله تعالی ان یثبت لاقتداء رسول الله و اصحابه - - -

و الجواد الکریم ۔

۸۔ **کیفیت** : کتاب کے اکثر اوراق کے حاشیے آب رسیدہ ہیں اور جو عبارت حاشیوں کے قریب ہے اس میں سے ہر سطر کے چند الفاظ یا تو مٹ گئے ہیں یا مشکل القرأۃ ہیں ۔ ابتدائی چند اوراق کی حالت بہت خراب ہے ۔ آب رسیدگی اور کہنگی نے عبارت کو خراب کر دیا ہے تاہم حصول مدعا چنداں مشکل نہیں ہے ۔ آخر سے قریباً ۸۰ اوراق کی اوپر کی طرف کرم خوردگی کی مرمت کی بنا پر عبارت ناقابل مطالعہ و فہم ہے ۔ پورا مخطوطہ مجدول بدو خطوط شنگرفی و دو خطوط کبودی ہے ۔

تمام مواقف مراصد ، مقاصد اور فصول شنگرفی روشنائی میں لکھے ہوئے ہیں ۔ نیز عبارت متن کتاب المواقف مخطط بخط شنگرفی ہے ۔ مقدمہ میں اس بات کی تصریح دی گئی ہے کہ پہلے کتاب المواقف لکھی پھر اس کا خلاصہ لکھا جو عوام اور خواص کے لیے سمجھنا مشکل ہوگیا اس لیے پھر خود ہی کتاب المواقف کی شرح لکھی ۔ حوالہ کی کتب میں اس کا نام الکواشف فی شرح المواقف ملتا ہے ۔

عضد الدین ، عبدالرحمن الایجی قصبہ ایج شیراز کے نواح میں ۷۰۰ھ میں پیدا ہوئے ۔ آپ حضرت ابوبکر صدیق کی نسل سے تھے آپ نے اپنے زمانے کے مشائخ سے علم حاصل کیا اور خصوصاً علامہ بیضاوی کے شاگرد رشید جناب شیخ زین الدین الھیکی (بغیة الوعاۃ) اور شیخ تاج الدین الھنکی (طبقات الشافعیہ) کے ساتھ رہے ۔ (غالباً

یہ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں یا پھر یہ دونوں الگ الگ شخصتیں ہیں مگر علامہ بیضاوی کے دونوں شاگرد ہیں ۔ سیوطی نے زین الدین الھیکی اور السبکی نے تاج الدین الھنکی لکھا ہے) ۔

آپ بڑے فیاض اور کریم الطبع تھے ۔ اپنے شاگردوں پر بہت مالی مہربانی فرماتے تھے ۔ آپ کے ہاں سے بڑے بڑے علامہ پیدا ہوئے۔ مثلاً السعد التفتازانی، شمس الدین الکرمانی ، الضیا العفیفی وغیرہم ۔ آپ پہلے سلطانیہ میں ٹھہرے رہے مگر پھر بالاخر ایج کو ہی اپنا مسکن بنایا ۔ آپ بعھدابی سعید علاقہ ہائے ایج کے قاضی بھی رہے آخر میں والی کرمان سے آپ کے تعلقات ٹھیک نہ رہے اور اس نے ناراض ہوکر قلعہ درعیان میں آپ کو قید کر دیا اور حالت قید ہی میں ۷۵۶ھ میں وفات پائی ۔ آپ بڑے پائے کے معقولی ، متکلم ، فقیہ ، مؤرخ اور نحوی تھے ۔

آپ کی یوں تو بہت سی تصانیف ہیں مگر مشہور تر درج ذیل ہیں ۔

آداب عضد الدین ، اخلاق عضد الدین ، اشراق التواریخ ، بہجۃ التوحید ، تحقیق التفسیر فی تکسیر التنویر فی تفسیر القرآن ، الرسالۃ العضدیہ فی الوضع ، شرح منتھی السؤال و الامل لابن حاجب ، عقائد عضدیہ مشہور ، الفواید الغیاثیہ فی البیان و المعانی ۔

المراجع : ۱ ۔حاجی خلیفہ : کشف الظنون، ۲ : ۱۸۹۱، طھران ، ۱۳۷۸ھ ۔

۲- عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین، ۵ : ۱۱۹ ، دمشق ۱۳۷۷ھ -
۳- السبکی : طبقات الشافعیہ ، ٦ : ۱۰۸ -
۴- ابن العماد : شذرات الذہب ، ٦ : ۱۸۴ ، مصر ، ۱۳۵۱ھ -
۵- السیوطی : بغیة الوعاة ، ۲۹٦ ، مصر ، ۱۳۲٦ھ -
٦- البغدادی : ہدیة العارفین ، ۱ : ۵۲۷ ، طہران ، ۱۳۷۸ھ -

کفایۃ الاعتقاد

مخطوطہ نمبر ٦۳۰ (ب)

عقائد/فارسی

۱- **تقطیع** : ۲۴ × ۱۵ س م

۲- **اوراق** : ۱٦

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : ملا محمد طاہر لاہوری -

۵- **مؤلف** : حکیم محمد حسین کشمیری ۱۰۵۷ھ -

٦- **آغاز** : ھذا بیان للناس و ھدی و موعظة للمتقین -

۷- **اختتام** : حب اصحاب چون حسین گزید
دور از اہل فسق . . . .

۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ نظم و نثر میں بیان شدہ بعض مسائل عقائد پر مشتمل ہے - زبان فارسی رواں اور عام فہم ہے

اگرچہ یہ تصنیف تقریباً تین ساڑھے تین سو سال قبل کی ہے
مگر فارسی زبان بالکل آج ہی کی طرح ہے -
نظم جہاں شروع ہوتی ہے وہاں سرخ رنگ سے لفظ نظم
برائے تمیز نظم و نثر لکھ دیا گیا ہے کیونکہ نظم لکھتے
وقت نظم کو بھی نثر کی طرح متواصل کر دیا گیا ہے -
حضرت حکیم محمد حسین کشمیری کے حالات کے لیے
ر - ک - فہرست مخطوطات جلد دوم صفحہ ۱۰۶ -

نامعلوم الاسم (مخطوطہ کلام و عقائد)

مخطوطہ نمبر ۷۳۷

ع
۲۹۷۶۲

کلام و عقائد/عربی

۱- تقطیع : ۱۹×۱۲ س م
۲- اوراق : ۲۷
۳- خط : نسخ
۴- کاتب : نا معلوم
۵- مؤلف : نامعلوم
۶- آغاز : اعلم ان البراهین المودیه الی هذا المطلب منحصرة فی مسلکین -
۷- اختتام : لکن هو الله یحق الحق و یبطل الباطل معدله ' الیه الرجعی قدتمت -
۸- کیفیت : کرم خوردگی اور کہنگی کے آثار ہیں مگر عبارت محفوظ ہے - ورق نمبر ۳ کا نیچے کا آدھا حصہ غائب ہے -

مقاصد اور مطالب سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں اسی طرح بعض اہم عبارات پر سرخ لکیر کھینچی گئی ہے۔
رسالہ کا موضوع وجود بحث وجود واجب اور وجود ممکن ہے۔
ابتدا میں المقصد الاول کے تحت وجود ممکن کی بحث ہے اس میں فصل کے طور پر طریقے درج ہیں۔ اسی طرح المقصد الثانی میں بھی طریقے درج ہیں اور اس میں وجود واجب پر بحث ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ وجود واجب برحق ہے۔
خیال ہے کہ مخطوطے کی ابتدا میں مقدمہ تھا جو ضائع ہو گیا۔
کاتب، مؤلف اور سن تالیف کے بارے میں کوئی اندرونی یا بیرونی شہادت دستیاب نہیں ہوئی۔

منطق

۱۲ : ۴

۱- تحریر قواعد المنطقیة فی شرح رسالہ شمسیہ

۲- شرح رسالہ شمسیہ

۳- قاضی مبارک

۴- قطبی

تحریر قواعد المنطقیۃ فی شرح رسالہ شمسیہ

مخطوطہ نمبر ۴۲۴

ع
۱٦۰
ت ـ ت

منطق/عربی

۱- تقطیع : ۲۳×۱۴ س م
۲- اوراق : ۱۲۱
۳- خط : نسخ
۴- کاتب : محمد صالح بن خواجہ یوسف الچرخی الکشمیری ۱۱۲۰ھ-
۵- مؤلف : قطب الدین محمد بن محمد التحتانی ٦٦۷ھ -
٦- آغاز : ان ابہی درر تنظم ببنان البیان ـ
۷- اختتام : محمد صلی اللہ علیہ وسلم المبعوث لتتمیم مکارم الاخلاق - و آلہ مصابیح الرجی و اصحابہ مفاتیح الحجی ـ
۸- کیفیت : ابتدائی چند اوراق پر کہنگی کے آثار ہیں- باقی تمام مخطوطہ محفوظ ہے ـ ابتدائی اوراق میں عبارت کو کوئی گزند نہیں پہنچا ہے ـ
فصول اور قال و اقول کے خاص الفاظ بخط سرخ لکھے ہوئے ہیں ـ قال کہہ کر نجم الدین المعروف کاتبی مؤلف شمسیہ کی عبارت نقل کی گئی ہے اور اقول کہہ کر اسی کی شرح لکھی گئی ہے ـ کتاب مقدمہ اور تین مقالوں پر مشتمل ہے جن میں تصورٗ تصدیق اور مادہ کی بحث ہے ـ شمسیہ کی یوں تو بہت سی شرحیں اور حواشی لکھے گئے

مگر شہرت زیادہ تر صرف دو شرحوں کو حاصل ہوئی ۔ ایک تو سعد الدین تفتازانی کی جو بلاد مغرب و مصر میں متداول رہی ہے ۔ دوسری یہ قطب الدین التحتانی والی ہے جو بہت مشہور و متداول ہے ۔ قطب الدین محمد بن محمد کے نام میں کتب حوالہ میں اختلاف ہے ۔ شذرات الذہب اور بغیة الوعاة میں محمود بن محمد درج ہے ۔ معجم المؤلفین اور کشف الظنون میں محمد بن قطب الدین ہے ۔ آپ ۶۹۴ھ میں پیدا ہوئے لڑکپن میں دمشق تشریف لائے وہیں علوم منطق و علوم دینیہ حاصل کیے اور تا دم زیست دمشق میں رہے ۔ ذیقعدہ ۷٦٦ھ میں آپ کی وفات ہوئی اور قاسیوں کے قبرستان میں دفن ہوئے ۔ آپ کے اساتذہ میں عضد الدین دمشقی کا نام سرفہرست ہے ۔ آپ شافعی المسلک ، معقولی ، متکلم اور فقیہ تھے ۔ آپ کا شمار اہل ثروت لوگوں میں ہوتا تھا ۔ شرح شمسیہ کے علاوہ آپ نے درج ذیل کتب یادگار چھوڑی ہیں ۔

۱۔ تحفة الاشراف فی حاشیة الکشاف ۔
۲۔ درة الاصداف علی الکشاف ۔
۳۔ حاشیة علی الکشاف و شرح الکشاف الی سورة الانبیاء ۔
۴۔ رسالہ فی تحقیق الکلیات ۔
۵۔ رسالہ فی التصور و التصدیق ۔
٦۔ شرح الحاوی القزوینی فی الفروع ۴ جلدیں ۔
۷۔ لطائف الاسرار متن فی المنطق ۔
۸۔ لوامع الاسرار شرح مطالع الانوار فی المنطق ۔
۹۔ المحاکمات بین شارحی الاشارات لابن سینا ۔

۱۰- شرح مفتاح العلوم للسکاکی -

المراجع : ۱- حاجی خلیفه : کشف الظنون ، ۲ : ۱۰۶۲ ، تہران ، ۱۳۷۸ھ -
۲- منظور احسن عباسی : مخطوطات عربیہ ، ۳۸ : لاہور ، ۱۹۵۷ء -
۳- عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین ، ۱۱ : ۲۱۵ ، دمشق ۱۳۸۰ھ -
۴- سیوطی : بغیة الوعاة ، ۳۸۹ : مصر ، ۱۳۲۶ھ -
۵- ابن العماد : شذرات الذھب ، ۶ : ۲۰۷ ، ازہر ، ۱۳۵۱ھ -
۶- Brockelmann : GII : (209) 271 : Leiden : 1949.

شرح رسالہ شمسیہ

مخطوطہ نمبر ۵۹۰

ع ۱۶۰ ت - ش

منطق/عربی

۱- تقطیع : ۷ × ۹ س م
۲- اوراق : ۷۷
۳- خط : نسخ
۴- کاتب : نامعلوم
۵- مؤلف : سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی ۷۹۱ھ -
۶- آغاز : الحمدللہ الذی بصرنا بنور الھدایة و التوفیق -

۷- **اختتام** : ناقص الاخر ولا یترکب عن معدم (؟معدوم) صادق و قال کاذب و الالزم -

۸- **کیفیت** : ابتدا کے چند صفحات میں متن کی عبارت مخطط ہے لیکن بعد کے صفحات اس احتیاط سے خالی ہیں -

یہ رسالہ ایک دوسرے رسالے کی ابتدا میں جوڑ دیا گیا ہے جو ۹۰۳ ہجری کا مکتوبہ ہے - اس کا موضوع نحو ہے اور وہ ناقص الاول ہے - اس کا خط اور روشنائی اس کے خط اور روشنائی سے مختلف ہے - کاغذ میں بھی فرق ہے مگر تقطیع ایک جیسی ہے اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ بھی اتنا ہی قدیم ہے -

سعد الدین کی شرح شمسیہ کا مطبوعہ نسخہ بلاد پاک و ہند میں بقول منظور احسن عباسی معلوم نہیں البتہ بلاد مغرب و مصر میں یہ کتاب متداول ہے -

سعد الدین تفتازانی کے حالات معلوم کرنے کے لیے فہرست مخطوطات دیال سنگھ لائبریری جلد اول صفحہ ۱۲۷ کی طرف رجوع کیجیے -

المراجع : ۱- حاجی خلیفہ : کشف الظنون ، ۲ : ۱۰۶۲ ، تہران ، ۱۳۷۸ھ -

۲- منظور احسن عباسی : مخطوطات عربیہ ، ۸۴ ، لاہور ، ۱۹۵۷ء -

قاضی مبارک

مخطوطہ نمبر ٦١٠

ع
١٦٠
م - ق

عربی/منطق

۱- تقطیع : ۲٦×۱۶ سم
۲- اوراق : ۱٦۱
۳- خط : نسخ
۴- کاتب : نامعلوم تاریخ کتابت ذوالقعدہ ۱۲۸۱ھ -
۵- مولف : محمد مبارک بن محمد دائم ادھمی فاروق گوپاموی المتوفی ۱٦۲ ۱ھ -
٦- آغاز : سبحانک اللھم و نحمدک بالائک و نشکرک بنعمائک -
۷- اختتام : و تلمیذہ فی اسفارہ
۸- کیفیت : قاضی مبارک منطق کی مشہور و متداول کتاب ہے - زیر نظر مخطوطہ میں سلم العلوم کے متن کو قاضی صاحب کی تشریحات سے الگ کرنے کے لیے کہیں کہیں سلم کے متن کو خط کشیدہ کر دیا گیا ہے - تصورات کی بحث تصدیقات کی نسبت زیادہ واضح اور جامع ہے -

قاضی محمد مبارک بن محمد دائم ادھمی بن عبدالحئی بن عبدالحلیم بن المبارک ناصحی فاروق گوپاموی گوپامؤ میں پیدا ہوئے - قاضی قطب الدین گوپاموی سے کتب متداولہ کا درس لیا - یہاں سے فارغ ہو کر شیخ صبغۃ اللہ حسینی خیر آبادی محدث سے سند فراغت

حاصل کی - پھر دہلی تشریف لے گئے اور وہیں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا - آپ کے طریقہ تدریس کو بہت شہرت حاصل ہوئی - آپ قاضی حمداللہ اور احمد علی سندیلوی کے ہم عصر تھے - آپ کا قاضی احمد علی صاحب سے مناظرہ بھی ہوا -

قاضی مبارک نے شرح التہذیب اور شرح المواقف پر حواشی لکھے - میر زاہد کے حاشیہ علی الامور العامہ پر بھی قاضی مبارک نے حاشیہ لکھا جو الحاشیة علی حاشیة میر زاہد علی الامور العامہ کے نام سے موسوم ہے - قاضی مبارک کے نام کو جس کتاب نے دوام بخشا وہ قاضی مبارک شرح سلم العلوم ہے جو ۱۱۳۳ ہجری میں آپ نے مکمل کی تھی - کئی بار طبع ہو چکی ہے -

المراجع : ۱- رحمان علی : تذکرہ علمائے ہند ، ۱۷۳ : نولکشور لکھنو، ۱۹۱۴ء -
۲- ڈاکٹر زبید احمد : عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ ، ۱۶۳ : ترجمہ ادارۂ ثقافت اسلامیہ لاہور ، ۱۹۷۳ء -
۳- مولانا عبدالسلام ندوی : حکمائے اسلام ، ۲ : ۳۴۰ ، اعظم گڑھ ، ۱۹۵۶ -
۴- سید فیاض محمود : تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند عربی ادب ، ۲ : ۳۳۶ ، المکتبہ العلمیہ لاہور ، ۱۹۷۲ء -
۵- Brockelmann : S : 11 : 624 : Leiden : 1938.

قطبی

مخطوطہ نمبر ۲۷۰ (و)

ع
۱۶۰
ق - ق

منطق/عربی

۱- **تقطیع** : ۲۲×۱۵ سم

۲- **اوراق** : ۸۶

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** : قطب الدین محمد بن محمود الرازی المتوفی ۷۶۶ھ -

۶- **آغاز** : قال و رتبته' علی مقدمة و ثلاث مقالات و خاتمة -

۷- **اختتام** : وآله مصابیح الرجی و اصحابه مفاتیح الحجی-

۸- **کیفیت** : خط عمدہ ہے - مجدول بخط طلائی و شنگرفی ہے - قال ، اقول بقلم سرخ تحریر کیے گئے ہیں -

محشی کا نام آخر میں ہے اور وہاں چند سطروں پر مشتمل حاشیہ کے اختتام پر لکھا ہوا ہے - ''تمت رسالہ مولانا احمد''

حواشی بہت عمدہ اور واضح ہیں - محشی حضرات میں مولانا احمد ، عبدالحلیم سیالکوٹی ، نور احمد ، ملا جلال درانی، مولانا عصام وغیرہم کے نام درج ہیں- جہاں حاشیہ پر جگہ بیان مدعا کے لیے کم تھی وہاں الگ کاغذ کے ٹکڑے پر لکھ کر ساتھ لگا دیا گیا ہے - کتاب کئی بار

اور کئی جگہ چھپ چکی ہے اور مدارس میں اصل نام القواعد المنطقیہ شرح رسالہ الشمسیہ کی بجائے قطبی کے نام سے زیادہ معروف ہے ۔

قطب الدین محمد بن محمود الرازی التحتانی البویہی کے نام میں اختلاف وارد ہوا ہے سیوطی نے محمود بن محمد لکھا ہے ۔ طاش کبری زادہ نے محمد بن محمد لکھا ہے اور سبکی نے بھی محمد بن محمد لکھا ، سرکیس نے محمد بن محمود درج کیا ہے ۔ بہرحال یہ ایک ہی شخص کے مختلف نام ہیں ۔ آپ رے کے قریبی قصبہ دار مومنین میں پیدا ہوئے اور دمشق میں وفات پائی ۔ تاج الدین سبکی سے ملے کیونکہ وہ طبقات الشافعیہ میں اس ملاقات کا ذکر کرتے ہیں ۔ ۷۶۳ھ میں دمشق آئے جب کہ ان سے پہلے ان کی شہرت پہنچ چکی تھی علما نے مناظرہ کیا اور آپ کو عالم اجل پایا ۔ چنانچہ آپ دمشق میں مقیم ہوگئے اور ۷۶۹ھ میں دمشق ہی میں جہان فانی سے رخصت ہوگئے ۔ آپ نے رے میں بہت بڑے بڑے علما سے استفادہ کیا اور درج ذیل کتابیں یادگار چھوڑی ہیں :

۱۔ تحقیق معنی التصور و التصدیق ۔

۲۔ الرسالۃ القطبیہ شرح الشمسیہ ۔

۳۔ لوامع الاسرار شرح مطالع الانوار ۔

۴۔ المحاکمات۔

۵۔ تحریر القواعد المنطقیہ فی شرح الرسالۃ الشمسیۃ المعروف بقطبی ۔

المراجع : ۱۔ سیوطی : بغیۃ الوعاۃ ، ۳۸۹ ، مصر ، ۱۳۲۸ھ ۔

۲- طاش کبری زاده : مفتاح السعادة ، ۱ : ۲۳۶ ، حیدر آباد -

۳- سرکیس : معجم المطبوعات العربیة و المعربة ، ۱ : ۹۱۸ ، مصر ۱۹۲۸ء -

۴- تاج الدین السبکی : طبقات الشافعیه الکبری ، ۱۶ : ۳۱ ، مصر -

---

نحو

۱۳ : ۱۰

۱- چار چمن
۲- حاشیہ ملا جمال علی شرح جامی
۳- رسائل نحو
۴- شرح ارشاد
۵- شرح قطر الندی و ابل الصدی
۶- شرح نور العین
۷- الفوائد الضیائیہ
۸- کتاب الهامیہ
۹- المصباح
۱۰- وافی النحو

چار چمن

مخطوطہ نمبر ٦٦٩

۵ ع ۴
ن - ج

قواعد فارسی/فارسی

۱- **تقطیع** : ۲۰×۱۲ سم

۲- **اوراق** : ۴۰

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : صفدر علی ولد امام محمد علی - سنہ کتابت ۱۲۷۱ھ -

۵- **مؤلف** : غلام محی الدین نحیف -

۶- **آغاز** : گلدستہ در سبب تالیف کدیوار چار چمن این کتاب بندہ ضعیف غلام محی الدین نحیف غفراللہ ذنوبہ -

۷- **اختتام** : عندلیب دل را محو تماشایش کناں بالنبی و آلہ صلوات اللہ علیہم اجمعین -

۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ فارسی زبان کے قواعد پر مشتمل ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جس کو چار بابوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر باب کا نام چمن رکھا گیا ہے پھر ہر چمن میں کئی فصلیں ہیں ہر فصل کو نہال کہا گیا ہے - پھر ہر نہال کے کئی جز ہیں جن کو شاخ ، شگوفہ اور گل کے نام دئے گئے ہیں -

پہلے چمن میں نہال شاخ اور شگوفہ وغیرہ سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں - اس کا خط بھی نہایت عمدہ ہے - اس

کے بعد مخطوطہ شکستہ نستعلیق میں لکھا ہوا ہے اور چمن شاخ نہال ، شگوفہ اور نسم وغیرہ پر سیاہ لکیر کھینچ دی گئی ہے -

ہر چمن میں ایک مستقل فن کی بحث ہے مثلاً چمن اول میں زبان فارسی میں ہونے والے صرفی تغیرات کا بیان ہے یعنی فارسی زبان کی صرف بیان ہوئی ہے - چمن دوم میں نحو کے مسائل بیان ہوئے ہیں جو فارسی جمل کی تراکیب میں مستعمل ہیں -

چمن سوم میں علم بیان کی بحث ہے -

چمن چہارم میں علم بدیع پر بحث ہے -

اس کا خاتمہ سید عبداللطیف نے لکھا ہے اور اس کتاب کو ۱۲۶۹ ہجری کی تالیف بتایا ہے -

مخطوطہ نیلگوں اوراق پر لکھا ہوا ہے اور قابل استفادہ ہے -

حاشیہ ملا جمال علی شرح جامی

مخطوطہ نمبر ۵٦٦

نحو/عربی

۱- تقطیع : ۲۵×۱۸ س م
۲- اوراق : ۳۰۸
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : نامعلوم
۵- مؤلف : ملا جمال بن نصیر

۶- آغاز : الحمدلله المرفوع شانه، المنصوب برهانه۔

۷- اختتام : یکن علی مذهب الاخفش او استغراقته با عتبار۔

۸- کیفیت : شرح جامی کی عبارت قوله، لکھ کر نقل کی گئی ہے لفظ قوله، سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔ کہیں کہیں شرح جامی کی عبارت پر سرخ لکیر بھی لگائی گئی ہے۔
صفحات میں تقدیم و تاخیر ہوگئی ہے۔ بعض جگہ پر عبارت درمیان میں سے چھوڑ دی گئی ہے اور کاغذ کے کئی کئی صفحات خالی ہیں۔ جہاں حضرت مولینا عبدالغفور لاری نے شرح جامی کو مشکل بنایا وہاں ملا جمال بن نصیر نے اس کتاب کو سہل انداز میں پیش کیا۔
ملا جمال بن نصیر کا تذکرہ کتب حوالہ کی متداول کتابوں میں نہیں ملتا ہے۔ البتہ اس حاشیہ کے حوالہ سے چند ایک مولفین نے آپ کا ذکر کیا ہے۔ آپ ۱۰۱۹ھ تک زندہ تھے اور یہ حاشیہ ۱۰۱۹ھ میں ہی مکمل فرمایا۔
یہ کتاب لکھنئو سے ۱۸۸۰ء میں طبع ہوئی۔ سرکیس نے اس کی طباعت ۱۳۱۷ھ میں بمعہ حاشیہ ملا عبدالرحمن اور محرم آفندی میں بتائی ہے۔ اب یہ مطبوعہ نسخہ بھی نایاب ہے۔

المراجع : ۱- سرکیس: معجم المطبوعات العربية و المعربة، ۲: ۱۷۸۹ھ۔

۲- A.G : Ellis : Catalogue of Arabic Books : I : 785.

۳- Brockelmann : SI : 534.

رسائل نحو

مخطوطہ نمبر ۳۲۷

نحو/عربی و فارسی

۱- تقطیع : ۲۴×۱۴ سم

۲- اوراق : ۲۹

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : عیسیٰ ابن حافظ محمود، تاریخ کتابت ۱۲۰۹ھ -

۵- مؤلف : عبدالقاہر بن عبدالرحمان الجرجانی -

۶- آغاز : بعد تحمید خداوند و درود مصطفیٰ
نعت آل پاک پیغمبر رسول مجتبیٰ

۷- اختتام : عطف و آن دہ است - واو و فا و حتی و او و ام و ثم و لا و بل و اما و لکن - تمام شد مختصر پارسی از دست - - -

۸- کیفیت : اس جلد میں تین مختصر رسائل ہیں جو نحو کے متعلق ہیں- ان میں سے دو فارسی میں جن میں سے ایک نظم میں اور دوسرا نثر میں ہے - تیسرا عربی میں ہے -
فارسی نثر نحو میر کی طرز پر ہے اور اس کا نام مختصر در نحو فارسی ہے عربی رسالہ ہدایتہ النحو ہے جو ناقص الاخر ہے - منظوم رسالہ دو صفحات پر مشتمل ہے - زبان فارسی میں چند اشعار میں عوامل نحو اور ان کا استعمال و عمل بیان کیا گیا ہے - اشعار کی زبان آسان اور یاد

کرنے میں سہل ہے دراصل یہ ہدایتہ النحو کا منظوم فارسی ترجمہ ہے -

تینوں رسائل کا مجموعہ نحو پر ایک عمدہ کتاب ہے جسے پڑھنے سے نحو میں اچھا خاصا درک حاصل ہو سکتا ہے -

---

شرح ارشاد

مخطوطہ نمبر ۱۳۷

۲۰۵ ع ۴
ک - ش

نحو/عربی

۱- **تقطیع** : ۱۴ × ۲۲ سم
۲- **اوراق** : ۲۳۸
۳- **خط** : نسخ
۴- **کاتب** : نامعلوم
۵- **مؤلف** : ابوالفضل خطیب الکازرونی -
۶- **آغاز** : الحمدللہ رب العالمین -
۷- **اختتام** : و قال اذا قیل آت زیدا لقد قام فھو (ناقص الاخر) -
۸- **کیفیت** : مخطوطہ زیر نظر کے بعض اوراق میں کرم خوردگی کے اثرات ہیں مگر عبارت محفوظ ہے - الارشاد کا متن خط کشیدہ ہے - کہیں یہ خط سرخ اور کہیں سیاہ ہے - ارشاد کافیہ کی طرز پر تالیف کی گئی ہے - مثالیں عام بول چال کی محاوراتی زبان سے لی گئیں ہیں جس کا فائدہ یہ ہے کہ متعلم کو اصول سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے -

شارح ابوالفضل خطیب الکازرونی نے اس کو اور بھی
آسان اور قابل فہم بنا دیا ہے۔ اگرچہ شرح بہت مفصل
ہے اور قاری اکتا جاتا ہے مگر مفید ضرور ہے۔
کتاب کا مطبوعہ نسخہ ناپید ہے۔ کسی قلمی نسخہ کا ذکر
متداول فہارس مخطوطات میں نہیں ملتا۔ جناب رحمان علی
نے تذکرہ علمائے ہند میں لکھا ہے کہ انہوں نے اس کتاب
کو مفتی علی کبیر مچھلی شہری کے کتب خانہ میں دیکھا
ہے۔ کتاب کے اندر ایسی کوئی داخلی واضح شہادت نہیں
ملتی کہ یہ شرح ابوالفضل الخطیب الکازرونی ہی کی ہے۔
اس بات کی تصریح حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں
کی ہے۔ دیگر کتب حوالہ میں اس کتاب اور شارح کے
بارے میں معلومات نہ ملنے پر ہم نے اس پر اعتماد
کیا ہے۔

قاضی شہاب الدین مؤلف الارشاد مولانا خواجگی کے شاگرد
تھے۔ جب امیر تیمور نے دہلی پر حملہ کیا تو آپ
جونپور تشریف لے گئے اور وہاں درس و تدریس کا سلسلہ
شروع کر دیا۔ وہیں ۸۴۹ھ میں وفات فرمائی اور اٹالہ
میں دفن ہوئے۔

آپ کی دیگر تصنیفات درج ذیل ہیں:

۱۔ بحر مواج۔
۲۔ حاشیہ کافیہ۔
۳۔ بدایع البیان۔
۴۔ شرح بزودی۔

۵- مناقب السادات -

۶- فتاوی ابراہیم شاہی -

المراجع : ۱- حاجی خلیفہ : کشف الظنون ، ۱ : ۶۸ ، تہران ، ۱۳۸۷ھ -

۲- رحمان علی : تذکرہ علمائے ہند ، ۸۸ : نول کشور لکھنئو -

شرح الندی وابل الصدی

مخطوطہ نمبر ۲۰۷

۲ع۵ ۴
ج - ش

نحو/عربی

۱- **تقطیع** : ۲۲×۱۲ سم

۲- **اوراق** : ۶۹

۳- **خط** : نسخ

۴- **کاتب** : نامعلوم تاریخ کتابت - ۱۱۹۰ھ یا ۱۱۱۹ھ -

۵- **مؤلف** : جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن یوسف بن عبداللہ بن ہشام الانصاری المتوفی ۷۶۱ھ -

۶- **آغاز** : قال الشیخ الامام العالم العلامہ جمال المتصدر بن تاج القراء --- فسح اللہ فی قبرہ الحمدللہ رافع الدرجات ممن انخفض لجلالہ -

۷- **اختتام** : انہ الجواد الکریم الرؤف الرحیم و الحمدللہ رب العالمین -

۸- **کیفیت** : بہت عمدہ خط میں لکھا ہوا شرح قطر الندی وابل الصدی

کا نسخہ ہے۔ نحو کی اہم کتابوں میں سے ایک کتاب ہے۔
قطر الندی و ابل الصدی ابن ہشام انصاری کی اپنی تالیف
کردہ کتاب ہے اور خود ہی اس کی شرح بھی کی ہے۔
قطر الندی کی کئی ایک اور شرحیں بھی لکھی گئیں ہیں
جن میں سے الشہاب احمد بن الجمال عبداللہ الفاکہی کی
مجیب الندا اور محمد بن علی بن احمد الحریری المرفوش کی
دلیل الصدی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔
کتاب کئی بار بولاق، مصر اور تیونس سے طبع ہو
چکی ہے۔ اس کتاب کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ استاذ
کاکو یار نے نیدن سے ۱۸۸۷ء میں شائع کیا۔
ابو محمد عبداللہ بن یوسف بن ہشام الانصاری ۷۰۸ھ میں پیدا
ہوئے۔ تذکرے آپ کے مولد کے بارے میں خاموش
ہیں۔ آپ نے الشہاب عبداللطیف بن المرحل سراج، ابی
حیان، التاج التبریزی اور التاج فاکہانی وغیرہم سے
علم حاصل کیا بعدہ، مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور کچھ
عرصہ قیام فرمایا مگر وہاں زیادہ دیر نہ رہ سکے اور مصر
تشریف لے گئے اور وہیں کے ہو رہے۔ ابن خلدون نے کہا
ہے کہ ہم مصر میں ایک عالم کے بارے میں سنتے
ہیں جسے ابن ہشام کہتے ہیں جو سیبویہ سے زیادہ علم
نحو جانتا ہے۔ آپ کی اکثر کتابوں کا چرچا آپ کی عمر
ہی میں ہوگیا تھا۔ آپ نے اگرچہ ابن حیان سے استفادہ
کیا تھا مگر بعض مسائل میں سخت اختلاف تھا اور یہ
اختلاف چشمک کی حد تک پہنچ گیا تھا۔ آپ کے اکثر
اساتذہ چونکہ شافعی تھے اس لیے ابتداءً آپ بھی شافعی

مسلک سے متاثر ہوئے مگر بعد میں آپ حنبلی مسلک سے وابستہ ہوگئے اور اسے مستقلاً اختیار فرمایا۔ مصر میں آپ طلبہ کے لیے مرجع تھے۔ آپ کی وفات پر بہت سے مراثی کہے اور لکھے گئے۔

آپ نے ۵ ذی القعدہ خمیس اور جمعہ کی درمیانی شب کو ۷۶۱ھ میں انتقال فرمایا اور مقبرہ صوفیہ میں بروز جمعہ بعد از نماز عصر دفن کر دیے گئے۔ آپ کی تاریخ وفات البغدادی نے ۷۶۳ھ اور حاجی خلیفہ نے ۷۶۲ھ لکھی ہے مگر بروکلمان، عمر رضا کحالہ، ابن العماد جلال الدین سیوطی اور سرکیس نے ۷۶۱ھ لکھی ہے۔ ہم نے بروکلمان اور اس کے دوسرے ہم نوا حضرات پر اعتماد کرکے ۷۶۱ھ لکھا ہے۔

ابو محمد عبداللہ بن یوسف المعروف با بن ہشام نے بہت سی کتب یادگار چھوڑی ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب۔
۲۔ الاعراب عن قواعد الاعراب۔
۳۔ الغاز نحویۃ۔
۴۔ اوضح المسالک الی الفیۃ ابن مالک۔
۵۔ شذرات الذہب فی معرفۃ کلام العرب۔
۶۔ شرح قصیدہ بانت سعاد۔
۷۔ تذکرہ فی النحو ۱۵ جلدیں
۸۔ تلخیص الانتصاف من تفسیر الکشاف۔
۹۔ الروضۃ الادبیہ فی شواہد علوم العربیہ، ۶ جلدیں۔

۱۰- شرح قصیدہ بردۃ -

۱۱- شوادر الملح و موادر المنح - ان کے علاوہ بغدادی نے ۲۰ رسائل اور کتب گنوائی ہیں -

المراجع : ۱- حاجی خلیفہ : کشف الظنون ، ۲ : ۱۳۵۲ ، تہران ، ۱۳۷۸ء -

۲- سیوطی : بغیة الوعاة ، ۲۹۳ : قاہرہ ، ۱۳۲۶ھ -

۳- سرکیس : معجم المطبوعات ، ۱ : ۲۷۳ ، مصر ، ۱۳۴۶ھ -

۴- الشوکانی : بدر الطالع ، ۱ : ۳۰ : قاہرہ ، ۱۳۴۷ھ -

۵- طاش کبری زادہ : مفتاح السعادۃ ، ۱ : ۱۹۸ ، حیدر آباد دکن -

۶- البغدادی : ہدیة العارفین ، ۱ : ۴۶۵ ، تہران ، ۱۳۸۷ھ -

۷- ابن العماد : شذرات الذہب ، ۶ : ۱۹۱ ، مصر ، ۱۳۵۱ھ -

۸- عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین ، ۶ : ۱۶۳ ، دمشق ، ۱۳۷۷ھ -

۹- Brockelmann : S : 11 : 16 : 136 G : 23 : Leiden : 1938.

شرح نورالعین

مخطوطہ نمبر ۴۲۲ — ۲۰۵ ع ۴ - ش

نحو/عربی

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۲ س م

۳- اوراق : ۷۰

۴- خط : نستعلیق

۵- مؤلف : نامعلوم

۶- آغاز : الحمدللہ رب العالمین و الصلواۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین ۔

۷- اختتام : الحمدللہ الذی وفقنا لشرح نور العین ۔

۸- کیفیت : مخطوطہ زیر نظر کے بعض اوراق کا حاشیہ نذر دیمک ہو چکا ہے مگر عبارت بالکل محفوظ ہے ۔ اندازہ ہے کہ تیرھویں صدی ہجری میں لکھا گیا ہے ۔ شرح اور متن کو الگ کرنے کا کوئی قاعدہ ملحوظ نہیں رکھا گیا ۔ متن میں اس کتاب کو عادل ملک بن شہاب الدین کے نام معنون کیا گیا ہے ۔ کتاب نور العین بہت مختصر ہے اور مولف نے اسے صرف مبتدی طالب علم کے لیے لکھا ہے ۔ اس کا انداز بھی مبتدیانہ ہے یعنی کلمہ اسم فعل حرف وغیرہ سے شروع ہو کر مرکبات کی طرف بڑھے ہیں ۔ مگر شرح اچھی لکھی ہے اور قابل استفادہ ہے ۔ نورالعین نامی بہت سی کتابیں مختلف فنون میں ہیں کتب حوالہ میں جن کا تذکرہ ملتا ہے مگر نحو کی کتاب نورالعین یا اس کی شرح کا متداول کتب حوالہ میں تذکرہ نہیں ملتا ۔

الفوائد الضیائیہ

مخطوطہ نمبر ۵۹۰

نحو/عربی

۱- تقطیع : ۱۷ × ۹ س م

۲- اوراق : ۲۲۳

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : احمد بن محمد بن محمد النظامی ۹۰۳ھ

۵- مؤلف : نور الدین عبدالرحمن جامی م ۸۹۸ھ -

۶- آغاز : ناقص الاول : کثرته فیه و قیل لان باب التفعیل -

۷- اختتام : المفتوح ما قبلها الفا نحو رایت زیدا هذا آخر الکلام و قد استوفینا المرام و الحمدلله علی توفیق الاتمام -

۸- کیفیت : کافیہ کی عبارت خط کشیدہ ہے - اسباب منع صرف کے بیان سے پہلے کا حصہ غائب ہے - شرح شمسیہ مسعود بن عمر التفتازانی کے ساتھ مجلد ہے - خط اگرچہ اتنا عمدہ نہیں مگر قابل استفادہ ضرور ہے اس مخطوطے کی خصوصیت یہ ہے کہ تقریباً پونے پانچ سو سال پرانا ہے -

---

کتاب الهامیہ

مخطوطہ نمبر ۴۶۷

نحو/عربی

۱- تقطیع : ۲۴ × ۱۶ س م

۲- اوراق : ۸۱
۳- خط : نسخ
۴- کاتب : نامعلوم
۵- مؤلف : نامعلوم
۶- آغاز : سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام۔
۷- اختتام : فسقط النون بالاضافة۔
۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطہ نحو کی کتاب ہدایة النحو پر حاشیہ ہے۔ محشی کا نام درج نہیں۔ خط اچھا نہیں ہے مگر حاشیہ قابل استفادہ ہے۔

المصباح فی علم النحو

مخطوطہ نمبر ۱۴۰ ۲-۵ ع ۴
نحو/عربی ن ۔ ا

۱- تقطیع : ۲۱×۱۳ س م
۲- اوراق : ۹۳
۳- خط : نسخ
۴- کاتب : نامعلوم
۵- مؤلف : ناصر بن عبدالسید ۔ المطرزی النحوی م ۶۱۰ھ۔
۶- آغاز : اما بعد حمد اللہ ذی الانعام جا عل النحو فی الکلام کا الملح فی الطعام۔

۷۔ اختتام : فی الاول ما سبق الکلام ۔

۸۔ کیفیت : مخطوطہ محفوظ صورت میں موجود ہے۔ مقدمہ کے بعد ایک فہرست ابواب دی گئی ہے ۔ ابواب و فصول شنگرفی حروف میں تحریر ہیں کل پانچ ابواب ہیں ۔ جن میں سے ہر ایک میں نحو کے ایک مکمل مسئلہ کا ذکر ہے ۔ مقدمہ میں یہ وضاحت موجود ہے کہ عبدالقاہر جرجانی کی ہدایۃ النحو میں جو مقامات زائد اور باعث طوالت تھے ان کو نظر انداز کرکے اور جہاں تشنگی تھی وہاں اضافہ کرکے ایک نئی کتاب تالیف کی ہے جس کا نام المصباح رکھ دیا ہے ۔

کتاب میں اگرچہ عبدالقاہر جرجانی کا تتبع کیا گیا ہے مگر افادیت کے اعتبار سے اس کی ایک مستقل حیثیت ہے اور ہر زمانے میں یہ نحو کی مہمات کتب میں شمار کی گئی ہے اور ہر زمانے کے علما نے اس کی طرف توجہ کی ہے ۔ اس کے بہت سے اختصار اور حواشی اور بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں جن کا ذکر کشف الظنون میں ملتا ہے جو مختلف زمانوں کے علما نے لکھی ہیں۔ زیر نظر نسخہ ہر لحاظ سے مکمل ہے ۔

ناصر بن عبدالسید کا پورا نام ، ناصر الدین ابوالفتح ، ناصر بن ابی المکارم عبدالسید بن علی الخوارزمی ہے ۔ آپ رجب ۵۳۸ھ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی ۔ علوم متداولہ الموفق اور خطیب خوارزمی سے حاصل کیے ۔ علم حدیث ابی عبداللہ محمد بن علی بن

ابی سعید التاجر سے پڑھا ۔ آپ پکے معتزلی تھے اور اس مکتب فکر کے مبلغ بھی تھے ۔ مذاہب اربعہ میں سے امام ابو حنفیہ کے پیروکار تھے ۔ آپ کا اپنے زمانے کے بہت بلند پایہ علماء میں شمار ہوتا تھا ۔ آپ جرجانیہ کے رہنے والے تھے ۔ آپ حج کو جاتے ہوئے بغداد بھی گئے۔ کچھ عرصہ خوارزم میں بھی قیام رہا اور وہیں ۶۱۰ھ میں وفات ہوئی ۔

آپ نے بہت سی تالیفات چھوڑی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

الافصاح فی شرح المقامات للحریری ۔

الاقناع لماحوی تحت القناع ۔ تلخیص اصلاح المنطق لابن السکیت ۔

المغرب فی ترتیب المغرب فی اللغة ۔ مقدمة فی المنطق ۔

اور تقریباً تین سو کے لگ بھگ قصائد ہیں۔

المراجع : ۱- حاجی خلیفہ : کشف الظنون، ۲ : ۱۷۰۸ ، طہران، ۱۳۷۸ھ۔

۲- عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین، ۱۳ : ۱۷ ، دمشق، ۱۳۸۰ھ۔

۳- الزرکلی : الاعلام ، ۸ : ۳۱۱ ۔

۴- ابی الوفا : الجواہر المضیئہ ، ۲ : ۱۹۰، حیدر آباد دکن ۱۳۳۲ھ ۔

۵- السیوطی : بغیة الوعاة ، ۲ : ۳۰۲ : مصر ، ۱۳۲۶ھ۔

۶- البغدادی : ہدیة العارفین ، ۲ : ۴۸۸ ، تہران ، ۱۳۸۷ھ ۔

۷۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان، ۵ : ٦، مصر، ۱۹۴۹ء۔
۸۔ Brockelmann: G: 1: 350/293, Leiden 1943.

وافی النحو

مخطوطہ نمبر ۴۰۰   ۵۰۲ ع ۴

نحو/عربی   ج - و

۱۔ **تقطیع** : ۲٦ × ۱۷ سم

۲۔ **اوراق** : ۹۰

۳۔ **خط** : نسخ و نستعلیق

۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : جمال الدین محمد بن عثمان بن عمر البلخی ۸۰۰ھ۔

٦۔ **آغاز** : الحمدللہ الذی بیدہ تصریف الاحوال۔

۷۔ **اختتام** : و سین تمیمیة تلحقان بکاف ۔۔۔

۸۔ **کیفیت** : وافی نحو کی ایک مکمل کتاب ہے اگرچہ یہ متداول نہیں رہی مگر اس میں نحوی مسائل کی جزئیات کی تفصیل بہت عمدہ طریقہ سے بیان کی گئی ہیں۔
مخطوطہ زیر نظر کے ابتدائی چند اوراق میں کرم خوردگی کے آثار پائے جاتے ہیں مگر عبارت محفوظ ہے۔ موضوعات بقلم سرخ لکھے ہیں۔ عبارت میں غلطیاں موجود ہیں۔ بہت سے مختلف لوگوں کے حواشی کے ساتھ اسی کتاب کی شرح منہل الصافی لدمامینی کے اقتباسات بھی حاشیہ میں درج ہیں۔ متن کتاب میں مسائل نحو میں نحاۃ کے اختلاف

پر بھی بحث کی گئی ہے -
کتاب آستانہ سے ملا علی قاری کی شرح کے ساتھ چھپ چکی ہے - کتاب کے نسخے رام پور - بانکی پور اور انڈیا آفس لائبریری میں موجود ہیں -
جمال الدین محمد بن عثمان بن عمر البلخی اپنے زمانے کے مشہور نحوی اور مروجہ علوم کے ماہر تھے - آپ نے بلخ سے ہندوستان کا سفر بھی کیا - مگر تذکرے اس سلسلے میں خاموش ہیں کہ آپ نے توطن کہاں اختیار کیا۔ آپ کی وفات کے بارے میں بروکلمان اور بغدادی کے درمیان اختلاف ہے بغدادی ۸۳۰ھ بتاتا ہے اور اسی کو عمر رضا کحالہ نے بھی نقل کیا ہے - مگر بروکلمان ۸۰۰ھ بتاتا ہے - ہم نے بروکلمان کی بات پر اعتماد اس لیے کیا کہ منہل الصافی شرح الوافی کا مولف ۸۲۵ھ میں مرا - قیاس غالب یہی ہے کہ مولف شارح سے پہلے تھا -
محمد بن عثمان بن عمر البلخی نے ایک اور کتاب بھی اپنی یادگار چھوڑی جو امام غزالیؒ کی احیاء العلوم کی تلخیص ہے اور جس کا نام عین العلم و زین الحلم ہے -

المراجع : ۱- حاجی خلیفہ : کشف الظنون ، ۲ : ۱۹۹۸ ، تہران ، ۱۳۷۸ھ -
۲- بغدادی : ہدایۃ العارفین ، ۲ : ۱۸۷ ، تہران ، ۱۳۸۷ھ -
۳- عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین ، ۱۰ : ۲۸۴ ، دمشق ، ۱۳۷۹ھ -

٣- سركيس : معجم المطبوعات العربيه و المعربة ، ١

٥٨٦ ، مصر ، ١٣٣٦هـ -

٥- A.G. Allis : Catalogue of Arabic Books in the British Museum : II : 272 : 1967.

٦- Brockelmann : G 11 ; 26 ' 193 ; S : I : 749,
S : 11 : 258.

صرف

۱۴ : ۳

۱- پنج گنج
۲- الشافیه
۳- شرح صرف زرادی

پنج گنج

مخطوطہ نمبر ۶۷۸ ۲ ع ۴

صرف/عربی - پ

۱- تقطیع : ۲۲×۱۶ س م

۲- اوراق : ۳۲

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نامعلوم

۵- مؤلف : نامعلوم

۶- آغاز : الحمد الذی خلق السنان

۷- اختتام : ناقص الاخر و حی یو حی و حیاء -

۸- کیفیت : مخطوطہ زیر نظر کی ابتدا میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس میں پانچ باب ہیں اور ہر باب میں پانچ فصلیں ہیں اس لیے اس کا نام پنج گنج رکھا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ اس نسخہ میں صرف پہلے باب کی تین فصلیں موجود ہیں اور ان میں سے بھی صرف پہلی فصل کو سرخ روشنائی سے ممتاز کیا گیا ہے اور دوسری دو فصول کے لیے جگہ کافی چھوڑ دی گئی ہے -

جو کچھ موجود ہے اس میں صحیح مہموز معتل اور مضاعف کی پہچان ان کی تعلیلات کے قانون ان کی گردانیں برائے صرف کبیر و صغیر بمطابق مضارع و ماضی مجہول و معروف نہایت خوش خط لکھی ہیں۔ مخطوطے میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔
یہ کتاب کلکتہ میں ۱۸۰۵ء میں چھپی اور پھر بعد میں ۱۸۴۴ء میں لکھنئو سے شائع ہوئی۔

المراجع : ۱۔ Rieu : 11 : 523 : Great Britain : 1966.

الشافیہ

مخطوطہ نمبر ۱۳۷ — ۲ ع ۴

صرف/عربی — ۱ - ۱

۱۔ التقطیع : ۲۵ ۱۷ س م
۲۔ اوراق : ۱۱۱
۳۔ خط : نسخ
۴۔ کاتب : نامعلوم۔ سنہ کتابت ۱۲۸۷ھ۔
۵۔ مؤلف : ابو عمر و عثمان بن عمر بن ابو بکر المعروف با بن الحاجب م ۶۴۶ھ۔
۶۔ آغاز : الحمدللہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔

۱۔ **اختتام** : فلم یکتب منھا بالباء غیر بابیے والیے۔ و علی و حتی ۔ ۔ ۔
السمی بالشافیہ ۱۲۵۸ھ ۔

۱۔ **کیفیت** : ابن حاجب کی صرف کی مشہور کتاب ہے ۔ داخل نصاب
درس نظامی رہی ہے اور اب بھی ہے ۔ اس پر بہت سی
شرحیں اور حواشی لکھے گئے ہیں مگر مشہور و متداول
حاشیہ احمد بن الحسن فخر الدین الجار بردی المتوفی ۷۴۶ھ
کا ہے جو مدارس میں پڑھایا جاتا رہا ہے اور اب بھی
پڑھایا جاتا ہے ۔

مخطوطہ زیر نظر قابل استفادہ حالت میں ہے اور اس پر
بھی جاربردی کا حاشیہ ہے ۔ خط عمدہ ہے ۔ کہیں کہیں
عربی الفاظ کے فارسی معانی بین السطور میں بخط نستعلیق
مرقوم ہیں مگر یہ معانی لکھنے والے کا نام درج نہیں ہے ۔
ابن الحاجب مصر میں ۵۷۰ھ میں پیدا ہوئے ۔ دمشق
میں تعلیم پائی ۔ اپنے چند دوستوں کے ساتھ دمشق سے
چلے اور کرک تشریف لائے اور وہیں ٹھہرے ۔ آپ کا
شمار مشہور فقہا، قراء، اصولیین، نحاۃ صرفیین میں ہوتا ہے ۔
آپ شوال ۶۴۶ھ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ۔
آپ کی بہت سی تصانیف میں سے مندرجہ ذیل کتب پائی
جاتی ہیں :

۱۔ الایضاح فی شرح المفصل ۔
۲۔ جامع الامہات فی الفقہ ۔
۳۔ جمال العرب فی علم الادب ۔
۴۔ شرح کتاب سیبویہ ۔

۵- عقیدة ابن الحاجب -

۶- کافیه ذوی الارب فی معرفة کلام العرب -

۷- معجم الشیوخ -

۸- المقصد الجلیل فی علم الخلیل -

۹- الملتقی للمبتدی شرح الایضاح لا بی علی الفارسی فی النحو -

۱۰- منتهی السئول و الامل فی علمی الاصول و الجدل وغیره -

المراجع : ۱- حاجی خلیفه: کشف الظنون، ۲ : ۱۰۲۰ ، طهران، ۱۳۷۸ھ -

۲- عمر رضا کحاله : معجم المؤلفین، ۶ : ۲۶۵، دمشق، ۱۳۷۷ھ -

۳- البغدادی : ہدیة العارفین ، ۱ : ۶۵۴ : طهران ، ۱۳۷۸ھ -

شرح زرادی

مخطوطہ نمبر ۲۸۲ — ۲ ع ۴

صرف عربی/بزبان فارسی — م - ش

۱- تقطیع : ۲۷×۱۶ سم

۲- اوراق : ۱۰۶

۳- خط : نستعلیق و نسخ

- **کاتب** : ملا رشید ۱۲۵۸ھ

- **مؤلف** : محمد مسعود ابن محمد یعقوب ۔

- **آغاز** : ثنائے بے انتہائے و محامد خارج از احصائے مر حضرت کارسازی را ۔

- **اختتام** : ہر کہ خواند نفع بخشادش خدائی مستعان
سیما باری کہ شد باعث بریں ملا رشید

- **کیفیت** : ابتدائی تقریباً ساٹھ اوراق میں متن سرخ روشنائی سے اور شرح سیاہ روشنائی سے لکھی ہوئی ہے اس کے بعد متن بھی سیاہ روشنائی سے لکھا ہوا ہے لیکن باقی عبارت سے قلم قدرے موٹا استعمال ہوا ہے اور متن کو مخطط کر دیا گیا ہے ۔

کتاب حضرت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر معنون ہے ۔

صرف زرادی خود بھی صرف کی عمدہ کتاب ہے شارح نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ شرح کی ہے اور صرف کے اہم مسائل نہایت خوبی سے بیان کیے ہیں ۔ شارح نے زرادی کی نسبت کے بارے میں چند مفروضات اپنے مقدمہ میں لکھے ہیں جن کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ فخر الدین زرادی السامانوی صاحب متن کے حالات کے لیے دیکھیے فہرست مخطوطات دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری ، جلد دوم ، صفحہ ۳۰۱ ۔

آخر کتاب میں ایک رباعی ہے جس میں تاریخ کتابت لکھی گئی ہے جس میں رباعی کہنے والے نے خود کو ملا رشید کہا ہے۔ کتاب کا خاتمہ اور دعا بھی نظم میں ہے۔ گمان غالب ہے کہ یہ دعا اور خاتمہ اور تاریخ وغیرہ سب ملا رشید کے اشعار ہیں اور اسی شخص نے کتاب کا یہ نسخہ لکھا ہے۔

لغت ، بلاغت و خطبہ جات

۱۵ : ۵

۱- لغات فارسی

۲- منتخب اللغات

۳- نصاب الصبیان

۴- حاشیہ ملا صادق علی بدیع المیزان (بلاغت)

۵- خطبہ جات

لغات فارسی

مخطوطہ نمبر ۷۴۹ ۳ع۴

لغت/فارسی ل ۔

۱۔ **تقطیع** : ۲۷ × ۱۶ س م

۲۔ **اوراق** : ۳۴۷

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** :

۶۔ **آغاز** : در جہانگیری و جہان گردی انیس و جلیس بود ۔

۷۔ **اختتام** : زیادہ کنند لام مرکب است اسپ اتلر اسپان فصل چون.

۸۔ **کیفیت** : عام فارسی لغات کی ترتیب سے ہٹ کر عربی ترتیب میں یہ لغت مرتب کی گئی ہے ۔ یعنی فصول و ابواب کو آخر سے ترتیب دیا گیا ہے ۔

ہر باب میں عربی حروف کی الگ فصل ہے اسی طرح فارسی الاصل اور ترکی الاصل حروف کے لیے بھی الگ الگ فصول ہیں جو اسی باب کی ذیل میں لائی گئی ہیں جن حروف تہجی سے ان الفاظ کی ابتدا یا انتہا ہوتی ہے ۔

اس طرح یہ لغت تین زبانوں کے مستعمل الفاظ کا ایک بہترین ذخیرہ بن گئی ہے ۔ آخر میں فارسی الفاظ میں تغیر و تبدل کے طریقے یعنی فارسی زبان کی صرف بیان کی گئی ہے ۔ حروف ابجد کے لکھنے کے مختلف طریقے اور ان کے معانی بھی بیان کیے ہیں ۔ مگر افسوس کہ یہ رسالہ بھی نامکمل اور ناقص الاخر ہے ۔ بدیں وجہ کاتب اور سن کتابت کا پتہ نہ چل سکا ۔

مخطوطہ زیر نظر ناقص الاول ہے اور ابتدا سے چھیالیس اوراق غائب ہیں ۔ الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے ہیں اور معانی سیاہ روشنائی سے مرقوم ہیں ۔ فصول و ابواب بھی سرخ روشنائی سے لکھے ہیں ۔ عربی فارسی اور ترکی الفاظ کا نہایت سادہ فارسی ترجمہ ہے ۔ چونکہ ناقص الاول ہے اس لیے مؤلف یا حالات مؤلف کا کچھ پتہ نہ چل سکا ۔

منتخب اللغات

مخطوطہ نمبر ٦٥٧ ۴ع۳

لغت/عربی بفارسی م ۔ غ

۱۔ **تقطیع** : ۲۸×۱۹ سم

۲۔ **اوراق** : ۲۱ ق

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : عبدالرشید الحسینی المدنی اصلا التتوی مولداً م ۱۰٦۹ ھ

۶۔ **آغاز** : ابتداء : آغاز کردن ابتغاء خواستن : ابتلاء آزمودن۔

۷۔ **اختتام** : یسع نام پیغمبر است۔ یقاع بالفتح زمین پشته بلند یافع جوان بلند یلمع سرایب نمایان (ناقص الاخر ہے)

۸۔ **کیفیت** : مخطوطہ زیر نظر ناقص الاخر ہے اور ب یا فصل عین تک ہے۔ ابتدا میں مقدمہ وغیرہ کچھ نہیں بلکہ باب الف مع فصل الف سے شروع ہوتا ہے۔ ابواب و فصول سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ عربی الفاظ کا مختصر مگر واضح اور قابل فہم ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ تمام عربی الفاظ کے اوپر سرخ لکیر کھینچ دی گئی ہے۔ جس سے پتہ چل جاتا ہے کہ یہ عربی کا لفظ ہے جس کا آگے ترجمہ بیان ہو رہا ہے۔

اگرچہ کتاب کا مقدمہ غائب ہے اور مؤلف اور سن تالیف کے بارے میں کسی قسم کی معلومات کتاب خود فراہم نہیں کرتی۔ تاہم کتب متداولہ برائے حوالہ میں تین منتخب اللغات کا ذکر ملتا ہے۔ منتخب اللغات شاہجہانی۔ منتخب اللغات دنکیتی اور منتخب اللغات مولفہ غیاث الدین۔

اس نسخہ کی بعض صفات منتخب اللغات شاہجہانی سے ملتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ نسخہ شاہجہانی میں مفاعیل۔ اسمائے آلات و ظروف مکان و زمان باب المیم کی مختلف فصول میں اکٹھے کیے گئے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ان کے ابواب کیا ہیں یا مصادر مذکورہ باب یعنی باب المیم میں آتے ہیں یا نہیں۔ زیر نظر نسخہ میں بھی یہی ایک قدر مشترک ہے جس کی بنا پر غالب گمان یہی

ہے کہ یہ منتخب اللغات شاہجہانی ہی ہے - اس لیے
ہم نے اس کے مولف کا نام بھی عبدالرشید لکھا ہے -
میر عبدالرشید بن عبدالغفور تتوا میں پیدا ہوئے مگر
آپ کے آبا و اجداد مدنی الاصل تھے - آپ نے ایک فارسی
سے فارسی لغت بھی لکھی جو فارسی کی باقاعدہ پہلی
تنقیدی لغت ہے اور ایشاٹک سوسائٹی بنگال سے چھپی
ہے اور فرہنگ رشیدی کے نام سے مشہور ہے - آپ کی
ایک اور تصنیف رسالہ معربات کا ذکر بھی کتب حوالہ
میں ملتا ہے -
منتخب اللغات ہندوستان میں مع مقدمہ لوسلون (ایک
انگریز مستشرق) -
اور علاوہ اس مقدمہ کے بھی متعدد بار چھپ چکی ہے -

المراجع : ۱- احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائے خطی، ۳ : ۲۰۳۳
تہران -
۲- ڈاکٹر محمد بشیر حسین : فہرست مخطوطات شیرانی ،
۲ : ۳۴۲ ، لاہور ، ۱۹۶۹ء -
۳- بغدادی : ذیل کشف الظنون ، ۲ : ۵۶۹ ، طہران ،
۱۳۷۸ھ -
۴- ڈاکٹر محمد بشیر : فہرست مخطوطات شفیع ، ۴۳۸ :
لاہور ، ۱۳۹۲ھ -
۵- محمد تقی پژوہ : فہرست نسخہ ہائے خطی ، ۲۰۶ ،
ایران -
۶- Rieu : Catalogue of Persian : M.S.S. in British Museum : 11 : 510 Oxford.
۷- Beale : An Oriental Biographical Dictionary : 13 : Lahore.

نصاب الصبیان

مخطوطہ نمبر ۲۰۷ الف ۳غ۴

لغت/عربی فارسی ۱ - ن

۱- تقطیع : ۲۲×۱۳

۲- اوراق : ۳۱

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نامعلوم

۵- مؤلف : بدر الدین مسعود بن ابی بکر بن حسین بن جعفر ابی نصر فراہی الحنفی السجزی الادیبی المتوفی ۶۴۰ھ.

۶- آغاز : ز بعد حمد توحید الہی
درود مصطفیٰ خیرالمباہی

۷- اختتام :
حر - - - نعم آری الا مگر

۸- کیفیت : مخطوطہ زیر نظر میں عربی الفاظ کا فارسی میں ترجمہ کیا گیا ہے جو نظم کی صورت میں ہے - اور اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ نظم میں جو بحر استعمال ہو رہی ہے اس کا ذکر کر دیا جائے۔ اور پھر اس کی تقطیع بھی ساتھ بیان کی گئی ہے - مثلاً

بحر تقارب تقرب نمائی
بدین وزن میزان طبع آزمائی
فعولن فعولن فعولن فعول
چو گفتی بگوامے بہ دلربائی

تقریباً اڑتیس قطعات دیے گئے جن کی مختلف بحور ہیں ۔ اس کتاب کی متعدد شرحیں بھی لکھی گئی ہیں ۔

سب سے پہلے ۱۸۱۹ء میں کلکتہ سے چھپی اور اس کے بعد ایران اور ہندوستان سے کئی بار چھپ چکی ہے
ابو نصر فراہی کی شخصیت جامع العلوم تھی ۔ آپ فقیہ، شاعر اور دیگر علوم میں گہری بصیرت رکھتے تھے ۔ آپ حنفی المسلک تھے ۔

آپ نے الشیبانی کی جامع الصغیر کو نظم کیا اور اس کا نام لمعۃ البدر فی نظم مسائل جامع الصغر رکھا ۔ آپ کی ایک دوسری تصنیف کا ذکر بھی کتابوں میں ملتا ہے جسے ذات العقدین کے نام سے موسوم کرتے ہیں ۔

المراجع : (۱) احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائی خطی : ۳ : ۲۰۳۹ : ایران

(۲) ڈاکٹر محمد بشیر حسین : فہرست مخطوطات شفیع : ۷۵ : لاہور ۱۹۷۲ء

(۳) محمد تقی دانش پژوہ : فہرست نسخہ ہائی خطی : ۲۱۹ : ایران

(۴) ڈاکٹر محمد بشیر حسین : فہرست مخطوطات شیرانی : ۳ : ۵۹۲ : لاہور ۱۹۷۳ء

(۵) حاجی خلیفہ : کشف الظنون : ۲ : ۱۹۶۴ء : طہران، ایران : ۱۳۸۷ھ

(۶) البغدادی : ہدیۃ العارفین : ۲ : ۴۲۹ طہران، ایران : ۱۳۸۷ء

(۷) القرشی : جواہر المضیئة : ۲ : ۱۷۲ : حیدرآباد دکن

(۸) عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین : ۱۲ : ۲۲۷ دمشق ۱۳۸۰ھ

(۹) Rieu : Catalogue of Persian M.SS. in British Museum : 2 : 504

حاشیہ ملا صادق علی بدیع المیزان

مخطوطہ نمبر ۲۶۴ ۔ ۴ع۸ء۴

علم بلاغت/عربی ۔ ح - ح

۱۔ **تقطیع** : ۲۱×۱۳ سم

۲۔ **اوراق** : ۳۴

۳۔ **خط** : نستعلیق و نسخ مخلوط

۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : ملا محمد صادق معروف بہ حکیم دانا ابن مولانا کمال الدین سیالکوٹی ۔

۶۔ **آغاز** : قولہ نور ای زبن نفوسنا الناطقہ المجردة الغیر الحالة فی مادہ

۷۔ **اختتام** : واللہ اعلم بحقیقة (؟ الحال) الیہ المرجع والمآب تمت النسخة المتبرکة حاشیہ ملا صادق علی بدیع المیزان

۸۔ **کیفیت** : مخطوطے میں دو قسم کے ورق ہیں ۔ کچھ پرانے ہیں اور

کچھ نئے - پرانے اوراق کا حاشیہ مرمت شدہ ہے - ان کا
خط باریک ہے اور افغانیوں کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخ
ہے - نئے اوراق نستعلیق خط میں لکھے ہوئے ہیں -
متن بدیع المیزان کو قولہ' سرخ روشنائی سے لکھ کر
اس کے بعد لکھا گیا ہے اور تقریباً ہر ہر لفظ بر تفصیلی
بحث کی گئی ہے -
بدیع المیزان قاضی شہاب الدین احمد بن شمس الدین
دولت آبادی کا بلاغت میں ایک مختصر سا رسالہ ہے جس
پر ملا صادق سیالکوٹی نے حاشیہ لکھا ہے - علم بلاغت
میں بدیع المیزان بھی بہت پائے کا رسالہ ہے ملا صادق کے
حاشیے سے یہ اور بھی قابل قدر ہوگیا ہے -
ملا صادق جہانگیر بادشاہ کے درباری علماء میں سے تھے -
اور جب جہانگیر نے علماء اہل سنت اور اہل تشیع کے
درمیان مناظرہ کرایا تو موصوف علماء اہل سنت کے
مناظر تھے - تاریخ وفات کے بارے میں کچھ علم نہیں ہو
سکا - البتہ مدفن سیالکوٹ میں ہے - آپ گیارہویں صدی
ہجری میں ہوئے ہیں -
قاضی شہاب الدین دولت آبادی کا لقب ملک العلماء تھا -
آپ اصلاً غزنین کے تھے اور بعد میں دولت آباد میں
آباد ہوگئے تھے -
آپ نحوی - فقیہہ - ادیب فن معانی و بیان میں ماہر بہت
سی کتابوں کے مصنف تھے - آپ کا شمار قاضی عبدالمقتدر
کے ذہین طلبہ میں ہوتا تھا آپ کے علم کی شہرت اطراف
و اکناف عالم میں پھیلی ہوئی تھی- آپ نے درج ذیل کتب

یادگار چھوڑی ہیں :

(۱) بحر مواج تفسیر فارسی ۔
(۲) شرح قصیدہ بانت سعاد ۔
(۳) رسالہ تقسیم علوم ۔
(۴) رسالہ مناقب السادات ۔
(۵) شرح کافیہ ۔
(۶) کتاب ارشاد در نحو ۔
(۷) شرح بزدوی ۔
(۸) فتاوی ابراہیم شاہی ۔

حالت مرض میں سلطان ابراہیم نے آپ کی عیادت کی اور آپ کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی کہ اے پروردگار اس عالم کو جو مرض لگا ہوا ہے وہ مجھے لگا دے اس کو شفا دے دے ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ موصوف کس پایہ کے انسان تھے ۔

آخرکار آپ ۸۴۹ھ میں اس جہان سے رخصت ہوئے آپ کا مزار مچھلی شہر اور غازی پور کے درمیان واقع ہے ۔

المراجع : رحمان علی تذکرہ علمائے ہند : ۸۸

فقیر محمد جہلمی ثم الاہوری : حدایق الحنفیہ ۳۱۹ و ۳۲۸

خطبہ جات

مخطوطہ نمبر ۴۲٦

خطبہ/عربی

۱۔ **تقطیع** : ۲۰ × ۱۳ س م

۲۔ **اوراق** : ۱۵

۳۔ **خط** : نسخ

۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : نامعلوم

٦۔ **آغاز** : الحمد لله الحمد لله الذی انطق لسان الذاکرین

۷۔ **اختتام** : اعز و اتم و اھم . . .

۸۔ **کیفیت** : کتاب کے پہلے ورق پر لکھا گیا ہے کہ این خطبہ عبدالحمید ہست. ممکن ہے کہ مولانا عبدالحمید نے خود تالیف کیا ہو کیونکہ ہندوستان میں عام پڑھے جانے والے خطبات میں یہ خطبات مستعمل نہیں ہیں ان خطبات میں سلطان مظفر محمد کے لیے بہت دعائیں کی گئی ہیں . ہندوستان میں مظفر نام کے کئی نواب اور امرا گذرے ہیں - کتاب پر سن کتابت و تالیف وغیرہ کچھ نہیں لکھا ہوا ہے اس لیے کچھ صحیح تعین نہیں کیا جا سکتا کہ یہ کون سے مظفر سے معنون ہے -

خط عمدہ نسخ ہے- دعائیں بہت جامع ہیں جملہ ہائے خطبہ نہایت آسان عربی اور دل کو متاثر کرنے والے ہیں - کتاب قابل استفادہ ہے -

---

انشاء و قواعد رسم الخط

١٦ : ١١

١- انشائے خادمی
٢- انشائے دلکشا
٣- انشائے قدیم
٤- انشائے مطلوب
٥- تحفہ سلطانیہ
٦- جامع القوانین
٧- جامع القوانین
٨- زنانہ بازار (مینا بازار)
٩- قواعد رسم الخط
١٠- گلزار منت
١١- مکاتبات علامی

انشائے خادمی

مخطوطہ نمبر ٦٣۷ ۲۰۸۰ف۲

انشاء/فارسی خ - ۱

۱- تقطیع : ۲۰×۱۲ سم

۲- اوراق : ۸۰

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : رکن الدین ۱۹۰۲

۵- مؤلف : نظام الدین خادم

٦- آغاز : بعد از ستایش آفریننده زمین و زمان و فرازنده خیام آسمان -

۷- اختتام : اربعون من ہجرۃ المقدس المعلی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم -

۸- کیفیت : مخطوطہ مجدول بدو خط سرخ ہے- تاریخ کتابت نہم جیٹھ ۱۹۰۲ ہے- کاغذ کی ہیئت دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تاریخ عیسوی نہیں بلکہ بکرمی ہے -
مخطوطہ کا خط گوارا ہے - آسان انشاء کا بہترین نمونہ ہے - کتاب مبوب ہے جو اگرچہ تحریراً الگ الگ ممیز نہیں کیے گئے مگر خطوط کی نوعیت اور خطاب سے پہچانے جا سکتے ہیں ابواب کی تفصیل اس طرح ہے کہ پہلے باب میں بزرگوں کی طرف خطوط ہیں دوسرے باب

میں دوستوں کی طرف تیسرے باب میں چھوٹوں کی طرف چوتھے باب میں حکام کے خطوط رعایا کی طرف اور پانچواں باب قبالات و سجلات پر مشتمل ہے ۔

نظام الدین خادم تیرھویں صدی ہجری میں پنجاب کے بہترین منشیوں میں سے تھے۔ آپ کے مفصل حالات معلوم نہ ہو سکے ۔

مخطوطے کے چند نسخے مخطوطات شیرانی میں بھی ہیں جن میں سے بعض کا نام رقعات خادمی لکھا ہوا ۔

المراجع : (۱) احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائی خطی فارسی : ۳ : ۲۰۸۴ : تہران

(۲) منظور احسن عباسی : فہرست مخطوطات فارسیہ پنجاب پبلک لائبریری لاہور : ۹۳ے : لاہور : ۱۹٦۳ء ۔

(۳) ڈاکٹر محمد بشیر حسین : فہرست مخطوطات شیرانی ۲ : ۳۳۲ ، ۳٦۱ : لاہور : ۱۹٦۹ء

انشائے دلکشا

مخطوطہ نمبر ٦۲۵ (الف) ۲۸۲ف۴

انشا/فارسی ن ۔ ا

۱۔ **تقطیع** : ۲۱ × ۱۳ س م

۲ **اوراق** : ۳۷

۳۔ **خط** : نستعلیق شکستہ

۴۔ کاتب : حافظ گل ولد محمد اکرم ۱۲۴۸ھ

۵۔ مؤلف : سید نثار علی ولد سید اعظم علی بخاری

۶۔ آغاز : بعد از حمد و ثنائی حق سبحانہ، و تعالیٰ و درود برپیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۷۔ اختتام : وسہ سبن بند تارسیمیں بغلاف سرخ باناتی

۸۔ کیفیت : انشاء پردازی کا یہ ڈیڑھ سو برس پرانا مخطوطہ متبدیوں کے لیے لکھا گیا تھا ۔ مصنف نے مضامین کو چار اقسام پر منقسم کیا ہے قسم اول بطبقہ اولیٰ ، قسم دوم بطبقہ اوسط، قسم سوم بطبقۂ ادنٰی قسم چہارم مشتمل بر تمسکات شرعی فارغ خطی و ضامنی و عاریت نامہ و قبولیت نامہ ۔ قدیم انشا پردازی کے اچھے نمونے اس مخطوطے میں پائے جاتے ہیں ۔

انشائے قدیم

مخطوطہ نمبر ۱۵۷

۲۸۰۲ف۴
۱ -

انشاء/فارسی

۱۔ تقطیع : ۲۶ × ۱۷ سم

۲۔ اوراق : ۱۰۶

۳۔ خط : نستعلیق شکستہ

۴۔ کاتب : نامعلوم

۵۔ مؤلف : نامعلوم

۶- آغاز : فدوی آداب تسلیمات و مراسم

۷- اختتام : نامہ و پیغام میخواہد نابزم مجالست صوری آراستہ آید ۔

۸- کیفیت : فارسی آداب اور القابات کے بہترین نمونے اس میں درج ہیں ۔ حاشیہ میں کہیں کہیں مکتوب الیہ کا نام بھی دیا ہے ۔ جہاں کوئی مکتوب ختم ہوتا ہے وہاں عبارت میں فصل کیا گیا ہے ۔ اور آخر میں خط لکھنے والے کا نام نہیں ہے ۔ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں مکاتیب ہیں جو محکوم حاکم کو لکھتا ہے ۔ دوسرے باب میں حاکم کے خطوط محکوم کی طرف ہیں ۔ تیسرے باب میں درخواست کے مختلف طریقے لکھے گئے ہیں ۔ جن میں عدالت فوجداری اور دیوانی مقدمات کی درخواستیں بھی ہیں ۔ چوتھے باب میں ۔ سندات مثل سند جاگیرداری پروانہ تنخواہ وغیرہ ہیں ۔ نہایت فصیح و بلیغ فارسی ہے ۔کتاب ناقص الطرفین ہے اس لیے مؤلف اور سنہ کتابت کا کچھ پتہ نہ چل سکا ۔

انشائے مطلوب

مخطوطہ نمبر ۲ء۸ف۴

انشاء/فارسی م - ا

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۴ سم

۲- اوراق : ۲۲

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** : شیخ مبارک ہاشمی

۶- **آغاز** : بعد از ادائے شکر آفریدگار بس از ابلاغ درود سراج الانوار۔

۷- **اختتام** : بسیار متامل ایم کہ حق تعالی شیطان را مردود الناس مقرر فرمودہ پس این را چہ گناہ کہ برقامت این ۔ ۔ ۔ ناقص الاخر۔

۸- **کیفیت** : خط عمدہ ہے ۔ کتاب میں بطور نمونہ عرضداشتیں ۔ نکاح نامے اور وثیقہ جات درج ہیں زبان بہت رواں سادہ اور آسان ہے ۔

تحفہ سلطانیہ

مخطوطہ نمبر ۶۵۲

انشاء/فارسی

۲۰۸۲ف۴
ح - ت

۱- **تقطیع** : ۲۳ × ۱۴ سم

۲- **اوراق** : ۴۴

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نعمت اللہ ولد ملا غلام

ترقیمہ

بدست خط شکستہ نمط خاکپائے علما و فقرا نعمت اللہ ۔ ۔ ۔
ساکن کتل قوم تاجیک من تومان تکری امید از مردمہائی

بلغاء آنست کہ اگر اشہب قلم درگوی سہوی و خطائی اغزش خورده باشد اغماض نموده انگشت نمانمازند ۔

۵۔ **مؤلف** : حسن بن گل محمد ۔

۶۔ **آغاز** : اول نامہ بنام کردگاری کہ نگارنده لوح و قلم ۔

۷۔ **اختتام** : و کان ذالک بمحضر العدول و الثقات تمت تمام شد کتاب سلطانیہ ۔

۸۔ **کیفیت** : مخطوطے کے شروع میں نعل پاک رسول کریم کا نقشہ بنا ہوا ہے اور اس پر پاؤں کے مقامات کی تفصیل درج ہے ۔ دوسرے صفحہ پر ایک نسخہ طبی برائے ساختن دواء چشم ہے ۔ کتاب میں کل تین ابواب ہیں پہلا باب ان خطوط کا ہے جو بادشاہ بادشاہوں کو لکھتے ہیں یا امرأ ، امرأ کو لکھتے ہیں ۔ دوسرے باب میں حکام اور ماتحت لوگوں کی خط و کتابت کے نمونے ہیں اور تیسرے باب میں وثیقہ نویسی کے نمونے درج ہیں جن میں کچھ شرعی تحریریں ہیں مثلاً نکاح ، طلاق ، بیع و شرا ، قرض و اجارہ وغیرہ بھی بطور نمونہ درج ہیں ۔

عبارت نہایت مسجع و مقفیٰ ہے ۔ عربی الفاظ فارسی تراکیب سے خوب مزین کیے گئے ہیں ۔ ایک زمانہ تھا جب کہ یہ عبارت بہت چلتی ہوگی ۔ مگر فارسی میں بھی اب یہ متروک ہو چکی ہے ۔

ابتدائی چند اوراق مرمت شده ہیں۔ باقی مخطوطہ اپنی اصلی حالت میں ہے۔ ہر مکتوب اور باب کے ابتدائی ایک دو لفظ

سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں ۔ کتابت کی غلطیاں ہیں مگر بہت کم ۔

متداول کتب حوالہ میں اس مخطوطہ کا ذکر نہیں ملا اور نہ یہ پتہ چل سکا کہ یہ مخطوطہ مطبوع ہے یا غیر مطبوع ۔ مؤلف کے حالات بھی دستیاب نہ ہو سکے ۔

جامع القوانین

مخطوطہ نمبر ۶۷۳

۲ء۸ف۴
ج ۔

انشاء/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۲۵ء۵ × ۱۳ء۵ س م
۲۔ **اوراق** : ۱۶۳
۳۔ **خط** : نستعلیق
۴۔ **کاتب** : نامعلوم
۵۔ **مؤلف** : خلیفہ شاہ محمد
۶۔ **آغاز** : ستائش و نیائش احدیرا کہ کاتب فصاحت بیان ۔
۷۔ **اختتام** : ابد اتصال اشتغال مینموده باشد باید کہ حکام و متعدیان ۔
۸۔ **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ کرم خوردہ دریدہ اور ناتمام ہے ۔ مکاتیب قوانین اور دیگر عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں ۔ کرم خوردگی اور دریدگی کی وجہ سے بعض صفحات ناقابل مطالعہ ہوگئے ہیں ۔ خط نہایت عمدہ اور صاف ہے ۔ مصنف کے حالات کے لیے فہرست مخطوطات دیال سنگھ

ٹرسٹ لائبریری جلد نمبر ۲ کے صفحہ نمبر ۲۱۶ کی طرف
رجوع فرماویں ۔

جامع القوانین

مخطوطہ نمبر ۱۶۵ (۱)

انشاء/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۲۳ × ۱۹ س م

۲۔ **اوراق** : ۵۲

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : سید کرم شاہ ۱۹۱۴ء ۔

۵۔ **مؤلف** : خلیفہ شاہ محمد

۶۔ **آغاز** : ستائش و نیائش مراحدی را

۷۔ **اختتام** : سخن آفریں یار از حرمت آنکہ ایزد پاک کرد است
مخاطبش ۔ ۔ ۔ تمام شد نسخہ متبرکہ خلیفہ انشا ۔ ۔ ۔

۸۔ **کیفیت** : کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے ۔ رقعات و مکتوبات
تہنیت نامہ اور تعزیت نامہ ہائے ۔ آخری فصل میں القابات
و آداب اور عرضداشت وغیرہ درج ہیں ۔
انشاء کے طرز قدیم پر لکھی ہوئی کتاب ہے ۔ یہ نسخہ
کچھ زیادہ قدیم نہیں صرف ۶۴ برس پرانا ہے مگر کاغذ
کی حفاظت نہ ہونے کے باعث بہت پرانا معلوم ہوتا ہے ۔

زنانه بازار (مینا بازار)

مخطوطہ نمبر ۶۴۸

۴ف۸ء۲
و - ز

انشاء/فارسی

۱- **تقطیع** : ۲۵ × ۱۴ س م
۲- **اوراق** : ۲۸
۳- **خط** : نستعلیق
۴- **کاتب** : نامعلوم
۵- **مؤلف** : ارادت خان واضح کشمیری متوفی ۱۷۱۶ء، ۱۱۲۸ھ -
۶- **آغاز** : عصمتیان روپوش حیا پرور و حلوتیان عفت کوش پاک نظر را مژده باد -
۷- **اختتام** : بعد ازین مخفی مباد کہ رنگین رقمی زنانہ بازار ارادت خان واضح کشمیری ہنگامہ آرای بے مثالی و در بازار کردن بے نظیری است -
۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ محشی ہے لیکن محشی کا نام درج نہیں ہے کتاب کے مؤلف کے بارے میں حاشیہ میں یہ عبارت درج ہے :
''تصنیف این کتاب کسی میگویند کہ ارادت خان کشمیری کرده است و بعضی میگویند کہ ظهوری نموده'' - لیکن چونکہ متن میں ارادت خان کشمیری کا نام درج ہے اس لیے سطور بالا میں ''ارادت خان کشمیری'' ہی کا

نام درج کیا گیا ہے۔ فہرست مخطوطات شیرانی میں اس کا نام ''مینا بازار'' درج ہے (جلد ۲ ص ۷۳۳) ۔
سلطنت تیموریہ کے آخری دور میں بادشاہوں اور شاہزادوں میں جہاں اور بہت سی خرافات رائج ہوگئی تھیں وہیں مینا بازار کی بدعت نے بھی کافی رواج پکڑ لیا تھا ۔ اس کی شکل یہ تھی کہ شاہی دربار سے توسل رکھنے والی خوبرو عورتیں زیورات و جواہرات اور قیمتی ظروف کے بازار لگاتیں جس میں شاہزادے اور شاہزادیاں خرید و فروخت کرتیں اور رنگ رلیاں منائی جاتیں ۔
''مینا بازار'' مقلوب الاضافت ہے یعنی ''بازار مینا'' مینا شراب کے آب گینوں کو کہتے ہیں ۔ چونکہ اس بازار میں کثرت سے آبگینے فروخت ہوتے تھے اس لیے اسے بازار مینا کہنے لگے ۔

زیر نظر مخطوطے میں کمال انشا پردازی کو کام میں لا کر اس بازار کی منظر کشی کی گئی ہے ۔ مصنف ایک جگہ لکھتا ہے :

''سبحان اللہ بازاریکہ مسجان ملاء اعلیٰ چوں دراو میگزرند در حسن و خوبیٔ او کہ چشمش مرصاد چشم پوشیدہ می نگرند''۔
ایک دوکان کے اطلس کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے ۔
''در جنب اطلس سرخش اطلس سرخ شفق را بہائی نیٔ و در دکانش اطلس انجم داغدار''۔

مختصر یہ کہ مخطوطے کی عبارت مقفیٰ مسجع اور پرتکلف

ہے - اسے قدیم انشا پردازی کا اچھا نمونہ قرار دیا جا سکتا ہے -

المراجع : ڈاکٹر محمد بشیر حسین : فہرست مخطوطات شیرانی ، ۲ : ۲۳۷ -

---

قواعد رسم الخط

مخطوطہ نمبر ۵۸۳

ا ع ۴ / ق

قواعد رسم الخط/عربی

۱- **تقطیع** : ۹۰۵ ، X ۳۰۵ ، سم

۲- **اوراق** : ۳۲

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** : زین الدین طاہر الحافظ الاصفہانی -

۶- **آغاز** : الحمدللہ رب العلمین و الصلواۃ و السلام علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین -

۷- **اختتام** : وقف غفران اولیاء ، بعضہم ، یسمعون ، و الموتی ، - - - مثلھم ، بل وھو یقبض ، مایملکھن -

۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطے کے پہلے ورق کے باہر ایک مہر لگی ہوئی ہے جس میں اسماعیل ولد محمد صدیق ولد عبدالحکیم لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسماعیل کی ملکیت

میں تھا ، اوراق کافی بوسیدہ ہیں مگر مرمت کر دیے گئے ہیں ۔
مخطوطے میں اعراب لکھنے کا طریقہ بتلایا گیا ہے جو صرف قرآن کے ان لفظوں کو لکھ کر واضح کر دیا گیا ہے جن پر یہ حرکات آئی ہیں جن الفاظ پر یہ حرکات ہیں ان کی سور کا نام بھی درج کر دیا گیا ہے ۔ ان حرکات پر سرخ روشنائی سے ایک نقطہ دے دیا گیا ہے ۔
مخطوطے کے دوسرے حصے میں ایک پنجابی ختم شریف برائے ایصال ثواب درج ہے اور آخری حصے میں قرآن کے چند اوقاف کا محل وقوع بتایا گیا ہے ۔ مثلاً وقف کفران وقف لازم اور وقف غفران جہاں جہاں قرآن میں واقع ہوئے ہیں وہ تمام الفاظ لکھ دیے گئے ہیں ۔

گلزار منت

مخطوطہ نمبر ٦٦٧

انشاء/فارسی

۲۸۰۲ف۴
ع ۔ گ

۱۔ **تقطیع** : ۲۴ × ۱۳ س م
۲۔ **اوراق** : ۴۷
۳۔ **خط** : نستعلیق
۴۔ **کاتب** : نامعلوم
۵۔ **مؤلف** : عبدالسلام
۶۔ **آغاز** : گلذار (؟ گلزار) منت و نیائیش ایزد سبحانہ تعالی کہ

زمین افتاده ۔

۷۔ **اختتام** : تربیت صاحبزادۂ بلند اقبال بتقدیم رسانیدہ مورد تحسین و آفرین خواہد شد ۔ تمت تمام شد کتاب گلذار منت (؟ گلزار)

۸۔ **کیفیت** : مخطوطہ زیر نظر ۱۱۰۰ ہجری کا تالیف کردہ ہے اور ۱۲۸۹ ھ کا مرقومہ ہے ۔ ہر قسم کی کہنگی سے پاک ہے ۔ رقعات و خطوط کے عناوین سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں مگر آخر کتاب میں دئی ایک صفحات میں عناوین کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے ۔

ملا عبدالسلام نے مقدمہ میں بتایا ہے کہ اپنے فرزند ارجمند میاں خدا حافظ جیو کی فرمائش پر یہ کتاب تالیف کی ہے ۔

اس کتاب میں تقریباً تمام خطوط دوست اور احباب کی طرف ہی لکھے گئے ہیں ۔ چند ایک خطوط ہیں جو اپنے شیخ کی طرف یا مبارکباد یا خط درخواست کہے جا سکتے ہیں ۔ فارسی مسجع ہے مگر اس زمانے کی روش سے قدرے ہٹ کر ۔ القاب و آداب کی وہ بھرمار نہیں جو اس زمانے کی عادت تھی ۔ مطلب کی ادائیگی زیادہ اور عبارت آرائی قدرے کم ہے ۔

یہ کتاب ملا عبدالسلام لاہوری کے ایک شاگرد ملا عبدالسلام دیوہوی کی تالیف ہے جن کا سنہ وفات کتب حوالہ میں مذکور نہیں ۔ عبدالسلام دیوہوی نے تفسیر

بیضاوی پر مفید حواشی بھی لکھے ہیں ۔

المراجع : ۱۔ رحمان علی : تذکرہ علمائے ہند ، ۱۲۰ : لکھنؤ ۔
۲۔ Beale : An Oriental Biographical Dictionary : 14 Sind Sagar Academy Lahore.

مکاتبات علامی (انشائے ابوالفضل)

مخطوطہ نمبر ۷۵۱

۲ء۸ف۴
۱ - م

انشا/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۲۴ × ۱۳ ، ۱۳ سم ۔

۲۔ **اوراق** : ۱۱۷

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : شیخ ابوالفضل علامی ۱۰۱۱ ھ

۶۔ **مرتب** : عبدالصمد بن افضل محمد

۷۔ **آغاز** : گوناگوں نیائش مر داوری را کہ وجود بشر را از کارخانہ عنائت کسوت حیات پوشانید ۔

۸۔ **اختتام** : (ناقص الاخر) الشمائل جامع الکمالات ۔ ۔ ۔ مکرر بسمع اشرف رسیدہ ۔

۹۔ **کیفیت** : مجدول ہے ۔ تمام خطوط کا عنوان بخط سرخ لکھا ہوا ہے ابتدائی تقریباً پچاس اوراق میں ،شکل الفاظ کے معانی بلغت

فارسی بخط سرخ درج ہیں ۔

شیخ ابوالفضل علامی کے یہ خطوط ان کے بھانجے عبدالصمد بن افضل محمد نے آپ کی وفات کے بعد جمع کیے ہیں ۔ کتاب کئی مرتبہ چھپ چکی ہیں ۔

المراجع : ۱۔ منظور احسن عباسی : مخطوطات فارسیہ پنجاب پبلک لائبریری ، ۵۸۵ : لاہور ، ۱۹۶۳ء ۔

۲۔ ڈاکٹر محمد بشیر حسین : مخطوطات شفیع ، ۱۴ : لاہور ، ۱۹۷۲ء ۔

۳۔ ڈاکٹر محمد بشیر حسین : مخطوطات شیرانی ، ۲ : ۳۷۲ ، لاہور ، ۱۹۶۹ء ۔

۴۔ Rieu : Catalogue of Persian : M.SS. 1 : 396 : Oxford 1966.

ادب

۱۷ : ۳۰

۱- انوار سہیلی
۲- اول نامہ
۳- بوستان سعدی
۴- بہار دانش
۵- بہار دانش
۶- خلاصہ سکندر نامہ
۷- خلاصہ شاہنامہ فردوسی
۸- دیوان احسن
۹- دیوان بیدل
۱۰- دیوان بیدل
۱۱- دیوان حافظ
۱۲- دیوان حافظ محشی
۱۳- دیوان کلیم
۱۴- دیوان محمود
۱۵- سکندر نامہ
۱۶- شرح قصیدہ بردہ
۱۷- شرح قصیدہ غوثیہ
۱۸- عرض حال

۱۹- قصہ حسن و عشق
۲۰- قصہ رام ، سیتا ، راون و لچھمن
۲۱- سیف الملوک
۲۲- کلیات ولی رام
۲۳- گلستان سعدی
۲۴- گلستان سعدی
۲۵- لب لباب معنوی
۲۶- مثنوی شاہ و گدا
۲۷- نعت الحبیب
۲۸- یوسف زلیخا جامی
۲۹- یوسف زلیخا جامی
۳۰- یوسف زلیخا جامی

انوار سہیلی

مخطوطہ نمبر ٦٧٦

ادب/فارسی

۱- **تقطیع** : ۲۴ × ۵ء۱۰ سم

۲- **اوراق** : ۲۲٦

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** : حسین بن علی واعظ کاشفی ۹۱۰ھ -

٦- **آغاز** : ناقص الاول دشمن بے شمار - دوم آنکہ از مرانچ آن فائدہ باید یافت -

۷- **اختتام** : ناقص الاخر - در جایہا پنہاں کرد و از دور - - - صد کار - - - قرار گرفتن - - -

۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ کرم خوردہ دریدہ اور ناقص الاول و آخر ہے - دریدگی کے باعث بعض صفحات سے استفادہ بہت مشکل ہے - ابواب اور حکایات سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں - ابتدائی تقریباً ۲۰۰ صفحات مجدول بخط سرخ و سیاہ ہیں - مخطوطہ باب اول کی حکایت دوم سے شروع ہو کر باب سیزدھم کے ابتدائی چند اوراق پر ختم ہوا ہے ، بعض جگہ الفاظ چھوٹے ہوئے ہیں - مخطوطہ کتابت کی غلطیوں سے بھی مبرا نہیں - خط البتہ عمدہ

اور مختصر ہے۔کتاب متعدد مرتبہ چھپ چکی ہے۔
واعظ کاشفی کا تذکرہ فہرست مخطوطات دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری جلد اول صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اول نامہ

مخطوط نمبر ۲۷۱

۲ء۸ف۴
۱ -

ادب/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۱۸ × ۱۱ س م
۲۔ **اوراق** : ۲۴ صفحات ۸ سطریں
۳۔ **خط** : نستعلیق
۴۔ **کاتب** : نامعلوم ۱۲۲۹ھ
۵۔ **مؤلف** : نامعلوم
۶۔ **آغاز** : ازیں رہ گذر خاطر بسے نگران است۔
۷۔ **اختتام** : می نمودہ باشند کہ باعث مزید اتحاد گردد۔
۸۔ **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ ناقص الاول ہے اس لیے مؤلف کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ کتاب کے مطالعہ سے صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ یہ عرائض نویسی اور انشا پردازی کا رسالہ ہے اور اس میں زیادہ تر عرضداشتوں کے ابتدائی جملے درج کیے گئے ہیں۔ اس میں متعدد عرضداشتوں کے نمونے بھی ہیں۔ رسالہ میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔

بوستان سعدی

مخطوطه نمبر ۵۸۹

۰ف۸
س - ب

فارسی/ادب

۱- تقطیع : ۲۳ × ۱۴ سم
۲- اوراق : ۱۶
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : سلطان محمود گیلانی ۱۰۷۵ھ

ترقیمه

فقد فرغ من کتابة هذا (؟ هذه) النسخة الشریفة فی یوم السبت من سبع عشرین شهر ربیع الاول سنة الاول و سبعین و خمس فی الدار (؟ دار) السلطنة حیدرآباد حمیت عن الفتن و الفساد علی ید الفقیر الحقیر اضعف العباد سلطان محمود گیلانی بجهة برخوردار کامکار قرة العیونی (؟ قرة عیونی) و ثمرة الفوادی (؟ ثمرة فوادی) و توفیق آثاری مخدوم زادهٔ حقیقی آسمان آدمیت راقم اعنی محمد جعفر طول الله عمرهٔ تحریر نمود۔

۵- مؤلف : شیخ مشرف الدین سعدی شیرازی م ۶۹۱ھ -
۶- آغاز : بنام خداوند جان آفرین
حکیم سخن در زبان آفرین
۷- اختتام : بضاعت نیاوردم الا امید
خدایا ز عفوم مکن نا امید

۸- **کیفیت** : اگر اس تحریر کو مبالغے پر محمول نہ کیا جائے تو یہ بات بجا طور پر کہی جا سکتی ہے کہ بوستان سعدی کے موجودہ مخطوطات میں کتابت ، تزئین اور نفاست کے اعتبار سے یہ ایک منفرد نسخہ ہے ۔ اس کے تمام صفحات کا حاشیہ مذہب ہے ، پہلا ورق مطلا ، منقش اور قدیم آرٹ کا بہترین نمونہ ہے ۔ خط نادر اور روشنائی پختہ ہے سوا تین سو برس گزر جانے کے باوجود روشنائی کی چمک ماند نہیں پڑی اور نہ کتابت میں کسی قسم کا کوئی نقص پیدا ہوا ۔ یہ نسخہ مغل بادشاہ اورنگ زیب کے عہد حکومت میں حیدر آباد (دکن) میں لکھا گیا ۔

بہار دانش

مخطوطہ نمبر ٦٢٦

ادب/فارسی

۸ف۰

ع ۔ ب

۱- **تقطیع** : ۱۵×۲۴ س م

۲- **اوراق** : ۳۰۹

۳- **خط** : نستعلیق جلی

۴- **کاتب** : نامعلوم تاریخ کتابت ۱۲۴۱ ھجری

۵- **مؤلف** : عنایت اللہ کنبوہ ۱۰۸۸ھ ۔

۶- **آغاز** : ناقص الاول ۔ چون خواب بر طبیعت مستولی بود بار سر بالین نہادم ۔

۷- اختتام : سیہ کاری مکن چون جامہ خویش
بشو از چشم پرخون نامہ خویش

۸- کیفیت : ابتدائی دو ایک ورق غائب ہیں اور آخری ورق سے پہلے کے چند اوراق نہیں ہیں ۔ مجدول ہے ۔ کہانی کے اہم مقامات کا آغاز بخط سرخ لکھا ہے ۔ چند صفحات پر مختلف قسم کی مہریں ثبت ہیں جن میں سے بعض میں شیخ برکت علی ۱۲۶۲ھ اور بعض میں اکبر علی لکھا ہے ۔ خط عمدہ اور جلی ہے ۔ دیگر تفصیلات کے لیے دیکھیے فہرست مخطوطات دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری جلد دوم صفحہ ۲۱۰ ۔

بہار دانش

مخطوطہ نمبر ۵۷۴ ف۸۰

ادب/فارسی ع ۔ ب

۱- تقطیع : ۱۶×۲۷ سم
۲- اوراق : ۱۸۵
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : میاں محمد بخش ولد میاں امام بخش
۵- مؤلف : عنایت اللہ کنبوہ م ۱۰۸۸ھ ۔
۶- آغاز : ۔ ۔ ۔ تا پیکر ہیولانی متلاشی نشود و قالب استخوانی از ہم نباشد (ناقص الاول) ۔

۷- **اختتام** : زمان را گوشمال خاموشی ده
که هست از هرچه گویم خاموشی به

۸- **کیفیت** : کتاب کے ابتدائی تقریباً دس ورق غائب ہیں۔ تمام عناوین
شنگرف حروف سے تحریر کردہ ہیں ۔ خط قابل قرأت ہے
املاء کی بعض اغلاط پائی جاتی ہیں ۔
کاتب نے اگرچہ تاریخ کتابت درج نہیں کی مگر ایک مہر
جو صفحہ آخر پر متعدد بار ثبت کی گئی ہے جس کے
حروف پڑھے نہیں جا سکے اس میں ۱۸۹۲ کا عدد پڑھا
جاتا ہے ۔ گمان غالب ہے کہ یہ کتاب اسی عدد کے سن
عیسوی کی تحریر کردہ کتاب ہے ۔ کاغذ اور صورت کتاب
میں کچھ زیادہ کہنگی کے اثرات نہیں ہیں ۔

خلاصہ سکندر نامہ

مخطوطہ نمبر ۷۳۶ (ب)

۸ف۱۰۰۸
ن ۔ خ

ادب/فارسی

۱- **تقطیع** : ۲۰ × ۱۱ س م

۲- **اوراق** : ۲۷

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : شیخ برہان الدین سیکر پوال :

ترقیمہ

تمام شد روز شنبہ بتاریخ ماہ شوال ۱۰۳۲ھ ناسخ شیخ

برہان سیکر ہوا ل . . .

۵- مؤلف : نامعلوم

۶- آغاز : خدایا جہاں بادشاہی تر است
ز ما خدمت آید خدائی تر است

۷- اختتام : خوشگوار این غم کہ در تن من گرفتہ دور کم

۸- کیفیت : نظامی گنجوی کی شہرہ آفاق کتاب سکندر نامہ کا خلاصہ ہے - جس میں مؤلف نے اپنی پسند کے اشعار تقریباً ہر باب سے چن کر جمع کر دیے ہیں اور پھر ساتھ ہی ان کی فارسی میں شرح بھی کر دی ہے - انتخاب اچھا ہے - تقریباً تمام منتخب اشعار ایسے ہیں جنہیں ہر باب کا نچوڑ کہا جا سکتا ہے - اس طرح پوری کتاب کی ایک تلخیص مرتب ہو گئی ہے اور قاری تھوڑے سے وقت میں پورے سکندر نامہ کے بنیادی افکار سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے عنوانات ابواب بخط سرخ لکھے گئے ہیں -

---

خلاصہ شاہنامہ فردوسی

مخطوطہ نمبر ۷۶۲

ادب/فارسی

ف۸۰
ت - خ

۱- تقطیع : ۲۴×۱۶ سم

۲- اوراق : ۲۳۶

۳- خط : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : نا معلوم

۵۔ **مؤلف** : توکل بیگ ولد تولک بیگ

۶۔ **آغاز** : حمد بیغایت و ثنائی بی نہایت مر حضرت کبریائی واجب الوجود ۔

۷۔ **اختتام** : (ناقص الاخر) کہ در راہ دانش گرامی بدی ۔ چو بشنید از نیکوان ۔

۸۔ **کیفیت** : مجدول بدو خط سرخ ہے ۔ خط بہت عمدہ ہے اور نہایت صاف اور کشادہ لکھا ہوا ہے ۔ ابتدائے حکایت میں عنوان حکایت شنگرفی حروف میں مرقوم ہے ۔

(شاہنامہ کا خلاصہ شمشیر خان حاکم غزنی بعہد شاہجہان بتولیت دارا شکوہ بولائت کابل کے ایما پر ہوا) جب دارا شکوہ بعہد شاہجہان کابل کا حاکم تھا اس کے ایک ماتحت حاکم شمشیر خان نے شاہنامہ فردوسی کی طوالت کو ناپسند کرتے ہوئے اپنے مجلسی علما کو اس کا ایک خلاصہ تیار کرنے کو کہا ۔ تو مؤلف نے ایک خلاصہ تیار کر دیا ۔ مؤلف نے یہ سب کچھ بیان کیا ہے مگر اپنا نام بیان نہیں کیا ۔

مخطوطہ زیر نظر میں سبکتگین والی کابل کے حالات تک کے واقعات اور حکایات ہیں ۔

جن اصحاب کے پاس پورا شاہنامہ پڑھنے کا وقت نہ ہو ان کے لیے یہ ایک عمدہ نسخہ ہے کہ اس کے مطالعہ سے شاہ نامہ کا لب لباب ایک صحیح صورت میں قاری کے

سامنے آ جاتا ہے۔ بعض نسخوں میں منتخب شاہنامہ بھی اس کا نام مرقوم ہے۔

مؤلف نے اسے تقریباً ۱۰۹۰ھ یعنی ۲۶ ویں سن جلوس شاہجہانی میں لکھا۔

مسٹر چارلس ریو Mr. Charles Rieu نے اس کے مصنف کا نام دوکل بیگ ولد تولک بیگ بتایا ہے ان کو شمشیر خاں حاکم غزنی کے دربار میں دارا شکوہ کی طرف سے امین وقائع نویس کے طور پر ۱۰۶۳ھ میں بھیجا گیا تھا۔ شمشیر خاں ترین جس کا اصل نام محمد حیات تھا شاہجہان کے سن جلوس اول میں سرکاری ملازمت میں آیا اور غزنی کا حاکم مقرر کیا گیا۔ اورنگ زیب کی تخت نشینی تک وہیں رہا بعد میں اورنگ زیب عالمگیر نے اسے کابل تبدیل کر دیا تھا۔

المراجع : Rieu. Catalogue of the Persian M.SS. in : 11 : 539

دیوان احسن

مخطوطہ نمبر ۷۵۳

۱ف۸
۱ - د

ادب/فارسی

۱۔ التقطیع : ۱۹ × ۱۲ س م
۲۔ اوراق : ۱۳۸
۳۔ خط : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** : احسن

۶- **آغاز** : . . . ناقص الاول . . . رنگ برون آمد آفتاب جہاں
بخواب دیدہ مگر گشت ماہتاب ترا
شدی بحسن شناسی چو روشناس احسن
ہزار نقطہ گذارند انتخاب ترا

۷- **اختتام** : ناقص الاخر : از بادہ غفلت جرم نیست ز خود
در نیستم دور راہ ہستی گذرد

۸- **کیفیت** : اوراق کا کچھ نیچے کا حصہ آب رسیدہ ہے - کرم خوردگی کے آثار بھی ہیں - مگر عبارت محفوظ ہے - جلد بندی میں اوراق کہیں کہیں غلط لگ گئے ہیں - آخر میں رباعیات ہیں -

غزلیات روایتی انداز کی ہیں -

بعض اشعار نہایت بلند پایہ ہیں - اسی طرح بعض غزلیں بہت عمدہ ہیں مثلاً :

کسی کہ غنچہ بود شکوہ از خزان نکند
کسی کہ سود نداند طمع زیان نکند
اگر بکعبہ رود شرمسار بر گردد
کسی کہ سجدہ بر آن خاک آستان نکند
با حسن اینہمہ ساقی تغافلست ارچیست
چہ کردہ ہست بگو تا دگر چنان نکند

احسن نام کے دو بزرگ ہوئے ایک میرزا احسن اللہ الملقب ظفر خان بن خواجہ ابوالحسن یہ اکبر بادشاہ کے

زمانے میں تھے ۔ یہ بھی صاحب دیوان تھے ۔ احمد منزوی نے ان کے ایک دیوان کا فہرست نسخہ ہائی خطی میں حوالہ دیا ہے ۔ غزل میں تخلص ان کا بھی احسن ہی ہے ۔

اس امر کی وضاحت Rieu نے کی ہے ۔ ان کو احسن کشمیری بھی کہا گیا ہے ۔ یہ پہلے کابل اور پھر کشمیر کے گورنر رہے اور ۱۰۷۳ء میں وفات پائی ۔

دوسرے بزرگ عنایت خاں احسن بن ظفر خاں ہیں اور یہ بھی صاحب دیوان اور المتخلص بہ احسن ہیں ۔ Beale کے قول کے مطابق یہ عالمگیر کی طرف سے کابل میں گورنر تھے ۔

زیر نظر مخطوطہ ناقص الطرفین ہے اور اس میں یہ وضاحت موجود نہیں کہ کون احسن اس کے مؤلف ہیں ۔ مگر گمان غالب یہ ہے کہ یہ عنایت خاں احسن کی تالیف ہے ۔

المراجع : ۱۔ احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائی خطی فارسی : ۳۱ : ۲۲۱۹ : تہران

۲۔ Rieu : Catalogue of Persian M.SS. 11:807 oxford : 1966

۳۔ Beale : An Oriental Biographical Dictionary : 45 : Lahore

دیوان بیدل

مخطوطہ نمبر ۶۰۲

ادب/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۲۷×۱۶ س م

۲۔ **اوراق** : ۱۵۶

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : نامعلوم سنہ کتابت ۱۳۰۰ھ

۵۔ **مؤلف** : میرزا عبدالقادر بیدل ۱۷۲۰ء

۶۔ **آغاز** : باوج کبریا کز پہلوی عجزست راہ آنجا
سرموی گر آنجا خم شوی بشکن کلاہ آنجا

۷۔ **اختتام** : از واجب و ممکن علما با خبرند
درد بشر فضول نیست اللہ اللہ

۸۔ **کیفیت** : ایک سو سال پرانا نسخہ ہے۔
نستعلیق شکستہ میں لکھا ہوا ہے۔ آخر میں رباعیات ہیں۔ اگرچہ الف سے لے کر ی تک غزلیں شامل ہیں مگر مکمل نہیں ہے اور درمیان سے کچھ غزلیں نہیں ہیں البتہ ہر ردیف کی اکثر غزلیں موجود ہیں۔ جلد اصلی ہے اور بہت عمدہ ہے۔ ایک سو برس قبل کے فن جلد سازی کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔
میرزا عبدالقادر بیدل کے حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے دیکھیے فہرست مخطوطات دیال سنگھ لائبریری جلد اول ، صفحہ ۱۴۲

دیوان بیدل

اف۸
ب ۔ د

مخطوطہ نمبر ۴۴۸

ادب/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۱۹ × ۱۱ سم

۲۔ **اوراق** : ۱۴۰

۳۔ **خط** : نستعلیق عمدہ

۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : ابوالمعالی میرزا عبدالقادر بیدل ۱۷۲۰ء

۶۔ **آغاز** : نفس آشفتہ میدارد چو گل جمعیت یارا
پریشان‌مینویسد کلک موج احوال دریارا

۷۔ **اختتام** : بجائی پرسی بیدل مباش از گفتگو عادل
درای از اشیان تا او شود یکچند پروازے

۸۔ **کیفیت** : نہایت عمدہ خط ہے اوراق کرم خوردہ ہیں مگر عبارت کو کرم خوردگی سے چنداں نقصان نہیں پہنچا۔ کاغذ کی کہنگی اور طرز تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ تقریباً بارہویں صدی ہجری کے اواخر کا لکھا ہوا ہے۔ نسخہ زیر نظر مکمل دیوان نہیں تاہم تمام ردیف ہائے دیوان بیدل کی منتخب غزلیات موجود ہیں۔ کئی مرتبہ طبع ہو چکا ہے۔ احوال میرزا عبدالقادر بیدل کے لیے دیکھیے۔ فہرست مخطوطات جلد اول صفحہ نمبر ۱۶۳۔

دیوان حافظ

مخطوطہ نمبر ۶۰ے ۱ف۸

ادب/نظم فارسی ح - د

۱- تقطیع : ۲۱×۱۳ سم

۲- اوراق : ۲۳۵

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نامعلوم

۵- مؤلف : شمس الدین محمد حافظ شیرازی : - - - المتوفی ۷۹۱ھ

۶- آغاز : (ناقص الاول) . . . بدست نیاید و نقشبند فکرت را صورتی زیبا تر

۷- اختتام : در سینہ ز نازکی دلش بتوان دید
مانندۂ سنگ خارہ در آب زلال
ناقص الاخر :

۸- کیفیت : دیوان حافظ کا ایک خوشخط اور عمدہ نسخہ ہے -
دیوان ابتدا سے ہے مگر مقدمہ کے شروع کے اوراق غائب ہیں - مقدمہ کے آخر میں اس کے مالک کا نام عباس علی شاہ رضوی الترمذی سندھوالوی لکھا ہوا ہے - جنھوں نے خود کو فرقہ ملامتی کا درویش لکھا ہے -

دیوان حافظ محشی

مخطوطہ نمبر ۷۴۱

اف۸۱
ح - د

ادب/فارسی

۱- تقطیع : ۲۸ × ۱۶ سم
۲- اوراق : ۲۰۸
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : نامعلوم سنہ کتابت ۱۲۰۸ھ
۵- مؤلف : شمس الدین محمد حافظ شیرازی ۷۹۱ھ
۶- آغاز : الا یا ایہا الساق ادر کاسا و ناولہا
کہ عشق آساں نمود اول ولی افتاد مشکلہا
۷- اختتام : اے دہر بر آنکہ دل بمہر تو نہد
اینست جزاش احسن اللہ جزاک
۸- کیفیت : ابتدائی اوراق مرمت شدہ ہیں مرمت سے حواشی کا نقصان ہوا ہے رباعیات کو یکساں نظم کی طرح لکھا گیا ہے الگ الگ کرکے نہیں لکھا گیا ۔ ایک مہر آخر میں ثبت ہے جس میں لفظ صالح محمد صاف پڑھا جا سکتا ہے بقیہ الفاظ مدھم ہیں اور نہیں پڑھے جا سکے ۔
قیاس کیا جاتا ہے کہ شخص مذکور اس نسخہ کا مالک رہا ہوگا ۔ خط گوارا ہے ۔

دیوان کلیم

مخطوطہ نمبر ۶۲۴

۱ف۸
ک ۔ د

ادب/فارسی نظم

۱۔ **تقطیع** : ۱۶×۲۱ سم

۲۔ **اوراق** : ۳۴۸

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : ابو طالب کلیم ہمدانی کاشانی

۶۔ **آغاز** : زبان ناثانی صاحب (؟) آن دہر ۔ ہمہ اباحش از عشرت بہار است ۔

۷۔ **اختتام** : ہر کہ یکرہ ساز نا ساز ترا ۔ ۔ ۔ گفت
عوداگردر آتش افتد بہ کہ اندر چنگ تو

۸۔ **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ ناقص الطرفین مجدول بہ خط سرخ دریدہ و کرم خوردہ ہے ۔ بعض صفحات میں کرم خوردگی سے فہم مطالب میں دشواری پیدا کر دی ہے ۔
۱۲۵۶ھ میں تہران سے چھپ چکا ہے ۔
ابو طالب کلیم ہمدان میں پیدا ہوا اور کاشان میں جوان ہوا ۔ مگر ہندوستان میں پروان چڑھا ۔
عہد جہانگیری میں ہندوستان آیا مگر جہانگیر کے دربار میں جگہ نہ پا سکا اس وقت طالب آملی جہانگیر کے دربار کا ملک الشعراء تھا اور اس کے ہوتے ہوئے اس کے دربار میں راہ پانے کے امکانات بہت کم تھے اس لیے ۱۰۲۸ھ

میں وطن واپس چلا گیا۔ مگر ہندوستان کی یاد اس کے دل
کو بے چین کیے ہوئے تھی چنانچہ وطن میں صرف دو
سال قیام کر سکا اور پھر ہندوستان کا رخ کیا۔ جب
شاہجہان تخت نشین ہوا تو اس کے ملازموں میں داخل
ہوگیا اور پھر آہستہ آہستہ اپنی طبیعت کی موزونیت کی
بنا پر ملک الشعرا کے عہدے پر جا پہنچا۔ اس سے قبل
ہندوستان کے دیگر امرا کے درباروں میں بھی رہا جن
کے قصاید اس دیوان میں موجود ہیں۔ شاہجہان کشمیر
کی سیر کو گیا تو کلیم بھی ساتھ تھا کشمیر کچھ ایسا من
کو بھایا کہ وہیں کا ہو رہا اور شاہجہان سے درخواست
کی کہ مجھے یہیں چھوڑ دیا جائے تاکہ میں اس جگہ آرام سے
بیٹھ کر بادشاہ نامہ لکھ سکوں۔ چنانچہ اجازت ہوئی اور
وہیں بیٹھ کر ظفر نامہ شاہجہان لکھتا رہا۔ بادشاہ نے
دو مرتبہ اس کے کلام سے خوش ہو کر اسے سیم و زر
کے برابر تول کر اسے انعام عطا کیا۔ کلیم اگرچہ خالص
ایرانی تھا مگر دوسرے ایرانی شعرا کی طرح زبان کے
استعمال میں ہندی سے تعصب نہیں برتتا تھا اس کے کلام
میں ہندی کے اکثر الفاظ ملتے ہیں۔

دوسرے ایرانی شعرا کے برعکس کلیم نے ہمیشہ ہندوستان
کی تعریف کی بلکہ کشمیر کے تو کئی قصیدے لکھ دیے
ہیں۔ کلیم کے کلام میں متانت ہے بازاری شاعری سے
اسے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

اگرچہ کلیم بنیادی طور پر فلسفی نہیں مگر اس نے
اشعار میں کبھی کبھی جو فلسفیانہ اشارے کیے ہیں وہ

گراں قدر ہیں۔

شاہجہان کا یہ محبوب شاعر ۱۵ ذی الحجہ ۱۰۶۱ھ اور Reiu کے مطابق ۱۰۶۲ھ کو دار فانی سے کشمیر ہی میں رخصت ہوا۔ اور وہیں دفن ہوا۔

المراجع : ۱۔ مولانا شبلی نعمانی: شعرالعجم: ۳: ۱۶۷: انوارالمطابع لکھنئو ۱۹۲۲ء

۲۔ محمد بشیر حسین ڈاکٹر : فہرست مخطوطات شفیع : ۱۷۵ : یونیورسٹی پریس پنجاب : ۱۳۹۲ھ

۳۔ منظور احسن عباسی : فہرست مخطوطات فارسیہ پنجاب پبلک لائبریری لاہور : ۵۰۵ : لاہور : ۱۹۶۳ء

۴۔ محمد صالح کنبوہ : عمل صالح : ۳ : ۸۲۳ : لاہور : ۱۹۷۴ء

۵۔ Beale : An Oriental Biographical Dictionary : 32 : Sind/Sagar Academy Lahore :

۶۔ Reiu : Catalogue of the Persian M.SS. 2 : 686 Oxford 1966

دیوان محمود

مخطوطہ نمبر ۶۵۰ (ج)

۱ف۸
م۔د

ادب/فارسی

۱۔ تقطیع : ۲۱×۱۳ سم

۰۲ **اوراق** : ۱۱
۰۳ **خط** : نسخ
۰۴ **کاتب** : میرزا محمد خان ۱۲۶۷ھ
۰۵ **مؤلف** : محمود لاہوری مولینا
۰٦ **آغاز** : ابداغ بر دل از غم خال تو لالہ را
شرمندہ ساخت پلوئی چشمت غزالہ را
۰۷ **اختتام** : یافتہ محمود ہر کس بر در آنشاہ باد
این گدارا ہم بران دربار بودے کاشکے
۰۸ **کیفیت** : صرف غزلیات کا مجموعہ ہے - ہر غزل میں کم و بیش سات اشعار ہیں - ہر ردیف کی ایک غزل ہے - محمود تخلص ہر غزل میں سرخ روشنائی سے لکھا ہوا ہے - خط عمدہ ہے اور ہم نے کاتب میرزا محمد خان اس لیے لکھا ہے کہ اس مجموعہ کے دیگر نسخہ جات اسی کاتب کے لکھے ہوئے ہیں -
کلام نہایت غم انگیز اور موثر ہے۔ اگرچہ یہ مجموعہ محمود نامہ کے نام سے طبع ہوا تھا مگر اب ناپید ہے اور مطبوعہ صورت میں نہیں ملتا۔ محمود کے حالات زندگی اور زمانہ زیست کا کچھ صحیح پتہ نہیں چلتا۔ البتہ ان کی بعض دوسری مؤلفات میں ان مولفات کی تاریخ لکھی ہوئی ملتی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دسویں صدی ہجری کے - آخری نصف اور گیارہویں صدی ہجری کے اول ربع میں ہوئے ہیں - لاہور کے مضافات میں قیام تھا اس لیے لاہوری کہلائے۔
دیگر تالیفات حسب ذیل ہیں :

(۱) مثنوی ۔ عاشق و معشوق
(۲) ہفت کشور

المراجع : ۱۔ احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائی خطی فارسی : ۳ : ۲۵۱۷ : تہران
۲۔ ڈاکٹر محمد بشیر حسین : فہرست مخطوطات شفیع : ۱۶۸ ، ۳۱۴ : لاہور : ۱۹۷۲ء
۳۔ ڈاکٹر محمد بشیر حسین : مخطوطات شیرانی : ۱ : ۱۷۷ : لاہور : ۱۹۷۸ء
۴۔ منظور احسن عباسی : فہرست مخطوطات فارسیہ : ۵۱۰ : لاہور : ۱۹۶۳ء

سکندر نامہ (شرفنامہ)

مخطوطہ نمبر ۷۶۶ — ۸ف۰

ادب/فارسی — ن ۔ س

۱۔ **تقطیع** : ۲۹ × ۱۶ س م
۲۔ **اوراق** :
۳۔ **خط** : نستعلیق
۴۔ **کاتب** : فقیر امام بخش ولد میاں بدر دین
۵۔ **مؤلف** : حکیم ابو محمد الیاس بن یوسف نظامی گنجوی ۵۹۹ھ
۶۔ **آغاز** : خدایا جہاں پادشاہی تر است
ز ما خدمت آید خدائی تر است

۷- **اختتام** : خجستہ ہمیشہ چو سروی بلند

۸- **کیفیت** : نظامی گنجوی کے سکندر نامہ کے دو حصے ہیں پہلا سکندر کی فتوحات بری پر مشتمل ہے اور شرفنامہ کہلاتا ہے دوسرا اس کے بحری سفر پر مشتمل ہے اور اقبال نامہ کہلاتا ہے۔ زیر نظر مخطوطہ شرفنامہ ہے جو ایک مکمل نسخہ ہے۔

مجدول بدو خط شنگرفی ہے۔ عناوین بھی شنگرفی حروف سے مرقوم ہیں۔ حواشی میں بعض مشکل الفاظ کے معانی اور بعض مشکل الفہم مقامات پر سہل حواشی درج ہیں۔ ابو محمد الیاس بن یوسف نظامی گنجوی کے حالات فہرست مخطوطات جلد دوم صفحہ نمبر ۲۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

شرح قصیدہ بردہ شریف

مخطوطہ نمبر۳۴۷ (ب) **۱۰۸۶۲ف۸**

ادب/عربی فارسی مخلوط **- ش**

۱- **تقطیع** : ۱۷ × ۱۰ سم

۲- **اوراق** : ۱۰۳

۳- **خط** : نسخ

۴- **کاتب** : محمود ابن محمد نور

ترقیمہ

قد وقع الفراغ من تسوید هذه النسخة شرح الشریفة البردة
من ید عبدالضعیف الراجی الی رحمة الله محمود ابن محمد
نور فی یوم الاربعاء عند طلوع الشمس فی الشهر المبارک
عیدالضحلی (؟ الاضحیا) اثنی فی یوم عرفة ۱۲۶۹ھ

۵۔ **مؤلف** : نامعلوم

۶۔ **آغاز** : امن تذکر جیران بذی سلم
مزجت دمعًاجری من مقلة بدم

۷۔ **اختتام** : هو کالمطر (؟ کالمطر) النازل من سحاب العین و هوالریح
و ایماض البرق و قدختم بذکر السحاب وریح . . .

۸۔ **کیفیت** : بغیر کسی مقدمہ کے قصیدہ بردہ کی مع صرفی و نحوی
مسائل کے ایک اچھی شرح ہے ۔ اس نسخے میں طریقہ
شرح یہ اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے تو فارسی میں شعر کا
ترجمہ دیا گیا ہے ۔ جو معلوم ہوتا ہے کہ وقت کتابت نہیں
لکھا گیا بلکہ بعد میں باریک قلم سے بین السطور میں اضافے
کے طور پر بڑھایاگیا ہے۔ اس ترجمہ کے بعد عربی الفاظ کا
فارسی ترجمہ اور کہیں کہیں شرح لکھی ہوئی ہے ۔ اس
کے بعد تشریح کو تین حصوں میں منقسم کیا گیا ہے ۔
پہلے حصے میں لغوی اشارات ہیں ۔ جس میں مصادر اور
صنائع اور بدایع کلام کے بارے میں وضاحت کی گئی
ہے ۔ دوسرے حصے میں صرفی مسائل پر بحث کی گئی
ہے اور تیسرے حصے میں نحوی مسائل کے متعلق بالفاظ
شعر متعلقہ کا تذکرہ ہے ۔ کسی کسی شعر کے ساتھ

ایک چوتھا اضافی حصہ بھی موجود ہے جسے النکات کے نام سے لکھا گیا ہے۔ اس میں کہیں تصوف، کہیں علم کلام۔ اور کہیں منطقی بحثیں ہیں:
بین السطور میں عربی کے ادق الفاظ کا فارسی ترجمہ بھی لکھا گیا ہے چند ایک صفحات پر فارسی زبان میں تعلیقات و حواشی بھی دیے گئے ہیں۔ اشعار کی تشریح و توضیح کے لیے عربی اور فارسی کے اشعار بھی لائے گئے ہیں جو نہایت ہی خوش اسلوبی سے منطبق ہوئے ہیں۔ مثلاً پہلے ہی شعر کا فارسی ترجمہ ایک شعر میں لکھا ہے:

اے ز یاد صحبت یارانت اندر زی (؟ ذی) سلم
اشک چشم آمیختی با خون روان گشتہ بہم

مخطوطے کے اندر چند صفحات پر بھی اور آخر ترقیمہ میں بھی کاتب کی مہر لگی ہوئی ہے جس میں فقیر محمود ۱۲۶۸ء لکھا ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہر کے بننے کے ایک سال بعد کا یہ مخطوطہ لکھا ہوا ہے۔ آخری چند صفحات کرم خوردہ ہیں۔ مگر تحریر کو کوئی گزند نہیں پہنچا۔ آخر میں ایک دعا برائے تپ لکھی ہوئی ہے قصیدہ بردہ شریف کو عربی ادب میں ایک بلند مقام حاصل ہے۔ عروض و بیان کے بہترین اسلوب اس میں اختیار کیے گئے ہیں۔
قصیدہ بردہ کا تصوف میں بھی ایک خاص مقام ہے۔ اکثر طرق سلوک اور سلسلہ ہائے رشد و ارشاد کے بزرگان اس قصیدہ کو اپنے اوراد و وظائف میں شامل کرتے ہیں۔

یہ قصیدہ اتنا متداول و مشہور ہے کہ مصر اور دیگر عرب ممالک میں جنازوں کے ساتھ اس کا ورد کیا جاتا ہے۔

علامہ شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید بن حماد بن عبداللہ الصنہاجی البوصیری الدولاصی المصری شذرات الذہب کے بیان کے مطابق ۳، شوال المکرم ۶۰۸ھ کو دلاص کے مضافاتی کسی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ زرکلی نے آپ کی جائے پیدائش مصر کے شہر البھناویہ کا مضافاتی گاؤں بہشیم بتائی ہے۔ اور بوصیری کی نسبت کی وجہ یہ بتائی ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ بوصیر کی رہنے والی تھیں آپ مغربی الاصل تھے اور آپ کے قبیلہ کا تعلق بنی حبنون سے تھا۔ آپ نے جوانی دلاص میں گذاری اس لیے الدولاصی کہلائے۔ آپ کا ذریعہ معاش کتابت تھا۔ وزیر مصر زین الدین یعقوب بن زبیر کے شاہی کاتب بھی رہے۔

معجم المؤلفین کے بیان کے مطابق آپ کے شجرہ نسب میں حماد کے باپ کا نام محسن بن عبداللہ الصنہاجی ہے مگر دیگر کتب میں حماد بن عبداللہ ہی ہے۔ عمر رضا کحالہ کے مطابق آپ دلاص میں پیدا ہوئے اور بوصیر میں نشو و نما پائی اس لیے دلاصی اور بوصیری کہلائے۔

کشف الظنون میں ہے کہ امام بوصیری کو فالج ہوگیا تھا آپ نے فالج کے دوران یہ قصیدہ کہا۔ جب آپ سوئے تو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے مفلوج بدن کو چھوا اور ایک چادر

عطا کی ۔ امام بوصیری شفایاب ہوگئے اور اسی واقعہ کی بنا پر اس قصیدہ میمیہ کا نام قصیدہ بردہ پڑگیا ۔ حاجی خلیفہ نے اور بھی کئی ایک واقعات اس نام کے متعلق درج کیے ہیں ۔

امام بوصیری میں الفاظ کو شعر میں نظم کرنے کا قدرتی ملکہ تھا آپ فطرۃً شاعر تھے ۔ آپ نے بعض وزراء اور شاہان مصر کی بھی مدح سرائی کی جس کا پتہ اسی قصیدہ سے چلتا ہے جہاں آپ فرماتے ہیں :

خدمتہ' بمدیح استقیل بہ ۔ ۔ ۔ ۔

ذنوب عمر مضیٰ فی الشعر و الخدم

آپ کے علم کا اندازہ لگانے کے لیے اگر آپ کی دیگر تصانیف کی طرف نہ بھی دیکھا جائے تو صرف قصیدہ بردہ ہی کافی ہے اس میں جس طرح احادیث کا استعمال ہوا ہے اس سے علم حدیث میں علامہ کی کافی دسترس معلوم ہوتی ہے ۔ کچھ اشعار میں کلامی بحثیں بھی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ علامہ علم کلام میں بھی کافی دسترس رکھتے تھے ۔

علامہ بوصیری نے جب مدحت رسول کا مشغلہ شروع کیا تو پھر زندگی بھر یہی مشغلہ جاری رہا اور باقی عمر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں گذار دی ۔ آخر عمر میں آپ اسکندریہ میں مقیم ہوگئے تھے آپ نے ہدیۃ العارفین کے مطابق ۶۹۵ھ ، معجم المؤلفین کے مطابق ۶۹۴ھ ، کشف الظنون کے مطابق ۶۹۴ھ اور الاعلام اور بروکلمان کے مطابق ۶۹۶ھ میں وفات پائی ۔

آپ کی تصانیف میں اکثر قصائد ہیں آپ کا دیوان مصر سے کئی بار طبع ہو چکا ہے ۔ آپ کے ذخیرہ قصائد میں سے قابل ذکر مندرجہ ذیل ہیں :

(۱) ذخر المعاد فی معارضۃ بانت سعاد ۔

(۲) القصیدۃ الھمزیہ فی المدح النبویۃ المساۃ ام القری.

(۳) الکلمۃ الطیبہ والدیمۃ الصیبۃ

(۴) قصیدہ لامیہ

(۵) القصیدۃ المضریہ

(۶) الکواکب الدریہ فی مدح خیر البریہ المعروف بہ قصیدہ بردہ

کتب المراجع : ۱۔ البغدادی : ھدیۃ العارفین : ۲ : ۱۳۸ : طہران : ۱۳۸۷ھ

۲۔ عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین : ۱ : ۲۸ : دمشق : ۱۳۸۹ھ

۳۔ الزرکلی : الاعلام : ۷ : ۱۱

۴۔ سرکیس : معجم المطبوعات العربیۃ والمعربہ : ۱ : ۶۰۳ مصر : ۱۳۴۶ھ

۵۔ عبدالحی ابن العماد حنبلی : شذرات الذہب : ۵ : ۴۳۲ : مصر : ۱۳۵۱ھ

شرح قصیدہ غوثیہ

مخطوطہ نمبر ۲۳۴ (۹) ۸۰ف

فارسی/نثر م ۔ ش

۱۔ **تقطیع** : ۱۷ × ۱۰ سم
۲۔ **اوراق** : ۱۰
۳۔ **خط** : نسخ و نستعلیق مخلوط
۴۔ **کاتب** : محمود ۔ تاریخ کتابت ۱۸ ذوالحجہ ۱۲۶۹ھ ۔

ترقیمہ

تمت تمام سد این نسخہ مبارک شرح شریفہ قصیدہ غوثیہ
از دست خط خام نویس محمود در روز پنجشنبہ بوقت عصر
ہیژدھم از ماہ ذالھج (؟ ذوالحج) ۱۲۶۹ھ۔

۵۔ **مؤلف** : حضرت شاہ محمد غوثؒ بن سید حسنؒ قادری ۔
۶۔ **آغاز** : حمد بیحد و ثنائی بیعدد ان احدی را سزد کہ او را دوام و
بقا است ۔
۷۔ **اختتام** : و بلند است و ظاہر است نزد اولیاء ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔
۸۔ **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے
قصیدہ غوثیہ المعروف بہ خمریہ کی فارسی شرح ہے ۔
کلام عربی بخط سرخ لکھا گیا ہے ۔ اگرچہ قصیدہ کے
کچھ مقامات عام ذہن سے بالا ہیں مثلاً ۔

ولوالقیت سری فی جبال لدکت و اختفت بین الجبال

مگر شارح نے بکوشش تمام قصیدہ کی شرح خوب
کی ہے ۔ بعض مقامات پر شارح نے صرف لفظی

ترجمہ فارسی میں کر دیا ہے۔ جس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ حضرت شارح تصوف کے دقیق مسائل کو عوام کی دسترس سے بالا رکھنا چاہتے تھے۔ مثلاً

و ولا نی علی الاقطاب جمعا
فحکمی نافذ فی کل حال

کا صرف ترجمہ و والیے ساخت مرا و حاکم کرد مرا برہمہ قطبہا پس حکم من نافذ است در حال۔ کر کے آگے گزر گئے۔ باقی اشعار کی طرح یہاں کوئی متصوفانہ تشریح نہیں کی۔

باقی اشعار کی تشریح کرتے ہوئے یہ خیال شارح کے ذہن میں رہا ہے کہ شیخ کے علو مرتبت کی بنیاد پر ان کے افکار کو عام فہم بنائیں۔ اور اس میں وہ بہت حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں۔

حضرت شاہ محمد غوث ؒ بن سید حسن ؒ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کا سلسلہ نسب سترھویں پشت میں حضرت شیخ سے مل جاتا ہے۔ حضرت شاہ محمد غوث بارھویں صدی ہجری کے مشہور مشائخ سے ہیں اور بحر سلوک کے شناور ہیں۔ آپ نے جو شرح قصیدہ خمریہ لکھی اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ راہ سلوک کے نہ صرف واقف راہ ہیں بلکہ محرم اسرار بھی ہیں۔

آپ کے والد ماجد پشاور کے رہنے والے تھے۔ آپ نے سارے ہندوستان کی سیر کی اور پھر لاہور کو اپنا مسکن بنایا۔ آپ کو سلسلہ قادریہ کے علاوہ سلسلہ عالیہ چشتیہ

اور نقشبندیہ میں بھی اجازت حاصل تھی - آپ کا وصال ۱۱۶۲ھ میں ہوا آپ کا مزار بیرون دہلی دروازہ لاہور مرجع خواص و عوام ہے -
آپ کی تصانیف میں مشہور ترین تصنیف ایک غوث نامہ نامی رسالہ ہے اس کا ترجمہ اسرار الطریقت کے نام سے شائع ہوا ہے -

مراجع : ۱- اعجاز الحق قدوسی : تذکرہ اولیائے سرحد ، ۱۹۳ تا ۲۱۶ ، مطبع عالیہ - لاہور ، ۱۹۶۶ء -
۲- محمد لطیف ملک : اولیائے لاہور ، ۲۰۲ تا ۲۰۵ ، نقوش پریس لاہور -
۳- مولوی غلام سرور : خزینۃ الاصفیاء ، ۱ : ۱۸۸ ، نول کشور ، ۱۳۳۲ھ ، ۱۹۱۴ء -

---

عرض حال

مخطوطہ نمبر ۷۴۳ ۱ف۸

ادب/فارسی نظم ع -

- تقطیع : ۲۸×۱۸ س م
۱- اوراق : ۲
۱- خط : نستعلیق
۲- کاتب : نامعلوم
۲- مؤلف : نامعلوم

۶۔ **آغاز** : چو رفت لشکر غم سوی کشور دل زار
الم بموکب او نیز شد علم بردار

۷۔ **اختتام** : چو عرضہ دادہ ام احوال خود بخون جگر
مکن نگاہ تو بہر نا درستی اشعار

۸۔ **کیفیت** : عرض حال کرنے والے کے نام کا پتہ نہیں چل سکا
البتہ جس کی خدمت میں عرض کی گئی ہے ۔ اس کا نام
اعظم بیگ بتایا گیا ہے ۔
اشعار عمدہ ہیں اور آخر میں خدائے بزرگ و برتر اور
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفائے
اربعہ و حسنین کریمین کا وسیلہ اور واسطہ اعظم بیگ کو
دیا گیا ہے ۔ مخطوطہ کا خط عمدہ ہے ۔

قصہ حسن و عشق

مخطوطہ نمبر ۵۹۴ — ۸ف۰

ادب/فارسی — ن ۔ ق

۱۔ **تقطیع** : ۱۵ × ۱۰ س م
۲۔ **اوراق** : ۱۳
۳۔ **خط** : نستعلیق
۴۔ **کاتب** : احسن علی خان سنہ کتابت ۱۰۲۶ھ ۔
۵۔ **مؤلف** : نعمت خان عالی
۶۔ **مؤلف** : (ناقص الاول) این جان جہان بہ بین کہ مر ۔ ۔ ۔ د ۔د،
بنیش اندو گوش کن ۔

۷۔ **اختتام :** ہیچ عاشق راز جانان مباد
چون من بیچارہ در بحر ۔ ۔ ۔ مباد

۸۔ **کیفیت :** حسن و عشق کا استعاراتی قصہ ہے ۔ حسن اور عشق کو تمثیلی انداز میں بطرز جدید افسانہ لکھ کر قصہ کو ایک دلچسپ انداز میں مربوط کر دیا گیا ہے ۔ اگرچہ فارسی کی ادبی دنیا میں یہ قصہ کچھ زیادہ معروف نہ ہو سکا ۔ تاہم یہ نظم و نثر میں بہت عمدہ قصہ ہے ۔
نعمت خان کا اصل نام مرزا نور الدین محمد بن فتح الدین شیرازی ہے ۔ یہ شاہجہان کے زمانہ میں حکومت اسلامیہ ہند میں بطور ملازم شامل ہوئے ۔ اورنگ زیب کے زمانہ میں باورچی خانہ کے داروغہ تھے ۔ اس لیے آپ کا مشہور نام نعمت خان عالی پڑ گیا ۔ آپ کے دیگر القابات بھی ہیں یعنی مقرب خان ، دانش مند خان وغیرہ ۔
آپ ایک حکیم خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو ایران سے ترک وطن کرکے ہندوستان آیا تھا ۔ آپ دہلی میں ربیع الاول ۱۱۲۲ ہجری کو انتقال کر گئے آپ کی دیگر تصانیف کا سٹوری (Storey) نے ذکر کیا ہے ۔
۱۔ دیوان نعمت خان
۲۔ رقعات مضحکات
۳۔ راحت القلوب
۴۔ وقائع نعمت خان وغیرہ
قصہ حسن و عشق ۔ یہ کتاب دہلی میں ۱۸۶۶ء میں شائع ہوئی کانپور میں ۱۸۴۳ء اور لکھنؤ میں ۱۸۴۲ء میں شائع ہوئی ۔

جناب احمد منزوی صاحب نے حسن و عشق کو نعمت اللہ ولی کرمانی کی تصنیف بتایا ہے۔ جو کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔

المراجع : ۱۔ منظور احسن عباسی : تفصیلی فہرست مخطوطات، ۵۶۱، ۷۰۰۔

۲۔ احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائی خطی، ۱ : ۷۲، ۲ : ۱۱۲۵۔

۳۔ Rieu : Catalogue of Persian M.SS : 11 : 703

۴۔ C.A. Storey : Persian Literature : I Part I 589.

قصہ رام، سیتا، راون و لچھمن

مخطوطہ نمبر ۷۵۵ — ۸ف۰

ادب/فارسی — ق

۱۔ تقطیع : ۱۹ × ۱۴ س م

۲۔ اوراق : ۱۱۹

۳۔ خط : نستعلیق

۴۔ کاتب : نامعلوم

۵۔ مؤلف : نامعلوم

۶۔ آغاز : گرفتم از تو من وعدہ درانـدم
بدل ستم گرہ وعدہ قسم ہم

۷۔ اختتام : ترا ہمتائی حق بودن نہ یارا
اگر مانند می بودی خدا را

۸- **کیفیت** : ناقص الطرفین ہے - کرم خوردہ ہے مگر کرم خوردگی سے حروف بہت کم متاثر ہوئے ہیں - ابواب ، عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں - جدول بخط سرخ ہے - ہندو مذہب کی مشہور کتاب رامائن کا فارسی نظم میں ترجمہ ہے- زیر نظر مخطوطہ ''داستان برآمدن رام و لچھمن از شہر خود''- سے شروع ہو کر - ''فرستادن راون جاسوساں در لشکر رام'' پر ختم ہوگیا ہے - ہندو ازم میں یہ کتاب نہایت معتبر مانی جاتی ہے - ہندو ازم کا فلسفہ جہاد اس سے مترشح ہوتا ہے - اس قصہ میں بظاہر صرف چار کردار ہیں مگر ذیلی طور پر اس وقت کی بہت سی سیاسی سماجی معاشرتی اور مذہبی اقدار اس میں سمو دی گئی ہیں -

مخطوطہ زیر نظر میں اندرونی طور پر کوئی ایسی شہادت نہیں ملتی جس کی بنا پر اسے کسی کی مؤلف سمجھا جائے- رام و سیتا کے نام سے رامائن کے منظوم فارسی ترجمے دو ملتے ہیں ایک تو گرو ہرداس کا ہے اور دوسرا حضرت مولوی سعد اللہ مسیح پانی پتی کا ہے - گرو ہرداس کے ترجمے کی مقبولیت اتنی زیادہ نہیں ہوئی - کیونکہ کیٹلاگ کی بہت کم کتابوں میں اس کا ذکر ہے - مگر مسیح پانی پتی کے ترجمہ کی مقبولیت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ تقریباً کٹیلاگ کی اکثر کتابوں میں مذکور ہے - اب ظاہر ہے اس زمانے میں اشاعت کا ذریعہ قلمی کتب ہی تھیں - اس لیے قیاس غالب یہ ہے کہ زیر نظر مخطوطہ بھی سعد اللہ مسیح پانی پتی ہی کا ہے - کیونکہ

اس کا وزن بحر بھی ان اشعار کے اوزان سے ملتا جلتا ہے جو مسیح کے ترجمہ سے کیٹلاگ کی کتابوں میں مذکور ہیں۔
آپ پانی پت کے ایک سردار مقرب خان کے متبنی تھے اور عہد جہانگیر کے فضلاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔
Rieu نے مسیح پانی پتی کا نام رکن الدین بھی بتایا ہے جو رامائن کا مترجم ہے۔

المراجع : ۱۔ احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائے خطی، ۴ : ۲۸۲۳، تہران۔
۲۔ ڈاکٹر بشیر حسین : فہرست مخطوطات شیرانی، ۱ : ۱۳۷، لاہور ۱۹۶۸ء۔
۳۔ منظور احسن عباسی : مخطوطات فارسیہ، ۳۰۷ : لاہور ۱۹۶۳ء۔
۴۔ Rieu : Catalogue of Persian M.SS : 56 : 230 : 689 : 1078.

قصہ سیف الملوک

مخطوطہ نمبر ۱۷ے ۰ف۸

ادب/فارسی ۔ ق

۱۔ **تقطیع** : ۲۱ × ۱۴ س م
۲۔ **اوراق** : ۸۲
۳۔ **خط** : نستعلیق
۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : نامعلوم

۶۔ **آغاز** : راویان اخبار و ناقلان آثار چنیں روایت میکنند کہ در زمان سلطان محمود ۔

۷۔ **اختتام** : بدنیا دل نہ بندت ہر کہ مردست
کہ دنیا سربسر اندوہ و دزد ست

برابر گور گورستان نصر کن ۔ کہ دنیا با حریفانش چہ کردست ۔ و این دنیا با کسے وفا نکردہ است و نخواہد کرد ۔

۸۔ **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ اگرچہ آب رسیدہ ہے مگر عبارت بالکل محفوظ ہے۔ خط بہت عمدہ ہے۔ طرز ادا بالکل اسی طرح ہے جس طرح آج کل پنجاب میں قصہ گوئی کی جاتی ہے ۔ خصوصاً میلے اکھاڑوں میں پنجابی شعرا جو پنجابی میں (سپر) کہلاتے ہیں بالکل اسی انداز میں قصہ گوئی کرتے جس انداز میں یہ کتاب تحریر کی گئی ہے ۔ قصہ گوئی کی مہمیز راویاں ، اخبار و ناقلان آثار این چنیں روایت میکنند'' کو مختلف روشنائیوں سے لکھا گیا ہے ۔ بعض جگہ کبودی بعض جگہ سبز اور بعض جگہ سرخ روشنائی استعمال ہوئی ہے ۔ نہایت مناسب اور موزوں جگہ پر جابجا ابیات بھی لائے گئے ہیں ۔ فارسی نہایت آسان استعمال کی گئی ہے اور کہانی کی سلاست کچھ ایسی ہے کہ پڑھنے میں بہت دلچسپ ہے ۔

یہ قصہ درباری سلطان محمود ، خواجہ حسن میمندی سے منسوب ہے مگر واضح طور پر یہ نہیں بتایا گیا کہ آیا

وہ اس کے مؤلف ہیں یا واقعی انہی کی کوشش سے یہ شہر ہروالہ سے منگوایا گیا جیسا کہ کتاب کے دیباچہ میں مذکور ہے ۔

ریو (Charles Rieu) نے یہ وضاحت کی ہے کہ یہ قصہ مہمندی کو سفر شام میں شاہ شام کے دمشق کے خزانے میں ملا ۔ اس کتاب کا نام روح افزا تھا جس میں یہ قصہ بھی مرقوم تھا ۔ حسن مہمندی نے وہاں سے اس کا ترجمہ کیا ۔

ایک قصہ سیف الملوک و بدیع الجمال منشی دیوان سنگھ خلیق لاہوری نے بھی تصنیف کیا تھا جو مخطوطات شیرانی میں موجود ہے ۔

المراجع : احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائے خطی ، ۵ : ۳۷۲۴ ، تہران ۔

۲۔ ڈاکٹر محمد بشیر حسین : فہرست مخطوطات شیرانی ، ۱ : ۱۵۵ ، لاہور ، ۱۹۶۸ء ۔

۳۔ Rieu : Catalogue of the Persian : M.SS. : 11 : 764.

کلیات ولی رام

مخطوطہ نمبر ۷۱۶

۱ف۸

ب ۔ ک

ادب/فارسی نظم

۱۔ تقطیع : ۲۳ × ۱۶ سم

۲- **اوراق** : ۱۱۷
۳- **خط** : نستعلیق رواں
۴- **کاتب** : گوپال کول
۵- **مؤلف** : بنوالی داس ولی رام
۶- **آغاز** : اوم بود تاج سرِ ہر ورق
اوم بود اعظم اسمائے حق
۷- **اختتام** : در راہ خدا بجز خدائے سالک
دیباچہ بود خواہش عقبی بند است
۸- **کیفیت** : نسخہ زیر نظر میں سب سے پہلے اوم نامہ ہے پھر غزلیں اور آخر میں مثنوی اوم نامہ میں ولی رام خدا اور برہما یا پرمیشور یا رام اور پرم اور اوم وغیرہ کو ایک ہی چیز کے مختلف نام کہتا ہے۔ دراصل داراشکوہ کے پاس رہتے ہوئے اس کے خیالات ہندوانہ خیالات اور اسلامی تصوف کا ایک مرکب بن گئے تھے۔ مزید برآں یہ کہ داراشکوہ کے لیے حضرت ملا شاہ بدخشی سے ہدایات لے کر اس تک پہنچانے کا کام بھی اس کے سپرد تھا اور حضرت ملا شاہ بدخشی کی صحبت کا اثر ولی رام کی طبیعت پر ہونا لازمی تھا اس لیے ولی رام کی مثنوی بھی گنجینۂ معرفت و عرفان ہے۔ حد یہ ہے کہ غزل میں بھی ولی رام تصوف سے نیچے نہیں اترے اور محبوب مجازی کو اگر کہیں موضوع سخن بنایا بھی تو نہایت پاکیزگی کے ساتھ۔

کتاب قابل استفادہ حالت میں ہے خط نہایت صاف ہے۔

کلیات ولی رام کا کوئی مطبوعہ نسخہ کتب حوالہ میں نہیں مل سکا۔

ولی رام کا تذکرہ صرف اس حد تک مل سکا کہ یہ داراشکوہ کا درباری شاعر تھا۔ اس کے اصل نام کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ بنوالی داس ولی رام، بھوانی داس نقل ہوا ہے۔ تاریخ پیدائش اور وفات نہیں مل سکی۔

چند دیگر تصانیف بھی ان کے نام سے منسوب ملتی ہیں:

۱- گیان تابی۔
۲- رام گیتا۔
۳- مصباح الہدیٰ۔
۴- مثنوی چشمۂ عرفان لکھنؤ اور راولپنڈی سے ۱۸۷۵ء ۱۸۹۰ء میں چھپ چکی ہے۔
۵- راجوالی۔

المراجع :

۱- C.A. Storey : Persian Literature : I. p I, 450 London 1972.

۲- Rieu : Catalogue of Persian M.SS. 11 : 855, 916, 1043 Oxford : 1966.

۳- Beale : An Oriental Biographical Dictionary : 415 Sind Sagar Academy : Lahore.

گلستان سعدی

مخطوطہ نمبر ۷۳۱ ف۸۰

ادب/فارسی س ۔ گ

۱۔ تقطیع : ۲۸٫۷ × ۱۷ سم

۲۔ اوراق : ۱۰۹

۳۔ خط : نستعلیق

۴۔ کاتب : غلام احمد

ترقیمہ

تمت الکتاب بعون ملک الوہاب حسب فرمائش ۔ ۔ ۔ ۔
بتاریخ یازدہم شہر ربیع اول ۱۲۳۳ ہجری ۔ ۔ ۔ ۔ در
مدرسہ شاہ علی ۔ ۔ ۔ ۔ از دست کاتب غلام احمد باتمام
رسید ۔

۵۔ مؤلف : مشرف الدین سعدی، شیرازی م ۶۹۱ ہجری ۔

۶۔ آغاز : منت مر خدایرا عز و جل کہ طاعتش موجب قربت است ۔

۷۔ اختتام : الحمدللہ علی لا اتمامہ (؟ اتمامہ) و الصلواۃ و السلام علی
خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا
تمت تمام شد کتاب گلستان تصنیف شیخ سعدی شیرازی
علیہ الرحمۃ ۔

۸۔ کیفیت : زیر نظر مخطوطہ میں نظم و نثر میں فرق کرنے کے لیے
جہاں سے نظم شروع ہوتی ہے وہاں نظم سرخ روشنائی
سے لکھ دیا گیا ہے اور ہر بیت کے مصرعوں میں سرخ

رنگ کے نقاط ڈال دیے گئے ہیں ۔ عنوانات اور ابواب کے نام اور حکایات بھی سرخ رنگ میں لکھے ہوئے ہیں ۔
کاغذ کہیں کہیں سے کرم خوردہ ہے مگر اتنا نہیں کہ عبارت کے مفہوم میں کوئی ابہام پیدا ہو ۔ حواشی مفیدہ سے کتاب مزین ہے ۔ بین السطور میں مشکل الفاظ کے معانی بھی کہیں کہیں سرخ روشنائی سے اور کہیں سیاہ روشنائی سے درج ہیں ۔
کتاب کے اندرونی صفحات پر بھی اور باہر بھی بہت سے مالکوں کے نام لکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب طلبہ میں منتقل ہوتی رہی ہے ۔ ایک مہر کتاب کے شروع میں ہے جو مغلق ہے اور نہیں پڑھی جا سکی، یہی مہر کتاب کے آخر میں بھی ہے ۔
خط عمدہ نستعلیق ہے ۔ مخطوطہ قابل استفادہ ہے ۔

گلستان سعدی

مخطوطہ نمبر ۱۶۵ (ب)

ف ۸۰

ادب/فارسی

س ۔ گ

۱۔ تقطیع : ۲۳×۱۹ سم
۲۔ اوراق : ۱۱۰
۳۔ خط : نستعلیق
۴۔ کاتب : نامعلوم
۵۔ مؤلف : شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی ۶۹۱ھ ۔

۶۔ آغاز : منت مر خدایرا کہ طاعتش موجب قربتش ۔
۷۔ اختتام : بر رسولاں بلاغ باشد بس ۔
۸۔ کیفیت : اگرچہ کاتب کا نام مذکور نہیں مگر تاریخ کتابت ۱۲۷۴ھ لکھی ہے اور نیچے ۱۹۱۳ء لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے آخری صفحہ پر ایک مہر ثبت ہے جس میں سید حسن شاہ لکھا ہے مگر اس کی ملکیت یا کتابت کی وضاحت موجود نہیں ہے ۔
لفظ حکایت ، مثنوی اور اسماء عنوانات بخط سرخ مرقوم ہیں ۔ خط گوارا ہے ۔ گلستان کا ایک مکمل نسخہ ہے جو سوا سو سال قبل کا لکھا ہوا ہے ۔

لب لباب معنوی

مخطوطہ نمبر ۶۸۳ ۱۰۰۸۵ف۸

ادب/فارسی و ۔ ل

۱۔ تقطیع : ۲۴×۱۵ سم
۲۔ اوراق : ۳۰۷
۳۔ خط : نستعلیق
۴۔ کاتب : رمضان خان ابن مرتضیٰ خان ۔
۵۔ مؤلف : حسین بن علی واعظ کاشفی ۔
۶۔ آغاز : بعد از تقدیم و ثنا وظائف حضرت واجب الوجود عم جودہ ۔
۷۔ اختتام : عشق بازاں را ازیں ساہ معین
فیض دہ آمین رب العالمین

۸- **کیفیت** : نسخہ ہذا کرم خوردہ اور دریدہ ہے مگر کرم خوردگی
سے عبارت کو چنداں نقصان نہیں ہوا - صفحات مجدول
بخط سرخ ہیں اور عیون و انہار و رشحات بھی سرخ روشنائی
سے لکھے ہوئے ہیں - مثنوی مولانا روم کا انتخاب ہے
واعظ کاشفی نے اس انتخاب کو تین عیون میں تقسیم
کیا ہے - ہر عین چند انہار پر مشتمل ہے اور ہر نہر چند
رشحات پر مشتمل ہے -
عین اول اطوار شریعت ، عین دوم مخزن اسرار حقیقت اور
عین سوم مطلع انوار طریقت ہے - لکھنئو اور تہران سے
چھپ چکی ہے -
حسین بن علی کاشفی کے حالات معلوم کرنے کے لیے فہرست
مخطوطات دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری جلد اول، صفحہ نمبر
۱۶ کی طرف رجوع کریں -

المراجع : ۱- احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائی خطی، ۴ : ۳۰۹۴،
تہران ، ۱۳۵۱ھ -

مثنوی شاہ و گدا

مخطوطہ نمبر ۶۶۳

۱ ف ۸
ب - م

ادب/فارسی

۱- **تقطیع** : ۱۹ × ۱۲ س م
۲- **اوراق** : ۵۰
۳- **خط** : نسخ عمدہ

۴۔ **کاتب** : احمد علوی

ترقیمہ

نسخہ شریف شاہ و گدا من کلام ہلالی علیہ الرحمۃ بتاریخ
یوم جمعہ بیست و سوم شہر رمضان المبارک یکہزار و
دو صد و ہفتاد و نہ بود کہ در توقف شہر سرپل بلاد
بلخ نسطیر پذیرفت المذنب احمد العلوی تمام شد تمت
تمام شد ۔

۵۔ **مؤلف** : بدرالدین ہلالی المتوفی ۹۳۹ھ ۔

۶۔ **آغاز** : اے وجود تو اصل ہر موجود
ہستی و بودی و خواہی بود

۷۔ **اختتام** : حشر او با رسول کن یا رب
این دعا را قبول کن یا رب

۸۔ **کیفیت** : بدرالدین ہلالی نے آغاز مثنوی میں خود بتایا ہے کہ میں
نے یہ مثنوی عام مثنویات سے جدا طرز کی لکھی ہے ۔
''میں نے جب مثنوی لکھنے کا ارادہ کیا تو خیال تھا
کہ وامق عذرا یا لیلی مجنوں یا شیریں فرہاد پر لکھوں
مگر :

ناگہ آمدند از عالم غیب
کین خیال تو پاک نیست ز عیب
بار دیگر چنین رسید ندا
کہ بگو داستان شاہ و گدا

اس مثنوی میں شاہ اور گدا کا تذکرہ ہے جسے شاعر نے

اکثر درویش کے نام سے یاد کیا ہے ۔ قصہ بالکل ایک انوکھے انداز میں بیان ہوا ہے جیسا عموماً کبھی ہوتا نہیں دیکھا گیا یا کم از کم پرانی کسی کہانی میں اس طرح کا کوئی ذکر نہیں سنا گیا ۔ درویش کا جنگل میں رہنا پھر باغ میں جانا جہاں مکتب کا کھلا ہونا اس مکتب میں داخل ہونا ، پھر اس کا اس مکتب کے چلانے والے شاہ پر فریفتہ ہو جانا ، رقیبوں کا جدا کر دینا ، بادشاہ کو پتہ چلنا اور درویش کو اس کی زیارت کروانا پھر بادشاہ اور گدا کی آشنائی کا ذکر طلبہ میں عام ہونا ، درویش کو مکتب سے بدنام کرکے نکال دیا جانا اور علیٰ ھذا القیاس بادشاہ کا گدا پر فریفتہ ہونا اور پھر ان کا مل کر رہنا ۔ یہ عنوانات تو سبھی ایسے ہیں جو عام مثنویوں میں پائے جاتے ہیں ۔ لیکن انوکھی بات تو درویش سے کرامات کا ظہور ہے کیونکہ درویش تو عاشق مجازی ہے ۔ بہرکیف مثنوی دلچسپ ہے ۔

زیر نظر مخطوطہ نہایت خوشخط لکھا ہوا ہے ۔ عنوانات درج نہیں ۔ مگر عنوانات کے لیے جگہ خالی چھوڑ دی گئی ۔ کاتب احمد علوی کی مہریں چند ایک جگہوں پر لگی ہوئی ہیں ۔ بدر الدین ہلالی ، تاتاری النسل چغتائی تھے ۔ آپ استر آباد میں پیدا ہوئے ۔ عالم شباب میں خراسان تشریف لے گئے اور ہرات میں مقیم رہے جہاں امیر علی شیر نے آپ کی تعلیم و تربیت کی نگرانی کی ۔ آپ چونکہ سنی العقیدہ تھے اور آپ کے مخالفین شیعہ تھے اس لیے آپ کے خلاف ایک ازبک امیر کو اکسا کر آپ

کے مخالفوں نے آپ کو ۹۳۹ھ میں قتل کروا دیا۔
آپ نے ایک دیوان اور دو مثنویاں یادگار چھوڑی ہیں۔
دیوان ہلالی بلحاظ حروف تہجی مرتب ہے اور کانپور سے چھپا ہے۔ مثنوی شاہ وگدا کے علاوہ مثنوی صفت العاشقین اور ایک مثنوی لیلی و مجنوں بھی ہے جس کے متعلق یہ اختلاف ہے کہ آیا یہ ہلالی کی ہے یا کسی دوسرے مصنف کی ہے۔

المراجع : ۱- منظور احسن عباسی : فہرست مخطوطات پنجاب پبلک لائبریری ، ۱۷۴ : لاہور ، ۱۹۶۳ء۔
۲- Beale : An Oriental Biographical Dictionary 160 : Lahore.
۳- Catalogue of Persian M.SS. in the British Museum : 11 : 656 : Oxford.
۴- A.J. Arberry : Catalogue of Persian M.SS. Chester Beatty Library : 3 : 16 : Dublin : 1962.

نعت الحبیب

مخطوطہ نمبر ۲۳۰

۸۶۲۰۱۰ف۸

شرح قصیدہ بردہ ادب/فارسی

ن ـ ن

۱- تقطیع : ۲۰×۱۲ سم
۲- اوراق : ۱۳۸
۳- خط : نسخ

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مولف** : نظام الدین بن محمد رستم بن عبداللہ الخجندی ثم الامنابادی -

۶- **آغاز** : ثنائی بی انتہا و سپاس بے قیاس برائے صانع علیم و فرد قدیم - - -

۷- **اختتام** : یا رب کنی توختم بر ایمان مرا عطا
که این خوشترین عطا ز عطیات خوشتر است

۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید البوصیری کے مشہور قصیدہ بردہ کی فارسی شرح ہے - مؤلف نے اس کی ایک عربی شرح بھی لکھی جس کا ذکر اس کتاب کے دیباچہ مین مؤلف نے خود کیا ہے - شرح کا انداز عامیانہ ہے - پہلے عربی مصادر کا فارسی میں لفظی ترجمہ کر دیا گیا ہے پھر فارسی اشعار کے ذریعہ اور کہیں کہیں نثر میں پورے شعر کا ترجمہ لکھا گیا ہے -

قصیدہ کا متن پورے شعر کی صورت میں کہیں نہیں لکھا گیا بلکہ لفظاً لفظاً لکھا ہوا ہے اور برائے امتیاز متن سرخ روشنائی سے ایک لکیر متن کے حروف کے اوپر لگائی گئی ہے - قصیدہ کی فصول کا بھی کوئی امتیاز نہیں کیا ہے -

آخر میں خاتمہ کتاب کے طور پر ایک فارسی کی نظم جو نظام الدین موصوف نے خود کہی ہے لکھی ہوئی ہے - جس میں مؤلف نے کتاب کی تاریخ تالیف ۱۷ ذی الحجہ

۱۱۱۱ھ بعہد محی الدین اورنگ زیب عالم گیر بتائی ہے اور عالم گیر کے متعلق نہایت اچھے جذبات کا اظہار فرمایا ہے۔ آخر میں چند تاریخی رباعیات بھی ہیں جن میں مؤلف نے اس کتاب کی تاریخ کہی ہے۔

یوسف زلیخا (جامی)

مخطوطہ نمبر ۱۱۲

ادب/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۲۳ × ۱۴ س م

۲۔ **اوراق** : ۱۰۲

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : محمد بخش ولد فضل دین موضع کھود پور محلہ پرگنہ سیالکوٹ ۱۸۹۷ء۔

۵۔ **مولف** : نور الدین عبدالرحمن جامی ۸۹۸ھ۔

۶۔ **آغاز** : الٰہی غنچہ امید بکشائے
گلی از روضہ جاوید بنمائی
زبانرا گو شہالی خاموشی دہ
کہ ہست از ہرچہ کوئے خاموشی دہ

۷۔ **کیفیت** : مولانا عبدالرحمان حامی کی مثنوی یوسف زلیخا کا ایک نہایت ہی قابل استفادہ اور عمدہ نسخہ ہے۔ عنوانات بخط سرخ مرقوم ہیں۔ صفحہ اول منقش ہے بقیہ تمام صفحات مجدول بخط سرخ ہیں۔

یوسف زلیخا (جامی)

مخطوطہ نمبر ۴۹۲

ادب فارسی/نظم

۱ف۸
ج - ی

۱- تقطیع : ۲۴×۱۴ س م
۲- اوراق : ۱۵۶
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : الہ داد ولد میاں محمد اکرم ۱۲۳۴ھ -
۵- مؤلف : نور الدین محمد عبدالرحمن جامی ۸۹۸ھ -
۶- آغاز : الہی غنچہ امید بکشائی
گلی از روضہ جاوید بنائی
۷- اختتام : زبانرا گو شالی خامشی دہ
کہ ہست از ہرچہ گوی خامشی بہ
۸- کیفیت : معمولی سا نسخہ ہے - جستہ جستہ تشریح الفاظ درج ہے -
صفحات مجدول بخط سرخ ہیں - تاریخ کتابت اور نام کاتب
مذکور ہے -

یوسف زلیخا (جامی)

مخطوطہ نمبر ۴۱۳

ادب فارسی/نظم

۱ف۸
ج - ی

۱- تقطیع : ۲۲×۱۴ س م

۲- **اوراق** : ۱۲۸ اوراق -

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : ملا گل محمد ۱۲۶۱ھ -

۵- **مؤلف** : نور الدین عبدالرحمن جامی ۸۹۸ھ -

۶- **آغاز** : الہی غنچۂ امید بکشائے گلی از روضۂ جاوید بنمائے

۷- **اختتام** : زبانرا گو شہالی خاموشی ده
که است از ہرچه گوی خاموشی به

۸- **کیفیت** : ایک بدخط اور معمولی سا نسخہ ہے -

تاریخ و تذکرہ

۱۸ : ۷

۱۔ اکبر نامہ

۲۔ تاریخ مشتمل بر احوال ہند

۳۔ سرالشہادتین

۴۔ گلشن الملوک (گلشن ملوک

۵۔ مہدویان اسلام

۶۔ نامعلوم الاسم (احوال محمد بن حنفیہ)

۷۔ نفحات الانس

اکبر نامہ

مخطوطہ نمبر ۶۷۵

ف
۹۵۴۰۰۲۳۳

تاریخ / فارسی

۱۔ تقطیع : ۱۸×۳۰ س م
۲۔ اوراق : ۱۷
۳۔ خط : نستعلیق
۴۔ کاتب : نامعلوم
۵۔ مؤلف : ابوالفضل علامی المتوفی ۱۰۱۱ھ
۶۔ آغاز : (ناقص الاول) روی ہند کی در سہ چون خواجگی فتح اللہ . . . نزدیک شد.
۷۔ اختتام : (ناقص الاخر) مبارک خدائے مجازی و قبلہ حقیقی خاقان مہربان
۸۔ کیفیت : زیر نظر مخطوطہ اکبر نامہ کے چند اوراق منتشرہ ہیں جن کو مجلد کردیا گیا ہے۔ اول و آخر غائب ہے۔ بلکہ درمیان میں سے بھی اکثر سن جلوس غائب ہیں صفحات مجدول بخط طلا، سرخ و سیاہ ہیں۔ خط پختہ ہے۔ اور کوئی خاص بات اس میں نہیں اور نہ ہی قابل استفادہ ہے چند اوراق دریدہ اور کرم خوردہ بھی ہیں۔

تاریخ مشتمل بر احوال ہندو ملوک آں

ف
۹۵۴
س - ت

مخطوطه نمبر ۳۰

تاریخ/فارسی

۱- تقطیع : ۲۶ × ۲۰ س م
۲- اوراق : ۳۶۸
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : رجب علی ولد سید حاجی شاه ساکن بٹالہ ۱۵ شوال ۱۲۸۳ھ
۵- مولف : سید احمد شاه بٹالوی
۶- آغاز : آفرین بر جہاں آفریں نیز آفریده اوست.
۷- اختتام : و بعضی از دانایان فرنگ محضی برائے تفرج این مسجد در روضه تاج . . . که در اکبر آباد واقع است سفر ہندوستان اختیار می نمایند و از دیدن آں انگشت حیرت بدندان تفکر گرفته بتوصیف کمال عقل و دولت بانی آں می کشایند تمت تمام شد.
۸- کیفیت : تاریخ کے اس مخطوطے کی سب سے بڑی اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ غالباً یہ دنیا میں واحد نسخه ہے جو ہمارے ریسرچ سیل میں موجود ہے۔
ابھی تک جن مشہور فہارس مخطوطات کا جائزہ لیا گیا ہے کسی میں بھی اس مخطوطے کا ذکر موجود نہیں ہے

اور یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ مخطوطہ کتابی شکل میں کبھی بھی شائع نہیں ہوا ہے - یہ نسخہ مصنف کے فرزند سید حسین شاہ نے لائبریری کی نذر کیا تھا -

مولف نے اس تاریخ کا نام ''تاریخ مشتمل بر احوال ہند و سلوک آن'' تجویز کیا ہے لیکن مشہور یہ ''تاریخ ہند'' کے نام ہی سے ہوئی - سوا سو سال پیشتر یہ نسخہ لکھا گیا ہے - زیر نظر نسخہ اگرچہ کسی حد تک کرم خوردہ ہے تاہم قابل استفادہ ہے - درمیان سے چند اوراق غائب ہیں - اور چند بعد میں لکھ کر لگائے گئے ہیں - کتاب کے ابتدائی دو سو صفحات میں زیادہ تر بلادہند کے جغرافیائی حالات لکھے گئے ہیں - اور شہروں کے حالات لکھتے وقت وہاں سے متعلق تاریخی وقائع بھی درج کر دیے ہیں واقعات کے بیان میں زمانۂ حال کا مروجہ اسلوب اختیار نہیں کیا گیا ہے بلکہ مصنف نے جہاں کسی واقعے کو ذکر کرنا مناسب سمجھا اسے درج کر دیا - تاریخوں کے اندراج میں بھی شمسی یا قمری تاریخوں کا التزام نہیں برتا گیا ہے -

اس اعتبار سے بھی یہ کتاب اہمیت کی مالک ہے کہ یہ سکھوں کے ابتدائی دور سے متعلق ہے - اور مصنف نے بہت سے واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں یا اپنے بزرگوں کی زبانی (جو ان واقعات کے عینی شاہد تھے) سنے ہیں -

جیسا کہ پہلے بتلایا جا چکا ہے کتاب کے ابتدائی صفحات

میں مصنف نے بلادہند کے جغرافیائی حالات تحریر کئے ہیں بالخصوص صوبہ اودھ، صوبہ کشمیر، صوبہ گجرات وغیرہ کے بالاختصار اور صوبہ لاہور کے بالتفصیل۔ مصنف ابتدا ہی میں لکھتا ہے۔

''این ہندوستان ملکیست وسیع و ولائیتی است بس فراخ کہ درو آبادی بسیار و ویرانہ و بیابان کمتر است شہر ہائے بسیار و دیہات بے شمار دارد ہوائے اکثر . . . گرم سیر است و برخی معتدل و اندک از نواحی آن کہ بولایت توران و خراسان اتصال دارد بہ برودت و سرد مائل است و در اقصائے ہند کوہ ہا است کہ ہوائے آن از غایت برودت مہلک است و ہیچ جاندار دران جا نمی تواند زیست'' (مخطوطہ صفحہ ۴)

کتاب کی ابتدا میں مصنف نے اہل ہند کے مذاہب کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

''بدانکہ اختلاف مذاہب بر دو قسم است یکی اختلاف اہل حق و اہل باطل و آن میان اہل توحید و اصحاب شرک و کفر است و آن اہل شرک و کفر بر چند نوع اند یکی آنکہ لا الہ گویند یعنی، ہیچ خدائی نسیت . . . و این اقبح کفار اند و ایشان را دہریہ و معطلہ گویند و دوم آنکہ بتعدد آلہ قائل اند و گویند کہ بالاستقلال خدایان بسیار اند نعوذ باللہ منہا و برسنن سنگ و با آتش و آب و با آفتاب و ملائکہ و دیوان و حیوانات و اشجار بر دارند و آنہا را خدایان جداگانہ قرار دہند و این طائفہ

ندانند کہ سنگ کہ ضرر و نفع از خود نرسد بلکہ از خود دفع مضار نتواند چون پرستش و بندگی را شاید''
(ص ۱۴)

دیار ہند میں انبیاء کی بعثت کی بابت مصنف وثوق سے کوئی بات نہیں کہتا لیکن امکان کو نظر انداز بھی نہیں کرتا ہے۔

''در کتب قصص انبیاء وجود پیغمبری در دیار ہند سطور مسطور نیست شاید کہ از قبیل و منھم من لم نقصص علیک باشند ازانکہ بحکم (آیت) کریمہ و ان من امۃ الا (؟ خلا) فیھا نذیر ہیچ امتی و گروہی خالی از پیغمبری نبودہ و لیکن عجب است کہ اہل ہند از پیغمبری نشان نمی دہند''
(ص ۱۶)

مصنف کے خیال میں اس کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں :

''یکی آنکہ این مذھب از کہنہ ترین و قدیم ترین مذاھب است و از ابتدائے آفرینش بزعم ایشان تاالیوم بریک نہج است ایز از دو وجہ خالی نتواند یا آنکہ مردی کہ اول را بن (؟ نبی) معبوث شدہ پس او ہر کہ آمد ممد و معاون ہمان کس بودہ و بہ نسخ مامور نہ شدہ بلکہ رام چندر و کشن (؟ کرشن) کہ ہم مذہب ایشان ہیچ کس بدرجہ انہا نرسیدہ ہم بہ تغیر آنہا نہ پرداختہ اند و یا آنکہ باعث این ہمان عدم بعثت رسل درین دیار باشد والعلم عند اللہ (ایضا)

آگے چل کر مصنف بت پرستی پر تنقید کرتا ہے :

''درین مذہب پرستش سنگ و آتش و آب و ملائکہ و

جز آن بعضی اشجار و حیوانات شائع است و این امر از کتب قدیمہ ایشان بصراحت مستفاد نمی شود (ص ۱۷)

قدیم ہند کے جغرافیائی حالات اور حدود اربعہ بیان کرنے کے بعد نظام الملک کے بارے میں لکھتا ہے ۔

''حکماء گفتہ اند کہ اہل سہ مملکت بسہ چیز منسوب اند مملکت ہند بلشکر بسیار و مملکت قندھار بفیل بے شمار و مملکت ترک باسپان فراوان بر رہ روان مسالک دانش و ہوشیاری ہویدا باد کہ ملک ہند کہ حدود آن بیان کردیم در عہد قدیم در فرمان روائی یک شاہ نیامدہ الا نادراً و تا عہد پاندوان گاہی یک تن بر تمام ہند فرمان روا می بود و گاہی فرمان روایان بسیار تعلق می داشت و چون کوروان بر پاندوان ظفر یافتند اکثری ہند را متصرف شدند و ہمچون بعد ار راجگان ہنود فرمان ہمی راندند''

آگے چل کر محمد بن قاسم کے حملے اور ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد کا تذکرہ کیا ہے ۔ (ص ۵۸)

''تا آنکہ آفتاب اقبال محمدی علیہ السلام از افق نبوت طالع گشت و جہان بتصرف اہل اسلام درآمد و اکثر معمورہ از بلاد روم و فارس و ترک مضرب خیام و تمام اہل اسلام شد بادشاہان عنان ـــ یکران (؟) کشور کشائی [illegible] جہان گیری بصوب ہند منعطف ساختند و اول [illegible] بدین ملک لشکر فرستاد حجاج بن یوسف بود [illegible] زمان ولید بن عبدالملک اموی سرہنگی را بہ تسخیر [illegible] فرستاد و او تا شہر ملتان و نواحی مفتوح نمودہ باز گشت [illegible]

(ص ۵۹)

بعد کے صفحات میں جگہ جگہ مصنف نے ہندوؤں کے بتکدوں کا بھی تذکرہ کیا ہے ۔ الہ آباد کے بارے میں لکھتا ہے ۔

''این مکان از زمانۂ قدیم معبد ہنود است و اندرون قلعہ درخت بر بود و در کتب ہنود می نویسند کہ این درخت از آغاز آفرینش است و تا انقراض عالم باقی ماند و در زمان پیشین آن درخت را ہنود پرستشش می نمودند و چون آفتاب در برج جدی در آمدی ہزاران ہزار مردم جمع آمدند و بہ پرستش آن مکان قیام نمایند'' (ص ۶۹)

بنارس شہر کے بارے میں لکھتا ہے :

این از قدیم پرستش گاہ ہنود است و در زمان پیشین بتخانہ بود کہ مانند کعبہ از دور دستہا بطواف آن گروہ گروہ مردم ہمی آمدند و بسا مناسک مانند حاج بجا می آوردند'' (ص ۶۹)

جگناتھ کے مندر کے بارے میں لکھتا ہے :

''در شہر پرشوتم پور بر کنار دریائے شور معبد ہنود است کہ آن را جگناتھ گویند اہل ہند بدان بتخانہ اعتقاد بسیار دارند و از شہر ہائی دور دست بزیارت آیند'' (ص ۷۰)

مصنف نے مشہور مشہور شہروں کے حالات بھی بالتفصیل لکھے ہیں مثلاً صوبہ بہار کے دارالحکومت کے بارے میں لکھتا ہے :

''دارالحکومت این صوبہ شہر پٹنہ است این شہری است بس بزرگ بر کنار دریائے گنگ . . . و اکثر عمارت این

صوبہ سفال پوش است کہ بہ ہندی زبان آں را کھپریل گویند و در سرکار بہار نزدیک موضع راج گڑھ کانجا کان سنگ مرمر است آں را در عمارت کار برند . . . در دامن کوہ بیجناتھ مکانیست منسوب بہ مہادیو آں را معبد بزرگ پندارند'' (ص ۷۵)

اودھ کے بارے میں لکھتا ہے :

''دارالحکومت ایں صوبہ شہر اودھ است و در کتب ہنود اجودھیا نویسند ایں شہریست بس بزرگ از شہر ہا . . . زاد بوم راجہ رام چندر پسر جسرت (دشرتھ) . . . در زیارت آں را ثواب عظیم انگارند از جہت مولد رام پسر جسرت'' (ص ۸۳)

مصنف نے صوبہ لاہور کو مختلف دو آبوں میں تقسیم کر کے پھر ان کے اہم شہروں اور قصبات کے جغرافیائی ، تاریخی ، ادبی ، سیاسی اور سماجی حالات کا ذکر کیا ہے مصنف نے اپنے آبائی وطن بٹالہ کو بڑی اہمیت دی ہے بٹالہ کا تذکرہ ان الفاظ میں شروع کرتا ہے :

''قصبۂ بٹالہ شہریست آباد کردۂ رای رام دیو بھٹی راجپوت و او مردی بود از راجپوتان کپورتھلہ کہ دراں زمان کہ تاتار خاں از دست سلطان بہلول لودی حاکم پنجاب بود ایں مرد بشرف اسلام مشرف شد و بخدمت تاتار خاں مغربی بہم رسانید و ملک پنجاب را بہ نہ لک تنکہ از تاتار خاں بہ اجارہ گرفت و در شہور ۸۷۶ھ ہشت صد و ہفتاد و شش ہجری مطابق ۱۵۱۸ بکرماجیت بناء ایں شہر بنہاد'' (ص ۵۱۲)

صفحہ ۵۱۲ سے صرف قصبہ بٹالہ کا تذکرہ صفحہ ۹۹ء تک ہے ۔ قصبہ بٹالہ کے تذکرے کے ضمن میں مصنف نے اپنا اور اپنے اسلاف کا تذکرہ کیا ہے سلسلہ تحریر میں مصنف نے ان مظالم کا بھی تذکرہ کیا ہے جو سکھوں نے پنجاب کے قدیم شہروں، مسلمانوں کے اکابر کے مزارات ، باغات و محلات کے ساتھ روا رکھے ۔

شہر کلانور کے ذکر میں لکھتا ہے :

"کلانور شہریست باستانی از دریائے راوی بفاصلہ پنج کروہ و پاس شہر بجانب شمال نہری جاریست کہ آنرا کرن نامند از شہر بہرام پور تا کلانور ہمہ زمین چشمہ زار است آب آن جمع شدہ بدیں نہر موسوم گردد"

آگے چل کر لکھتا ہے :

"و بفرمان اکبر بادشاہ کہ جلوس او درینجا واقع شدہ این باغ تعمیر یافتہ بود گردا گرد آن دیواری پختہ بود و دروازہ در غایت آن بزرگی و درمیانہ باغ حوضی فوارہ دار و برلب آن تخت عمارت خشتیں کہ محل جلوس بادشاہ بود . . . اکنون ہمہ ویران و خراب است . . . ایں شہر در عہد اکبر بادشاہ بغایت رونق و آبادی رسیدہ بود و ہمچناں آباد بود تا آنکہ سنگاں تمام پنجاب سوختند و غارت کردند . . . چوں کنہیان بر راہکہرباں غالب آمدند حقیقہ سنگھ کہنیاں بریں شہر تاخت آورد و بسوخت و بکلیہ ویران گشت بحدیکہ نیستان گشت"

(ص ۰۷ء-۶۹۸ء)

کہنیان کے مظالم کے بارے میں لکھتا ہے :

''بعد از نوزده سال کھنیان بر راہگیریاں کہ ہموارہ باہم جنگ داشتند ۔
غالب آمدند و بر شہر بتالہ مورچال کردند و زمینداران شہر باکھنیاں متفق شدہ مالی سنگھ برادر جا سنگھ راہگیریہ را از شہر بدر کردہ گوربخش سنگھ پسر جے سنگھ کھنیہ را در آوردند و چون کھنیاں بد نہاد و بد نژاد بودند بحسب عادت خود دست ستم و جور بہ رعایا دراز کردند و کار بر فرقہ اہل اسلام دشوار گشت قضا را از شومئی آں بدبختاں قحطی عظیم دریں ملک پدید آمد و باراں از آسماں منقطع شد

بیت چناں آسماں بر زمین شد بخیل
کہ لب تر نکردند زرع و نخیل

و ہر روز گروہا گروہ غربا در کوچہ و بازار از گرسنگی می مردند و ایں مطر وداں را در قتل و نہب مردم بہ تہمت ذبح بقر بہانہ بدست آمد و چندین ہزار از گروہ مسلمین دریں ضلع و تعلقہ موکریاں بدیں تہمت بدرجہ شہادت رسیدند و چون ہنود ایں شہر در تعصب مذہب از ہمہ ملک زیادہ تر اند کھنیاں در فتنہ و فساد یار شدند و ہر روز چندیں کسی را از مسلماں بہ گلو می کشیدند'' (ص ۴۷ء)

اسی موقع پر سکھوں نے مصنف کے دادا سید غلام غوث کے ساتھ بھی گستاخی کی اور انھیں گرفتار کر کے قلعہ میں قید کر دیا :

''و بداں حضرت نیز طریقہ عناد و دشمنی آشکارا کردند

و جے سنگھ را بر بے پے او بے پے بہ آنحضرت بر آغا لیہ ند و
مروتہا و احسانہا این خاندان را کہ در عہد افغانان
بداں نا اہلانن بظہور آمدہ بکلیہ فراموش کردند وگفتند
کہ تا آں حضرت در شہر اند حکومت شما را اعتباری
نیست'' (ص ۳۷۵)

اس کے بعد مصنف کے دادا سید غلام غوث کو گرفتار
کرکے جے سنگھ کے پاس لے گئے :

''چوں روبروئے جے سنگھ رسیدند زبان بہ سخنان بے ہودہ
بکشاد و اکالیاں می گفتند کہ کشتن این مرد برابر انہدام
کعبہ است'' (ص ۳۷۵)

مصنف کے دادا کا بیان ہے کہ :

''از ہر جانب بکشتن من اشارہ می نمودند بسیار شاد شدم
و بدل گفتم کہ الحمد للہ کہ سعادت شہادت نصیب من
گردید'' (ص ایضاً)

آگے کے حالات لکھتا ہے :

''چوں آنحضرت را بہ قلعہ بردند سپاہ آں شوز بخت رو
بمدرسہ نہادہ دست بتاراج و غارت کشادند و علماء و فقرا
بر یکی بہ بیغولہ بگریخت بلکہ بر ہمہ مسلمانان شہر نمونہ
حشر قائم گشت و در آخر ہماں روز پدر این مولف را
کہ فرزند کلاں آنحضرت بود نیز گرفتہ بہ قلعہ بردند و
مساجد و خانقاہ و مدرسہ و مرابط اسپان سپاہ سنگاں گشت''
(ص ایضاً)

مصنف نے لکھا ہے کہ جس وقت میرے دادا قلعہ میں قید
تھے ان کے دو خاص مریدین ولی اللہ اور خلیفہ عبدالرسول

نامی نے بتایا کہ انھیں خواب میں متعدد بار حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت غوث اعظمؒ نے صراحتہ اور کنایتہ فرمایا ہے کہ

''اکنوں اختیار بدست شما است ہر گاہ کہ خواہید از زندان بر آئید''

جب یہ خبر مصنف کے دادا کو ملی تو

''با کمند از بام قلعہ فرود آمدند بہ قلعہ فیض پور کہ یک کروہی بتالہ واقع است و دران زمان در عمل امر سنگھ بود رسیدند و چوں امر سنگھ مخالف جے سنگھ شدہ بود بمقدار ہفتاد سوار فرستادہ آنحضرت (سید غلام غوث) را بدھرم کوٹ برد و بخدمت گذاری پرداختہ نہایت دل دہی بجا آورد'' (ص ۵۷۶)

آگے چل کر لکھتا ہے :

''روزی چند در دھرم کوت اقامت ورزیدہ بآخر در ماندن آن ملک مصلحت ندیدہ عزم کابل مصمم فرمودند'' (ص ایضاً)

سفر کے دوران وزیر آباد کے قریب سید غلام غوث کی ملاقات رنجیت سنگھ کے والد مہان سنگھ سے ہوئی''

''و آنحضرت براحل مراحل نمودہ چوں بہ قصبہ وزیرآباد کہ بر ساحل دریائے چناب واقع رسیدند معلوم شد کہ غلبہ طاعون در آں شہر پدید آمدہ است . . . دراں جا منزل گاہ ساختند و مہان سنگھ پدر رنجیت سنگھ کہ دراں شہر بود آمدن آنحضرت اطلاع یافتہ زود حاضر گردید و بہ کمال فروتنی و تواضع پیش آمد و گفت کہ من برائے

شما با جے سنگ جنگ نموده بتاله را خواہم گرفت و باز شما را به مقر اصلی خواہم رسانید آنحضرت در حق او دعا فرمودند که تصرف شاہی رنجیت سنگ پسر او بر صوبه پنجاب و کشمیر و ملتان از ثمرات آن دعا است'' (ص ۷۸-۷۷۷)

سکھوں نے اپنے دور حکومت میں لاہور کے مقابر اور محلات کو جس طرح تاراج کیا اور مساجد کی بے حرمتی کی مصنف نے اس کا بھی تذکرہ کیا ہے :

''و عمارات سنگین و مقبره جہانگیر بادشاہ و جز آن کندیده و خراب کرده بدیں باغ (امرتسر کے باغ) آورده اند . . . من لوح مزار ملا شاه را که آیات قرآن و اسمائے حسنی بخط نسخ در غائیت خوشخطی بر آن کندیده و نوشته بودند دیدم که در یک گوشہ باغ افتاده بود و ہنود به پاپوشها بر آن می نشستند و بے ادبی می نمودند و از سنگہا ستونہا و کاحنها و پنجره ہا و حوضها و فوارہا دریں باغ ساخته اند و ایں باغ را رام باغ نام نهاده''
(ص ۵۰۱)

مصنف نے افغانوں کی نسل کے بارے میں بھی گفتگو کی ہے لکھتا ہے :

و خالد بن عبدالله که بعضی گویند از نسل خالدرض بن ولید بود و برخی گویند که از اولاد ابوجہل بود بحکومت کابل مقرر نمود و ایں خالد بن (؟) چوں از حکومت آن ملک معزول گشت بازگشتن را بعراق برخود عار دانسته با عیال و اطفال و جماعتی از مردم عرب بکوہستان که مابین ملتان و پشاور است توطن گزید و دختر خود را

بجبالہ یکی از افغانان معتبر کہ مسلمان شدہ در آورد و ازان دختر فرزندان بوجود آمدہ بغایت بسیار شدند و آنکہ افغانان خود را از فرزندان خالد بن (؟) قرار می دہند و مردم ایشان را از اولاد ابوجہل میگویند ہمانا ازین سبب تواند بود و در اصل این قوم افاغنہ از گروہ قبطیہ اند و دران زمان کہ فرعون غرق شدہ قبطیان بدین موسیٰ در آمدند جمعی از ایشان از کمال جہل اخبار اسلام نکردہ جلائی وطن نمودند و بہند وستان آمدہ و در ملک عرب را سلیمانی از ہمین سبب خوانند کہ سلیمان ساکن شدند و بافاغنہ موسوم گشتند و گویند کہ طائفہ ایشان بہ ابرہہ در واقعۂ فیل نیز ہمراہ بود و دران معرکہ سر بہ بحر عدم فرو برند (ص ۶۴۰ ببعد)

واقعات کے بیان میں مصنف سے بعض مقامات پر غلطیاں بھی سرزد ہوگئی ہیں پٹن (پاک پٹن) کے ذیل میں لکھتا ہے :

''اینجا مزار پر انوار خواجہ فریدالدین شکر گنج چشتی است و او شاگرد خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی است و او شاگرد خواجہ عثمان ہارونی است و او مرید خواجہ معین الدین حسن سجزی اجمیری است''
(ص ۴۸۹)

حالانکہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری حضرت خواجہ عثمان ہرونی کے مرید و خلیفہ ہیں :

بعض مقامات پر مصنف کا انداز بیان طبیعت کو کھٹکتا ہے :

''در ۶۲ھ و ستین (؟) یزید بن معاویہ لعین مسلم بن زیاد
را بحکومت آنجا نامزد کردہ'' (ص ۶۳۹)

اس مقام پر یا تو مصنف کو یزید کا نام بغیر کنیت کے
ذکر کرنا چاہیے تھا یا اگر کنیت کو ذکر کرنا اس نے
ضروری خیال کیا تھا تو پھر ''لعین'' کا لفظ استعمال نہیں
کرنا چاہیے تھا ۔ کیونکہ حضرت امیر معاویہؓ ایک
جلیل القدر صحابی ہیں ان کے نام کے متصل لفظ ''لعین''
(گو کہ ان کے لیے نہیں استعمال ہوا ہے تاہم) ذوق سلیم
پر بار ہوتا ہے :

مصنف نے زیر عنوان ''ذکر گورووان و ابتدائی سنکھان
و مذہب ایشاں ''سکھوں کے گروون بندہ بیراگی ، نہنگوں
اور مختلف مثلوں کا تذکرہ کیا ہے ۔ مصنف نے سکھوں
کو ہندوؤں میں شمار کیا ہے ، لکھتا ہے :

''پوشیدہ نماند کہ این گروہ فرقہ ایست از ہنود کہ نخستین
دعوی فقر نمودند و در روش و طریق بابا نانک بیدی کہ
مردی موحد و درویش صورت بود و احوال او . . .
مسلوک می داشتند''

اس کے بعد گرو نانک کے خلفاء کا تذکرہ کرتا ہے :

''و ہشت کس ہم او بخلافت بنشستند و اختلافی نہ کردند
و چون نوبت بخلیفہ نہم گوبند رای سودھی معروف بہ
گرو گوبند سنگھ رسید این وضع و مذہب احداث کرد
واہگرو را تا سنگان نام نہاد و چند چیز ہائی زیادہ بر ایشان
لازم نمود اول پاہل گرفتن کہ عبارت از تبعیہ گرو کہ
بمعنی سر است باشد گوئی تمامی بدن سر و ریش ناستردن و

سرمہ در چشم نا کشیدن و لباس سرخ نا پوشیدن و تنبا کو
را بہ ہیچ طرز استعمال نا نمودن و موی بوسمہ و حنا و
جز آں رنگ نا کردن و در ہر قول و فعل تغافل . . .
گرفتن و یکجا نشستہ بر خلاف ہنود باہم طعام خوردن''
(ص ۹۰۰ ببعد)

اس کے بعد مصنف نے تفصیل سے ان تمام شرائط کا ذکر
کیا ہے جو گرو گوبند سنگھ نے اپنے متبعین پر عائد کی
تھیں گرنتھ صاحب (جو بابا گرو نانک اور ان کے خلفاء کے
اقوال کا مجموعہ ہے) کو پڑھنے ، سننے اور لکھنے کی
بھی سخت تاکید کی تھی - لیکن آگے چل کر مصنف نے
لکھا ہے کہ :

''اکنون بسیاری را ازیں شرائط دست باز داشتہ اند و
و بجز سرموی علامت ایں مذہب دریں قوم کمتر ماندہ''
(ص ۹۰۲)

اپنے تمام گروؤں میں سکھوں نے دو گروؤں کو بقول
مصنف ''اوتار یعنی مظاہر ایزدی'' تسلیم کیا ہے اول
بابا گرو نانک دوم گرو گوبند سنگھ - (ص ایضاً)

گروؤں کے تذکرے کے بعد مصنف نے تفصیل سے بندہ
بیراگی کی فتوحات اور اس کے مظالم کا ذکر کیا ہے اور
بتایا ہے کہ :

''روز دیگر رو بسہرہند نہاد و تاخت و تاراج ملک آغاز
کرد و شہر سہرہند را آتش بزد و بسوخت . . . و از
پی کین فرزندان گوبند سنگھ در ویران ایں شہر و کندن
و سوختن با قصی الغایت کوشید''

اس ہنگامے سے مصنف کے مورث اعلی سید ابوالفرح محمد فاضل الدین الحسنی القادری بھی متاثر ہوئے اور بٹالہ چھوڑ کر انھیں سلطان پور جانا پڑا۔

مصنف نے اپنی تاریخ میں بکرمی ، ہجری اور عیسوی تینوں سنہ استعمال کیے ہیں۔ مصنف نے جو آخری اہم واقعہ ذکر کیا ہے وہ ۱۸۲۱ء میں شہزادہ نونہال سنگھ کی ولادت ہے۔

کتاب کے مضامین کی تفصیل درج ذیل ہے :

زیرنظر مخطوطے کے اختتام پر درج ذیل ترقیمہ کاتب نے لکھا ہے :

''تمت تمام شد نسخہ ٔمتبرکہ تواریخ من تصنیف جناب حضرت جامع علوم شریعت و طریقت واقف رموز حقیقت جناب محبوب امام عالی مقام عارف خدا آگاہ سید احمدشاہ صاحب قدس سرہ ، بدست . . . بندۂ آنجناب سید رجب علی ولد سید حاجی شاہ ساکن بٹالہ برائے حضرت سالک مسالک خدادانی ناہج مناہج عرفان حقانی مقبول بارگاہ صمدیت سبحانی زینت بخش مسند امامت و زیب افزائی جادۂ سیادت حضرت . . . جناب سید حسین شاہ صاحب زاداللہ اقبالہ' و حشمتہ' صورت پذیر یافت تحریر بتاریخ پانژدھم شہر عید ۱۲۸۳ھ -

نوشتہ بماند سیہ بر سفید
نویسندہ را نیست فردا امید

ہر کہ خواند دعای طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہ گارم

زیر نظر مخطوطے کے مولف احمد شاہ بٹالوی کا تعلق بٹالہ ضلع گورداسپور کے ایک عظیم روحانی خانوادے سے ہے ان کے مورث اعلیٰ سید عنایت شاہ کو شاہجہان نے اپنے دور حکومت میں بٹالے کا قاضی مقرر کیا تھا ان کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے ابوالفرح محمد فاضل الدین قادری نے شیخ محمد افضل کلانوری سے سلسلۂ قادریہ میں بیعت کر لی ۔ حضرت شیخ محمد افضل نے حضرت ابو محمد قادری خلیفہ حضرت شیخ محمد طاہرؒ لاہوری سے خرقۂ خلافت حاصل کیا جو حضرت شیخ احمدؒ سرہندی فاروقی مجدد الف ثانی کے خلیفہ تھے اور جن کا مزار پر انوار میانی صاحب (لاہور) میں آج تک مرجع خلائق ہے حضرت ابوالفرح محمد فضل الدین قادری کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے اور مصنف کے پردادا غلام قادر شاہ ستائیس سال کی عمر میں سجادۂ نشین ہوئے ۔ موصوف ہندوی اور فارسی کے قادرالکلام شاعر تھے اور غلام تخلص کرتے تھے ۔ ہندوی نظم میں ''رمزالعشق'' کے عنوان سے تصوف کے موضوع پر ان کی ایک گراں پایہ تصنیف پائی جاتی ہے جسے مجلس ترقی ادب لاہور نے ۱۹۷۲ء میں شائع کیا ہے ۔ شمس الدین قادری نے اسرار العشق کے عنوان سے اس کی شرح بھی لکھی ہے ۔ غلام قادر شاہ کے پوتے سید محمد شاہ نے عربی اور فارسی میں رمزالعشق کی شرح لکھی تھی جس کا حافظ انور علی رہتکی

نے اردو میں ترجمہ کیا ہے موجودہ سجادہ نشین جناب سید بدر محی الدین نے حال ہی میں ''جواہر التصوف'' کے نام سے رمزالعشق کی شرح طبع کی ہے -

حضرت غلام قادر شاہ کی وفات کے بعد ان کے فرزند سید غلام غوث ۲۰ سال کی عمر میں مسند نشین ہوئے انھوں نے متعدد بار سکھوں سے مقابلہ بھی کیا اور سکھوں کے ہاتھوں بڑے مصائب برداشت کیے وہ چار ماہ تک سکھوں کی قید میں بھی رہے لیکن اشارہ غیبی پا کر کمند کے ذریعہ فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے ۱۱۹۸ھ / ۱۷۸۳ء میں مرض طاعون میں مبتلا ہو کر سید غلام غوث کی وفات ہوگئی اور انھیں ان کے دادا حضرت ابوالفرح محمد فاضل الدین کے مزار واقع کلانور کے احاطے میں سپرد خاک کر دیا گیا - مصنف کے والد ابو احمد محمد شاہ با صلاحیت اور صاحب ذوق انسان تھے اپنے والد سید غلام غوث کی تدفین کے بعد انھوں نے بٹالہ میں سکونت اختیار کر لی لیکن کچھ ہی دنوں بعد جے سنگھ کنھیا ان کے درپے آزار ہو گیا اور مجبوراً بٹالہ سے نقل مکانی کرکے مثانی چلے آئے لیکن بعد میں حالات موافق ہوگئے تو وہ دوبارہ بٹالہ آئے اور اپنے خاندانی مدرسے کو دوبارہ جاری کیا ، کلانور میں اپنے بزرگوں کے مزارات کی مرمت کرائی - والئ کابل شاہ زمان سے ان کے اچھے مراسم تھے اور ان کے ساتھ خط و کتابت بھی رہتی تھی محمد شاہ کو تفسیر ، حدیث فقہ ، منطق اور صرف و نحو پر کامل دسترس حاصل تھی وہ اردو فارسی کے قادرالکلام

شاعر بھی تھے۔ ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء میں پینتالیس سال کی
عمر میں ان کی وفات ہوگئی ۔ ان کے دو لڑکے تھے ایک
تو احمد شاہ (مصنف تاریخ ہندوستان مخطوطہ زیرنظر)
دوسرے عطا محی الدین - ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء میں مولف
تاریخ ہندوستان مسند نشین ہوا اس وقت ان کی عمر بیس
سال سے بھی کم تھی ۔ احمد شاہ نے قرآن مجید حفظ کیا
اور ابتدائی تعلیم اپنے والد سید محمد شاہ سے حاصل کی ۔
احمد شاہ نے گجرات ، سیالکوٹ ، جموں ، کشمیر ، جالندھر
ہوشیار پور اور لدھیانہ کے بکثرت تبلیغی دورے کیے
اور طریقہ فاضلیہ قادریہ کی اشاعت کی ۔ وہ بٹالہ میں اپنے
بزرگوں کے قائم کردہ مدرسے کو چلاتے رہے انھوں نے
کلانور میں شیخ محمد افضل اور سید غلام غوث کے
مزارات کے قریب مسجد اور مسافر خانہ تعمیر کیا اور
ان کی کوششوں سے بہت سے غیر مسلم مشرف بہ اسلام
ہوئے ۔

مفتی علی الدین نے عبرت نامہ میں لکھا ہے کہ احمد
شاہ کے مرید ہزاروں کی تعداد میں تھے اور وہ عوام میں
میاں صاحب کے نام سے پکارے جاتے تھے ۔ احمد شاہ کے
رنجیت سنگھ سے بھی بہت گہرے مراسم تھے احمد شاہ نے
لکھا ہے کہ رنجیت سنگھ اس کے دادا کی دعاؤں کے طفیل
پنجاب کا حاکم بنا تھا اور ان پرانے تعلقات کی وجہ سے
رنجیت سنگھ ان کی بہت عزت کرتا تھا ۔ پروفیسر اسلم نے
لکھا ہے کہ ”احمد شاہ کے کیپٹن ویڈ اور مرلے کے ساتھ
دوستانہ تعلقات تھے یہ دونوں آفیسرز لدھیانہ میں جو اس

زمانے میں انگریزوں کی بڑی اہم چھاؤنی تھی مقیم تھے
لیفٹننٹ مرلے کے ایما پر ہی اس نے تاریخ ہندوستان تحریر
کی تھی احمد شاہ ان انگریزوں کو رنجیت سنگھ کے دربار
کے کوائف سے باخبر رکھتا تھا ۔ انگریزوں نے جب
پنجاب پر قبضہ کیا تو احمد شاہ کی وفادارانہ خدمات کے
صلے میں اس کے فرزند اور جانشین محمد حسین کو جاگیر
عطا کی ۔ انگریزوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ یہ
خاندان ہمیشہ ان کا وفادار رہا ہے ۔ میرے اندازے کے
مطابق احمد شاہ نے ۱۸۳۹ء کے لگ بھگ ۸۴ سال کی
عمر میں وفات پائی اور بٹالہ میں اپنے والد کے پہلو میں
دفن ہوا ۔

احمد شاہ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا محمد حسین شاہ مسند
نشین ہوا ۔ ۱۹۴۷ء تک بٹالہ میں ان کی گدی موجود تھی
آزادی کے بعد جب مشرقی پنجاب سے مسلم آبادی نے
پاکستان کی طرف ہجرت کی تو اس خاندان کے افراد بھی
لاہور چلے آئے" ۔

(مقالہ تاریخ ہندوستان اور اس کا مصنف تحریر پروفیسر
محمد اسلم ماہنامہ برہان دہلی ص ۱۸۸ ببعد)

المراجع : ۱۔ مخطوطہ تاریخ مشتمل بر احوال ہند و ملوک آں
۲۔ مفتی غلام سرور : حدیقۃ الاولیا طبع لاہور ۱۹۷۶ء،
۳۔ فقیر محمد جہلمی : حدائق الحنفیہ طبع نولکشور لکھنئو
۴۔ گرفن اور میسی : تذکرہ رؤسائے پنجاب طبع لاہور
۱۹۷۶ء
۵۔ گوہر نوشاہی : مثنوی رمزالعشق طبع لاہور ۱۹۱۲ء

۶- پروفیسر محمد اسلم : تاریخ ہندوستان اور اس کا مصنف مقالہ شائع شدہ برہان دہلی ستمبر ۱۹۷۸ء

۷- مفتی علی الدین : عبرت نامہ جلد دوم طبع لاہور ۱۹۶۱ء

سر الشہادتین مترجم اردو

مخطوطہ نمبر ۷۰۰ ع ۲۹۷۰۹

تاریخ/عربی ع - س

۱- تقطیع : ۳۱×۲۰ س م

۲- اوراق : ۱۶

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نامعلوم

۵- مؤلف : مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ

۶- آغاز : اعلم رحمک اللہ تعالی ان الکمالات التی تفرقت فی الانبیاء -

۷- اختتام : فکتب سطراً اترجوا امة قتلت حسیناً
شفاعة جده یوم الحساب

۸- کیفیت : مطبع مصطفائی لکھنئو میں طبع شدہ نسخہ سے نقل کردہ ہے۔ نسخہ ہذا قابل استفادہ ہے - اردو ترجمہ بین السطور میں لکھا گیا ہے - خط عمدہ ہے -

---

گلشن الملوک (گلشن ملوک)

ف
۲۹۷۰۹
م ۔ گ

مخطوطہ نمبر ۷۷۱

تاریخ/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۳ء۱۳ × ۹ سم

۲۔ **اوراق** : ۴۹

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : محمد یعقوب میرزا ولد محمد دانیال ۔

۶۔ **آغاز** : حمدی کہ در و رای استار قلوب موجودات محجوب است ۔

۷۔ **اختتام** : (ناقص الاخر) در آخر جلال الدین منہزم شدہ نہنگ آسا خود را بدریا زدہ ۔

۸۔ **کیفیت** : میرزا محمد یعقوب نے گلشن الملوک میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر جلال الدین محمد شاہ خوارزم اور عباسی خلیفہ المستنصر باللہ تک کی تاریخ کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے ۔ نبی کریمؐ کا شجرہ نسب حضرت ابراہیمؑ تک اور خلفائے اربعہؓ کے شجرہ نسب کا نبی کریمؐ کے شجرہ سے اتصال کو واضح کیا ہے ۔
علاوہ ازیں مشاہیر عرب کا ذکر بھی کیا گیا ہے ۔ میرزا صاحب نے روایات کی اسناد نہیں بیان کی ہیں ۔
فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی ۔ جلد ششم ایران کے صفحہ ۴۶۸۶-۸۷ میں اس کتاب کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس کا ایک قلمی نسخہ صرف لینن گراڈ میں

موجود ہے۔
زیر نظر مخطوطہ اسی کی فوٹو کاپی ہے۔
کتب المراجع: احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی ، ۶
۳۶۸۶۔

مہدویان اسلام

۲۹۷۰۴۲
۴ - م

مخطوطہ نمبر ۵۱۶

تاریخ/نظریہ مہدی موعود و مسیح موعود/اردو (مقالہ)

۱۔ **تقطیع** : ۲۵×۱۶ سم
۲۔ **اوراق** : ۳۰
۳۔ **خط** : نستعلیق شکستہ
۴۔ **کاتب** : نامعلوم
۵۔ **مؤلف** : پروفیسر رابرٹس اسمتھ ایل ۔ ایل ۔ ڈی
۶۔ **مترجم** : نامعلوم
۷۔ **آغاز** : پروفیسر رابرٹس اسمتھ ایل ۔ ایل ۔ ڈی اپنی تحریر میں
کہتی ہیں ۔
۸۔ **اختتام** : مغربی اسلامی ملک ہے یعنی سوڈان اور نیز یہ بتا
لکھوں گا کہ اس ملک میں عقیدے نے کیا گل کھلا۔
ہیں فقط ۔
۹۔ **کیفیت** : کچھ زیادہ پرانا لکھا ہوا نہیں ہے ۔ اردو کی طرز تحر
سے اندازہ ہوتا ہے کہ انیسویں صدی عیسوی کی دو

جوتھائی میں پروفیسر صاحب کے مضمون کا ترجمہ کیا
گیا ہے اور تقریباً اسی زمانہ کا تحریر کردہ یہ نسخہ
بھی ہے -
پروفیسر صاحب نے مہدی موعود کے نظریے کی اصل کا
کھوج لگایا ہے - پھر اس کا اسلام میں کب ورود ہوا
اور اب اس کی کیا شکل ہے - اس پر عمرانی نقطہ نگاہ سے
(اگرچہ مفروضاتی سہی) ایک دلچسپ تبصرہ کیا ہے -
موصوف کہیں کہیں تاریخی حقائق سے صرف نظر بھی
کر گئے ہیں یا ممکن ہے کہ آپ کو تاریخی واقعات اسی
صورت میں پہنچے ہوں جس صورت میں مؤلف نے ان سے
اس نظریہ کے ارتقاء کا استنباط کیا ہے -
مترجم کا کچھ پتہ نہیں چل سکا البتہ مترجم نے اپنے
اختلافی نوٹ قوسین میں درج ضرور کر دیے ہیں جو
اگرچہ پروفیسر صاحب کے استدلال کے ہم وزن نہ سہی
مگر حقیقت کی تلاش میں چراغ راہ ضرور ہیں -
عبارت چونکہ شکستہ نستعلیق میں درج ہے - پڑھنے
میں دشواری ضرور پیش آتی ہے مگر ایسا بھی نہیں ہے
کہ پڑھی ہی نہ جا سکے -

نامعلوم الاسم (احوال محمد بن حنفیہ)

ف — مخطوطہ نمبر ٦٨<

س — تذکرہ/فارسی

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۰ سم

۲- **اوراق** : ٦

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** : نامعلوم

٦- **آغاز** : پهلوان آخر الزمان گفت امروز در مدینہ ۔

۷- **اختتام** : حصار چهار صد شہر کہ داخل یمن بودند ۔

۸- **کیفیت** : مخطوطہ ناقص الطرفین ہے اس لیے تفصیلات معلوم نہ ہو سکیں ۔ محمد بن حنفیہ کا تذکرہ ہے ۔

نفحات الانس

مخطوطہ نمبر ۵۷۲

تذکرہ/فارسی

ف
۱۹۷۰۹۹۲
ج - ن

۱- **تقطیع** : ۲۰ × ۱۲ سم

۲- **اوراق** : ۳۹۸

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : غلام قاسم تاریخ کتابت ۱۲۷۵ھ ۔

۵- **مؤلف** : نور الدین عبدالرحمان جامی ۸۹۸ھ ۔

٦- **آغاز** : الحمدلله الذی جعل مرائی قلوب اولیائه ۔

۷- **اختتام** : از ہجرت خیر بشر و فخر انام
در ہشت صد و ہشتاد و سیم گشت تمام

۸- **کیفیت :** ابتدائے کتاب میں ایک فہرست دی گئی ہے جس میں
ان تمام اولیائے کرام کے نام دیے گئے ہیں جن کا ذکر
کتاب میں ہے۔ فہرست میں صفحات اور نمبر شمار لکھنے کی
جگہ خالی ہے اندازہ ہے کہ کاتب کو یہ کام مکمل کرنے
کی مہلت نہیں ملی۔ حضرات مذکورین کا نام سرخ روشنائی
سے لکھا ہے۔ خط بہت عمدہ ہے۔ سوا سو سال پرانا
نسخہ ہے۔
کتاب کئی بار طبع ہو چکی ہے مگر یہ نسخہ مطبوعہ
نسخوں سے اچھا اور زیادہ قابل استفادہ ہے۔

طب و دیگر فنون

۱۹ : ۱۴

۱- امراض صبیان
۲- تحفۃ المومنین
۳- دستور الفصد
۴- رسالہ حکیم ارزانی
۵- شفاء المرض (طب شہابی)
۶- طب احسانی
۷- طلسم اعجاز
۸- فرس نامہ
۹- قرابا دین قلانسی
۱۰- کام شاستر فارسی
۱۱- کتاب العنبر
۱۲- کفایہ مجاہدیہ
۱۳- مجربات صدری
۱۴- خوان نعمت (فن طباخی)

امراض صبیان

مخطوطہ نمبر ۱۷ ف

طب/فارسی ٦۱۰

ا ۔

۱۔ تقطیع : ۲۰×۱٦ س م

۲۔ اوراق : ۸۳

۳۔ خط : نستعلیق

۴۔ کاتب : نامعلوم

۵۔ مولف : نامعلوم

٦۔ آغاز : بعد خطبہ مسنونہ این مجموعہ ایست در علاج امراض صبیان ۔

۷۔ اختتام : ہر یک را بموقع خود علاج نماید و علاج آن دفع سبب آن ست ۔

۸۔ کیفیت : یہ مخطوطہ ۳۔ شوال ۱۳۲۲ھ کو لکھا گیا ہے ۔ کتابت صاف اور مخطوطہ قابل استفادہ ہے ۔ تمام مندرجات بچوں کے امراض اور ان کے علاج سے متعلق ہیں ۔ کتاب میں مندرجہ ذیل ابواب و فصول ہیں :

۱۔ فصل در او رام ستہ ۔

۲۔ باب در امتناع طفل از شیر خوردن ۔

۳۔ باب در نبات الاسنان ۔

۴۔ قلاع ۔

۵- سیلان گوش -
٦- وجع الاذن -
٧- الماء فی الراس -
٨- عطاس -
٩- ریح الصبیان -
١٠- سدد الانف -
١١- ضفدع -
١٢- عطسه بسیار -
١٣- ضعف معده -
١٤- ورم حلق -
١۵- زکام و سعال -
١٦- خرخره -
١٧- سوء تنفس -
١٨- باد در معده وامعاء -
١٩- قے -
٢٠- حمیات -
٢١- الورونج -
٢٢- سلاق -
٢٣- ورم سره -

تحفة المومنین

مخطوطه نمبر ۲٧۲

طب/فارسی

١- تقطیع : ٢۵×١۵ سم

۲۔ اوراق : ۲۷۱

۳۔ خط : نستعلیق

۴۔ کاتب : میر عوض ۔ سن کتابت ۱۱۸۵ھ ۔

۵۔ مولف : حکیم محمد مومن ولد حکیم زمان حسینی تنکابنی ۔

۶۔ آغاز : سبحانک اللھم یا قدوس و یا طبیب النفوس اتمم لنا انوار معرفتک ۔

۷۔ اختتام : و الحمدللہ رب العالمین و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ صحبہ اجمعین ۔

۸۔ کیفیت : مخطوطہ زیر نظر اگرچہ سوا دو سو سال پرانا ہے مگر کہنگی کے اثرات سے محفوظ ہے ۔ ایک جگہ کرم خوردہ ہے مگر عبارت بالکل صاف ہے ۔ مفردات ، ابواب ، تشخیصات اور دستور وغیرہ سرخ سیاہی سے مرقوم ہیں ۔ دو مرتبہ تہران سے ایک مرتبہ دہلی سے ایک مرتبہ اصفہان سے اور ایک مرتبہ لاہور سے ۱۹۰۷ء میں طبع ہو چکا ہے ۔ حکیم محمد مومن دیلمی صفوی خاندان کے موروثی حکیم تھے ۔ آپ کے آباء و اجداد شاہان صفوی کی خدمت میں بطور درباری حکیم کام کرتے رہے ۔ آپ بھی شاہ سلیمان صفوی کے دربار سے منسلک تھے ۔ وہ جس طرح ویدک کے نسخہ جات کا ذکر کرتے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کافی عرصہ ہندوستان میں بھی رہے ہیں ۔ آپ کے خاندان میں اختیارات بدیع مؤلفہ زین العطار المتوفی ۸۰۶ھ سے تمسک رہا ۔ بعد از تجربہ جب اس میں کچھ خامیاں نظر آئیں تو تحفۃ المؤمنین تالیف فرمائی ۔ اس کا

نام بعض نسخوں میں تحفۃ سلیمانیہ بھی مرقوم ہے ۔ حکیم مومن نے علم طب اپنے والد سے بطور ورثہ پایا ۔ کتاب کی تالیف میں ان کے والد محمد زمان نے بھی ان کی مدد کی ۔ حکیم صاحب کے سن وفات کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا ۔

المراجع : ۱۔ احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائی خطی فارسی ، ۱ : ۳۹۱ ، تہران ۔
۲۔ ڈاکٹر محمود نجم آبادی : کتاب ہائے چاپی فارسی طبی، ۲۱۸ : تہران ۔
۳۔ ڈاکٹر محمد بشیر حسین : فہرست مخطوطات شفیع ، ۹۲ : لاہور ۱۹۷۳ء ۔
۴۔ منظور احسن عباسی : مخطوطات فارسیہ، ۳۴۷ : لاہور، ۱۹۶۳ء ۔
۵۔ Rieu : Catalogue of Persian M.SS. : 11 : 476 : Oxford 1966.
۶۔ Beale : An Oriental Biographical Dictionary : 4 : 369 Lahore.

دستور الفصد

مخطوطہ نمبر ۱۱۷

طب/پنجابی

پن
۶۱۰
د ۔ د

۱۔ **تقطیع** : ۲۶ × ۲۳ سم

۲۔ **اوراق** : ۱۷

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مولف** : حکیم دیندار صاحب

۶- **آغاز** : صفت ربیدی اول آکھاں جسدا عالم سارا
واحد لا شریک الہی دتا کھول پسارا!!!

۷- **اختتام** : دیندار حکیم دے حق وجہ سبہ؟ (سبھوں) کروو؟ (کرو) دعا
دیہ ایمان بہشتوں بخرا کرسیے؟ (کرسیں) فضل خدا

۸- **کیفیت** : مخطوطہ زیر نظر بظاہر زیادہ پرانا نہیں تقریباً ایک سو سال پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ عنوانات بخط سرخ مرقوم ہیں۔ ابتدا میں حمد پھر نعت پھر مناقب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بیان کرنے کے بعد اصل موضوع کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔

طب یونانی میں علاج معالجہ میں فصد کھولنے کے ذریعے علاج کو جو اہمیت حاصل ہے وہ کسی طبیب سے نہاں نہیں۔ اس کتاب میں طریقہ ہائے فصد مقامات فصد امراض جن میں فصد کھولنا پڑتی ہے۔ نشتر و اقسام نشتر۔ طریقہ ہائے بندش فصد اور فصد کے بعد پیدا شدہ حالات سے نمٹنے کے طریقے۔ خدانخواستہ اگر باسلیق کٹ جائے تو اس کی علامات اور اس سے پیدا شدہ حالات کی پیش بندی اور علاج وغیرہ درج ہیں۔ فن طب کو اس پنجابی نظم میں اس خوبصورت اسلوب سے سمو دیا گیا ہے کہ اطبا چاہیں تو زبانی یاد کر لیں۔ نظم رواں ہے زبان بھی عام فہم ہے۔ حکیم صاحب کا پورا نام معلوم

نہیں ہو سکا۔ آخری شعر میں حکیم صاحب نے اپنا تخلص دیندار استعمال فرمایا ہے۔ ممکن ہے کہ موصوف کا پورا نام دیندار ہی ہو۔ کاتب نے ترقیمہ میں بھی تحریر کیا ہے۔ تمت تمام شد حکمت کتاب ؟ (کتاب حکمت) دستور الفصد تصنیف حکیم دیندار۔
گمان غالب ہے کہ حکیم صاحب کا نام دیندار ہی ہے۔
کتاب میں کتابت کی بعض غلطیاں موجود ہیں۔
پنجابی جاننے والے اطبا کے لیے اور ان جراحوں کے لیے جو فصد کھولنے کا کام کرتے ہیں یہ نسخہ نہایت مفید ہے۔

رسالہ حکیم ارزانی

مخطوطہ نمبر ۶۹۹

طب/فارسی

ف
۶۱۰
م - ر

۱- تقطیع : ۲۴ × ۱۵ سم
۲- اوراق : ۴۹
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : نامعلوم
۵- مولف : حکیم محمد اکبر ارزانی
۶- آغاز : الحمدللہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین۔
۷- اختتام : از جہت حرارت مزاج اصلی واللہ اعلم بالصواب تمت تمام شد رسالہ تصنیف حکیم محمد ارزانی۔

۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ کے اوراق اگرچہ کرم خوردہ ہیں مگر
عبارت محفوظ ہے -
امراض کے ناموں سے عنوان قائم کیے گئے ہیں - مرض کا
نام سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے - اسباب مرض بھی بیان
ہوئے ہیں مگر کسی کسی جگہ پر مرض کا نام لکھنے کے
بعد ادویات لکھی ہیں جو اس مرض میں نافع ہیں - امراض
کی ترتیب اس طرح ہے کہ آدمی کو سیدھا کھڑا کر کے
سر سے نیچے کی طرف چلے ہیں - مثلاً پہلے سر کے امراض
جیسے درد شقیقہ ، نزلہ زکام ، پھر آنکھ کے امراض ، پھر
ناک کان علی ہذا القیاس آتشک تک کے معالجات مندرج
ہیں ان کے بعد برص ابیض کے معالجات مندرج ہیں -
خط چنداں اچھا نہیں ہے اور پڑھنے میں کسی قدر دشوار
ہے - کاتب اور سنہ کتابت کا کچھ پتہ نہ چل سکا -

شفاء المرض (طب شہابی)

ف
۶۱۰
- ش

مخطوطہ نمبر ۷۵۶

طب/فارسی منظوم

۱- **تقطیع** : ۲۱ × ۱۴ س م
۲- **اوراق** : ۸۱
۳- **خط** : نستعلیق
۴- **کاتب** : نامعلوم
۵- **مولف** : شہاب الدین بن عبدالکریم

۶۔ آغاز : نخستین کہ نوک خامہ رواں ۔ ۔ ۔ پروردگار جہاں ۔

۷۔ اختتام : ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شق را بچاک

و لیکن نگویم علاج ہلاک

۸۔ کیفیت : کرم خوردہ ہے اور کرم خوردگی کی وجہ سے کہیں کہیں سے الفاظ نہیں پڑھے جا سکتے ۔ چند ایک اوراق آب رسیدہ بھی ہیں جن میں ایک ورق کی چند سطور مدھم ہوگئی ہیں اور پڑھی نہیں جا سکتیں ۔ کل ایک سو انسٹھ ابواب ہیں ۔ پرانے حکماء کی مؤلفات کی ترتیب پر تبویب کی گئی ہے یعنی پہلے امراض سر اور آخر میں بدن کے نچلے حصے کی بیماریاں پھر زہریلے جانوروں کے کاٹنے کے علاج ، پھر کشتہ جات کی تیاری وغیرہ آخر میں ایک باب علاج اسپاں کے لیے ہے ۔

کہیں کہیں ادویہ کے فارسی ناموں کا بقلم سرخ ترجمہ لکھ دیا گیا ہے ۔ یہ کتاب ۷۹۰ھ میں لکھی گئی ۔ احمد منزوی نے ایک شعر دانشگاہ میں موجود نسخہ سے نقل کیا :

ز هفتصد زیادت نود سال بود

دهم روز از ماه شوال بود

کتاب کا نام شفاء الرجل بھی بتایا ہے ۔

حکیم شہاب الدین ناگوری بن عبدالکریم کے آبا و اجداد دراصل غزنی کے تھے ۔ شہاب الدین غوری کے زمانے میں وہ ہندوستان آئے اور علاقہ ناگور کے عامل مقرر ہوئے ۔ مورث اعلیٰ کا نام محمد ملک تھا ۔ محمد ملک کی

وفات کے بعد ان کا خاندانی ذریعہ معاش کچھ ابتر ہوگیا مگر جلد ہی صاحب علم گھرانہ ہونے کے باعث محنت مشقت کرکے دوبارہ اپنا کھویا ہوا وقار بحال کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

عبدالکریم تاجر پیشہ تھے اور شہاب الدین بھی گذر اوقات تجارت سے کرتے تھے۔ طبابت صرف بندگان خدا کی خدمت کرنے کے لیے کرتے تھے۔ تاریخ وفات کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔

آپ کی تین کتابوں کا ذکر کتب تذکرہ میں ملتا ہے:

۱۔ شفاء الخانی۔

۲۔ فرہنگ طب در بیان لغت مفردات۔

۳۔ شفاء المرض۔

Beale نے ایک کتاب اسرار اطباء بھی ان کے نام منسوب کی ہے مگر شہاب الدین کی وضاحت نہیں کی کہ یہ شہاب الدین شہاب بن عبدالکریم ہے کہ کوئی دوسرے۔

المراجع :

۱۔ احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائی خطی، ۱ : ۴۵۵، تہران۔

۲۔ ڈاکٹر محمد بشیر حسین : فہرست مخطوطات شیرانی، ۲ : ۳۹۶، لاہور، ۱۹۶۹ء۔

۳۔ مخطوطہ زیر نظر، باب نمبر ۱۶۰۔

۴۔ C.A. Storey : Persian Literature : 2 : 224 : London 1971.

۵۔ Beale : An Oriental Biographical Dictionary : 359 : Lahore.

طب احسانی

مخطوطه نمبر ٦٩٦

طب/اردو

۱- تقطیع : ۲۲٫۵ × ۱۳٫۵ سم

۲- اوراق : ۱۰۰

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نامعلوم تاریخ کتابت ۱۳ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ

۵- مؤلف : حکیم احسان علی فتح پوری

۶- آغاز : بعد حمد بیحد اوس حکیم مطلق کے کہ نسخہ ایجاد و تکوین موجز ترین -

۷- اختتام : دہی اور مہی بسبب ترشی کے سرد زیادہ ہے اور قابض بھی ہے -

۸- کیفیت : مخطوطہ زیر نظر طب کے موضوع پر ایک اچھا خاصا ذخیرہ ہے - اس میں دس مقالات ہیں - چھٹے مقالے میں بیس فصلیں ہیں جن میں مختلف امراض کے علاج بتائے گئے ہیں - مقدمہ میں ۳۲ فوائد لکھے گئے جن میں خلطوں کے بارے میں معلومات ہیں - غذا کے انہضام کا راستہ اور کیلوس اور کیموس کے بعد جگر وغیرہ میں غذا کا کام وغیرہ پر نہایت مفید معلومات جمع کر دی گئی ہیں - پہلے مقالے میں علامات برائے زیادتی اخلاط درج ہیں دوسرا مقالہ زچگی اور تدابیر ولادت اور حفاظت اطفال کے بارے میں ہے - اس میں سات فصلیں ہیں جن میں استقرار

حمل سے لے کر بچے کے دانت نکالنے تک کو سات فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور وارد ہونے والی بیماریوں کا شافی علاج مندرج ہے۔ تیسرے مقالے میں عہد طفولیت کے امراض اور ان کا علاج ہے۔

چھوتھے مقالہ میں قواعد اور کلیات ہیں مثلاً فصد کیسے کریں۔ حقنہ کے لیے کیا ضروری ہے حجامت وغیرہ۔

پانچویں مقالے میں اصطلاحات طب کی تشریح و توضیح ہے۔

ساتویں مقالہ میں بخار اور ان کی شناخت اور علاج ہے۔

اٹھویں مقالہ میں زہروں کے مضر اثرات اور ان کا علاج۔

نواں مقالہ فن مطب میں ہے اور اس میں نسخہ جات کے اجزائے ترکیبی اور طریقے بیان کیے گئے ہیں۔

دسویں مقالہ میں یونانی ادویہ کے علاوہ ہندی ادویہ کے مرکبات بنانے کی ترکیبیں اور اجزائے ادویہ کا ذکر ہے۔

خاتمہ کتاب میں ان تمام اشیاء کے طبائع اور خواص بیان کیے گئے ہیں جو ہندوستان میں روزمرہ کے کھانے پینے میں استعمال ہوتی ہیں۔

خاتمہ کے بعد ماء الجبن بنانے کا طریقہ اور اس کے استعمال کے طریقے اور فوائد لکھے ہوئے ہیں اور اس کے بعد چوب چینی کے استعمال کا طریقہ اور فوائد درج ہیں۔
حکیم محمد حسن صاحب کے حواشی بھی اس پر لکھے ہوئے ہیں۔

یہ نسخہ فن طب میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

طلسم اعجاز

ف
۱۳۳
ن ـ ظ

مخطوطہ نمبر ۷۲۵

طلسم (جادو و طب)/فارسی

۱- **تقطیع** : ۲۳ × ۱۴ سم
۲- **اوراق** : ۳۲
۳- **خط** : نستعلیق
۴- **کاتب** : نامعلوم
۵- **مؤلف** : کشن سنگھ ولد راجہ پران ناتھ المتخلص بہ نشاط ـ
۶- **آغاز** : سپاس بے قیاس جہان آفرینی را نیابت کہ اشکال گوناگون و وجود بوقلموں بقلم آن قادر ہمچوں در سلسلہ شہود ـ
۷- **اختتام** : و بیاری دفع شود دولت و اقبال وحشمت۔ ۔ ۔حاصل آید۔
۸- **کیفیت** : اول چند اوراق مرمت شدہ ہیں اس کے بعد کے چند اوراق کا حاشیہ جدا کر دیا گیا ہے جس میں کافی الفاظ بھی کٹ گئے ہیں مگر مرمت کرکے تاحال تصحیح نہیں کی گئی ۔ باقی سارا مخطوطہ قابل استفادہ ہے ۔ اس میں کل چودہ باب ہیں ۔ ہر باب میں کئی کئی فصلیں ہیں ۔ مخطوطے کا موضوع نام سے ظاہر ہے ۔ اس میں جادو ٹونے اور ٹوٹکے کے منتر اور ساتھ ہی کچھ آیورویدک کے نسخہ جات بھی لکھے ہوئے ۔ ابواب کی فہرست درج کی جاتی ہے تاکہ اس کی اہمیت کا پتہ چل سکے ۔

۱- پہلے باب میں ہر قسم کی بندھن کے منتر ہیں ۔ مثلاً نظر بند کرنا ۔ چولہا بند کرنا کہ آگ کی گرمی

پکنے والی چیز تک نہ جانے وغیرہ۔

۲- دوسرے باب میں کسی کو اپنے تابع کرنے کے طریقے ہیں۔

۳- تیسرے باب میں قوت باہ کے بارے میں منتر اور ادویات ہیں۔

۴- چوتھے باب میں بالوں کو سیاہ اور لمبا کرنے کے طریقے ہیں۔

۵- پانچویں باب میں جواہر وغیرہ بنانے کے طریقے ہیں۔

۶- چھٹے باب میں خود کو غائب کرنے کے طریقے ہیں۔

۷- ساتویں باب میں کچھ امراض دور کرنے اور کچھ امراض لگانے کے منتر ہیں۔

۸- آٹھویں باب میں دوسرے آدمی کو چھپا کر اسے حیوانی شکل میں بدل دینے کے طریقے ہیں۔

۹- نویں باب میں مطلب براری کے طریقے اور منتر درج ہیں۔

۱۰- دسویں باب میں چند مخصوص بیماریوں کے معالجات ہیں۔

۱۱- گیارہویں باب میں۔ چند کشتہ کرنے والی دوائیوں کی صفائی کا طریقہ ہے۔

۱۲- بارہویں باب میں موذی جانوروں کے کاٹنے کا علاج معہ منتر درج ہے۔

۱۳- تیرہویں باب میں چند مخصوص جادو ہیں مثلاً سر پر آگ رکھنا۔ درخت میں آگ لگانا۔ پانی میں آگ لگانا۔ پانی میں کپڑا ڈالنا مگر خشک رہنا اور نہ

بھیگنا وغیرہ۔

۱۴- چودھویں باب میں مخفی دولت کا پتہ لگانے کے طریقے ہیں۔ آخر میں کچھ عددی تعویذات بھی درج ہیں۔
کاتب کا کچھ پتہ نہیں چل سکا۔

فرس نامہ

مخطوطہ نمبر ۷۶۵

طب حیوانات/فارسی

ف
۵۹۱۰۲
ح۔ف

۱- **تقطیع** : ۲۴×۱۴ سم
۲- **اوراق** : ۱۲۸
۳- **خط** : نسخ
۴- **کاتب** : نامعلوم
۵- **مؤلف** : حامد بن عامل و ہاشمی
۶- **آغاز** : باب اول در شناختن بتانہ اسپ۔
۷- **اختتام** : باریک و درازدم و استخوان دم او کوتاہ۔
۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطے میں تین مختلف رسائل مجلد ہیں جن کا موضوع علاج امراض اسپاں ہے۔ علاوہ ازیں گھوڑوں کی نسلوں اور ان کے حسن و قبح کے بارے میں علامات بھی مندرج ہیں۔ ایک رسالے میں تقریباً ۸۱ ابواب ہیں۔ دوسرے میں ۵۰ اور تیسرے کے چند ورق ہیں جن میں صرف تمہید اور چند ایک نسخے درج ہیں۔ اس مخطوطے کا نام دراصل اس تیسرے اور آخری رسالہ سے اخذ

کردہ ہے۔
مؤلفین میں بھی صرف آخری یعنی فرسنامہ کے مؤلف کا نام درج ہے اور دوسرے رسالے کے مؤلف کا نام صرف ہاشمی لکھا ہے۔ یہ غالباً شاہ گجرات مظفر شاہ اول کا درباری رہا ہے اور اس کے اصطبل کا انچارج بھی تھا۔ جیسا کہ مؤلف نے سبب تالیف رسالہ میں اشارۃً ذکر کیا ہے اور اس کتاب کی ابتدا میں مظفر شاہ کی مدح بھی کی ہے۔
رسالہ اول میں سے چند ایک اوراق باب نمبر ۲ کے بعد غائب ہیں۔ کاتب مختلف ہیں اور قلم کا بھی فرق واضح طور پر ہے کہیں موٹا قلم اور کہیں باریک۔
تینوں رسالے مل کر امراض اسپاں و علامات امراض اور دیگر علوم متعلق اسپاں پر ایک اچھی خاصی معلوماتی کتاب بن گئی ہے۔ کتاب قابل استفادہ ہے۔

قرابا دین قلانسی

مخطوطہ نمبر ۶۹۸

ع
۶۱۰
ب ۔ ق

طب/عربی

۱۔ **تقطیع** : ۲۲ × ۱۳ س م
۲۔ **اوراق** : ۹۷
۳۔ **خط** : نستعلیق
۴۔ **کاتب** : نامعلوم

۵۔ **مؤلف** : حکیم بدر الدین

۶۔ **آغاز** : الحمد للہ العلی الحکیم العزیز القادر ۔

۷۔ **اختتام** : قد یرب ہذا الصحیح و تعلیل السکرجد؟ ۔

۸۔ **کیفیت** : حکیم صاحب نے وجہ تالیف مقدمہ میں یہ بیان فرمائی ہے
کہ انھوں نے بہت سی کتابیں طب اور مطب کی پڑھی
ہیں مگر سب میں وضاحت کی حاجت پائی ۔ اس لیے یہ
کتاب رقم کر دی ۔ اس کتاب میں جن کتابوں سے کچھ
رد و بدل کے ساتھ نسخے لیے گئے ہیں ان کا حوالہ ساتھ
دیا ہے اور حوالہ کے لیے مخففات کی فہرست مقدمہ میں
درج کر دی ہے تاکہ قاری کو مشکل نہ پیش آئے ۔
اس کتاب میں انچاس ابواب ہیں جو فن مطب کے مختلف
شعبوں مثلاً حبوب ، ایارجات ، سفوف ، سنون ودلوکات،
مربہ جات ، عطوسات ، سعوطات ، نطولات، جوارشات،
مطبوخات، اشیاف حمولات، لعوق اور مشروبات وغیرہ اور
دیگر فن مطب کے مرکبات بنانے کے طریقے درج ہیں ۔
چند ابواب میں مفرد ادویہ کے خواص ہیں ۔ پہلے باب
میں ادویہ کی اقسام بتائی گئی ہیں مثلاً معدنیات، نباتات ،
لحمیات وغیرہ ۔ ابواب سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے
ہیں ۔ حکمائے قدیم کے اسمائے گرامی بھی سرخ روشنائی
سے لکھے ہیں ۔ نسخہ جات کے نام بھی سرخ روشنائی سے
لکھے ہوئے ہیں ۔
کتاب کے اندر مدرسہ عالیہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد
اودھ کی مہر لگی ہوئی ہے ۔

تاریخ کتابت ۱۲ صفرالمظفر کے بعد سنہ لکھا ہے مگر
کرم خوردہ ہونے کی وجہ سے پڑھا نہیں جاتا ۔ عربی
نہایت سادہ اور رواں ہے ۔
محمد بن بہرام بن محمد بدر الدین القلانسی السمرقندی
ماہر طبیب تھے اور آپ نے صرف ایک ہی کتاب لکھی
جسے کتاب القرا بادین کہتے ہیں ۔ اس کے کچھ اور
نسخے پیرس، پٹنہ، رام پور اور بانکی پور میں موجود ہیں ۔
حکیم بدر الدین القلانسی نے یہ کتاب ۵۹۰ ہجری میں
لکھی ۔ معجم المؤلفین کے مطابق آپ ۶۲۰ تک سمرقند
میں زندہ تھے ۔

المراجع : ۱۔ عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین، ۹ : ۱۲۲، دمشق
۱۳۷۹ھ ۔
۲۔ Brockelmann : G : I 489, 5 : I 893.

کام شاستر فارسی (لذات النساء)

مخطوطہ نمبر ۳۸۶

ف
۶۱۰
ن ـ ل

طب/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۱۵ × ۱۰ س م
۲۔ **اوراق** : ۳۴ اوراق ۶۸ صفحات ۱۲ سطریں
۳۔ **خط** : نستعلیق
۴۔ **کاتب** : نامعلوم
۵۔ **مؤلف** : حکیم نخشبی (مختلف فیہ)

۶۔ **آغاز** : خلق گسترده و رعیت در ایام او رستگاری یافته ۔

۷۔ **اختتام** : با روغن بادام بسرشند و در روی بمالسند وقت خواب در شب ۔

۸۔ **کیفیت** : یہ مخطوطہ ناقص الطرفین ہے ۔ اس لیے صرف یہ پتہ چل سکا کہ یہ ہندی کی کتاب ''کام شاستر'' کا فارسی ترجمہ ہے ۔ جسے کہا جاتا ہے کہ حکیم مخشبی نے مرتب کیا ہے ۔ پروفیسر خلیق احمد نظامی نے اپنی کتاب ''تاریخی مقالات'' میں اس کی تردید کی ہے اور کہا ہے اس کتاب کا انتساب حکیم مخشبی کی طرف غلط ہے ۔ علاوہ جنسی مسائل کے حکیم صاحب نے کتاب کے آخری باب میں متعدد مقوی و مبہی نسخے نقل کیے ہیں ۔ نسخے بھی عموماً وہی ہیں جو دیگر کتب متداولہ اور قرابادین میں پائے جاتے ہیں ۔

کتاب العنبر

مخطوطہ نمبر ۵۷۶

طب/عربی

ع ۶۱۰ ع ۔ ک

۱۔ **تقطیع** : ۲۰ × ۱۴ س م

۲۔ **اوراق** : ۱۲

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : فقیر امام الدین ساکن مڈا معروف کندیکے ۔

۵۔ **مؤلف** : عبدالعزیز بن احمد یار ۔

۶۔ **آغاز** : یاذ الحکمة البالغة و النعمة السابغة صل وسلم علی صاحب الناموس ۔

۷۔ **اختتام** : و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا الرحم (؟ ارحم) الراحمین ۔

۸۔ **کیفیت** : ابواب اسمائے امراض و اسمائے اعضائے جسم سرخ روشنائی سے لکھے ہیں ۔ خط عمدہ ہے ۔

کل تین ابواب ہیں ۔ پہلے باب میں نظریات و الکلیات ۔ عناصر اربعہ ، نظام ہائے بدن یعنی نفس ، انہضام ، خون وغیرہ اخلاط اربعہ ، امراض متعدی و موروثی ۔ نبض ، ورزش ، فضلات اور بحران پر بحث ہے ۔

دوسرا باب معالجات میں ہے ۔ مرض کا نام بتا کر آگے اس کے لیے شافی نسخہ جات دوج ہیں ۔

تیسرے باب میں مفردات کے خواص اور ان کا استعمال بتایا گیا ہے ۔ مفردات کا ایک چارٹ بنایا گیا ہے اور آخر میں چند ایک معجون بتائے گئے ہیں ۔ ساتھ ہی امراض کا ذکر دیا گیا ہے جن میں یہ نافع ہیں ۔

حکیم عبدالعزیز بن احمد یار نے یہ کتاب ۱۲۳۴ھ میں تالیف کی ۔ موصوف فرماتے ہیں کہ یہ کتاب اسرار اطباء کا خلاصہ ہے ۔

کفایہ مجاہدیہ

مخطوطہ نمبر ۲۸۷

طب/فارسی

ف
۶۱۰
م - ک

۱- **تقطیع** : ۲۷ × ۱۶ س م

۲- **اوراق** : ۶۸

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** : منصور بن احمد بن یوسف بن فقیہہ الیاس

۶- **آغاز** : آراستہ و اورا بعدل و سیاست و طاعت و عبادت فرمودہ و ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

۷- **اختتام** : معموم چون گوشت بریان کند باید کہ سر دیگ نویشانند تا ہوا

۸- **کیفیت** : غالباً پہلا ورق غائب ہے اور ناقص الاخر بھی ہے یہی وجہ ہے کہ کاتب اور سنہ کتابت کا پتہ نہ چل سکا - اوراق کرم خوردہ ہیں مگر کتاب کے نفس مضمون کو سمجھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی - کہیں کہیں کتابت کی غلطیاں بھی ہیں جو حاشیہ میں کہیں کہیں درست کر دی گئی ہیں اور کہیں نہیں بھی کی گئیں -

مخطوطے کی ابتدا میں فہرست مضامین دی گئی ہے جس کی تلخیص درج ذیل ہے :
کتاب فن طب کی ہر دو شاخوں پر حاوی ہے اور اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے - پہلا حصہ مشتمل بر طب نظری و عملی ہے یہ حصہ چار مقالات اور ایک مقدمہ پر مشتمل ہے - پہلے مقالے میں چار ابواب ہیں جس میں ارکان و ارواح و اخلاط و اعضا پر بحث کی گئی ہے دوسرے مقالے میں دو باب ہیں جن میں مزاج اور قوی کے متعلق معلومات مندرج ہیں تیسرے مقالے میں بھی دو ابواب ہیں پہلے باب میں چھ اصول ہیں جو ہوا ، حرکات بدن نفسانی ، حرکت و سکون بدنی ، خواب و بیداری ، ماکول و مشروب اور احتباس و استفراغ پر مشتمل ہیں اور دوسرے باب میں دو فصلیں ہیں - پہلی فصل میں سابقہ چھ اسباب کے ملحقہ اسباب پر بحث ہے اور دوسری فصل میں اسباب جرمیہ پر بحث ہے - چوتھے مقالے میں دو باب ہیں جن میں پہلا باب احوال و اعراض پر مشتمل ہے اور دوسرے باب میں آٹھ فصلیں جن میں درج ذیل امور زیر بحث لائے گئے ہیں : علامات مزاج ، علامات امتلاء ، نبض ، نبض اسنان و اجناس و اعراض ، قارورات ، براز و استدلال ، علامات ردیہ و محمودہ - مندرجہ بالا تمام ابواب صرف طب نظری کے متعلق تھے اور فن اول کی دوسری قسم طب عملی پر پانچ مقالات ہیں پہلے مقالہ میں حفظان صحت ، تدابیر ولادت ، موسم کے مطابق حفظان صحت کی تدابیر ، موسمی غذاؤں کے بارے

میں تدابیر ، جماع کے متعلق معلومات ، سفر کی ہدایات ، نہانے کی ہدایات ، ماکول و مشروب ، استفراغ ، حجامت فصد ، مسہل ، قے و حقنہ و ارسال علق ، معالجات سوءالمزاج ، تقریباً پندرہ ابواب ہیں جو پہلے مقالہ میں ہیں۔

دوسرے مقالے میں بیس باب ہیں۔

مقالہ سوئم میں دو باب ہیں جو بخاروں کے بارے میں ہیں پہلے باب میں عام بخاروں کی بابت معلومات و علاج درج ہے اور دوسرے باب میں دق کے بارے میں معلومات و علاج درج ہے۔

مقالہ چہارم : بدن کی ظاہر بیماریوں اور ان کے علاج پر مشتمل ہے۔

فن اول کی قسم دوئم کا آخری مقالہ پنجم ہے جس میں چار ابواب ہیں دراصل اس میں مقالہ کا عنوان زہر حیوانی ہے ہر چہار ابواب میں اس زہر کی مضرت کو رفع کرنے اور حشرات الارض کے کاٹنے سے بچنے کی تدابیر اور مجنون جانوروں اور آدمی کے کاٹے کا علاج اور عام حالات میں غیر مضر مگر زخم کی خرابی کی بنا پر زہر پیدا ہو جانے کے مضرات اور علاج وغیرہ پر بحث ہے۔ افسوس ہے کہ مقالہ پنجم کے ابتدائی باب کے کچھ حصہ کے علاوہ کتاب کے بعد کے اوراق ہیں۔

فن دوئم کی فہرست دی ہوئی ہے مگر کتاب کا یہ حصہ غائب ہے۔ فہرست کی تلخیص کچھ اس طرح ہے کہ فن مطب سے متعلق ہے یعنی مفردات سے مرکبات کی تیاری

کے متعلقات اس میں درج ہیں -
افسوس ہے کہ یہ کتاب نا مکمل ہے - فن اول کے قسم
دوئم کے مقالہ دوئم کے باب دہم سے لے کر مقالہ چہارم
کے باب پنجم تک غائب ہے اور پھر مقالہ پنجم کے پہلے
باب کے بعد کے اجزاء بھی غائب ہیں - مگر جو کچھ
کتاب مین موجود ہے وہ قابل اعتنا و استفادہ ہے اور
طب کی نہایت مفید کتاب ہے -
منصور بن محمد بن احمد بن یوسف نے اپنی اس کتاب کا
انتساب سلطان زین العابدین والی کشمیر کے نام کیا - سلطان
زین العابدین نویں صدی ہجری میں ہوئے - وہ ۸۲۶ھ
سے ۸۷۷ھ تک حکمران رہا - وہ اپنے زمانے میں فنون
لطیفہ کا سرپرست بادشاہ کہلاتا تھا - Rieu نے لکھا ہے
Is described a generous patron of Art and
Science - پنجاب اور تبت کو فتح کر لینے کی وجہ سے
یہ سکندر ثانی بھی کہلاتا ہے -
منصور بن محمد نے ایک اور رسالہ تشریح الابدان بھی
لکھا اس کو منصور علی دہلوی نے ۱۲۶۳ھ میں
تشریح منصوری کے نام سے مدون کیا - اس رسالے کے
مصنف نے تیمور کے پوتے مرزا میر محمد کے نام انتساب
کیا ہے -
اس کے علاوہ ایک رسالہ ، رسالہ چوب چینی بھی حکیم
منصور کی تصنیف ہے -
کفایہ مجاہدیہ یا کفایہ منصوری لکھنئو میں ۱۳۰۳ ہجری
مطبع نول کشور میں چھپی جس کی ضخامت ۲۵۰ صفحات

ہے ۔ اور محشی ہے پھر ۱۹۲۸ء میں کانپور میں دوبارہ چھپی جو لکھنئو میں طبع شدہ کتاب کے مطابق ہے ۔

المراجع : ۱۔ دکتر محمود نجم آبادی : فہرست کتابہائی چاپی فارسی طبی : ۱۳۱ : تہران ۱۳۴۲ ھ
۲۔ ڈاکٹر محمد بشیر حسین : فہرست مخطوطات شیرانی : ۲ : ۳۹۹
۳۔ محمد تقی دانش پژوہ ، فہرست نسخہ ہائی خطی کتابخانہ دانشکدہ حقوق و علوم : ۱۸۴ طہران ۱۳۸۰
۴۔ Rieu : Catalogue of the Persian Manuscripts in the British Museum : 11 : 470 Oxford : 1966
۵۔ Beale : An Oriental Biographical Dictonary : 426

مجربات صدری

ف
۶۱۰
م ۔

مخطوطہ نمبر ۶۹۷

طب/فارسی

۱۔ تقطیع : ۲۲۰۵ × ۱۳۰۵ سم

۲۔ اوراق : ۴۴

۳۔ خط : نستعلیق

۴۔ کاتب : نامعلوم

۵۔ مؤلف : نامعلوم

۶۔ آغاز : نسخہ قوبا یعنی داد ۔ صندل سوہا گہ افیون ہر سہ را

مساوی گرفتند با عرق لیموں کاغذی ۔

- اختتام : مرض آتشک از بدن دور خواہد شد و ہرگز اثر آن باقی نخواہد ماند انشاء اللہ تعالٰی فقط ۔

- کیفیت : مختلف امراض کے لیے صدری نسخہ جات زیر نظر مخطوطے میں لکھے ہیں ۔ امراض کے نام بخط سرخ درج ہیں اور اجزائے ادویہ پر سرخ لکیر ہے تاکہ باقی عبارت سے ممیز ہو جائیں ۔

یہ کوئی مستقل کتاب نہیں بلکہ کسی حکیم کے مجربات کی بیاض ہے اگرچہ آخر کتاب میں بعض افراد کے نام سے تبویب کی گئی ہے ۔

کتاب کے اندر کئی جگہوں پر ایک مہر لگی ہوئی ہے جس میں مدرسہ عالیہ اسلامیہ عربیہ اودھ لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مجربات اودھ کے کسی حکیم کے ہیں ۔ نسخہ جات بہت سادہ اور کم قیمت ہیں ۔ خط نہایت صاف اور پختہ ہے ۔

خوان نعمت

مخطوطہ نمبر ۲۱

فن طباخی/فارسی

۱۔ تقطیع : ۲۵×۱۷ سم

۲۔ اوراق : ۱۰۰

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : انتظام الدین کانپوری ۱۲۸۰ھ

۵- **مولف** : نامعلوم

۶- **آغاز** : نان یزدی میدہ گندم روغن زرد شیرگاؤ خمیر مایہ اول ۔

۷- **اختتام** : مغز بادام مغز پستہ مقشر اضافہ نماید ۔

۸- **کیفیت** : زیرنظر مخطوطہ فن طباخی پر ایک مبسوط کتاب ہے ۔
اس میں درج ذیل ابواب ہیں ۔
اقسام نان ، اقسام آش ، اقسام قلیہ ، اقسام کلہ ، ترکیب پختن ساگ چولائی ، ترکیب پختن کلی کچنال ، اقسام کھنڈوی اقسام پیٹھی ، اقسام زیر بریاں ، اقسام پلاؤ ، اقسام خشکہ ، اقسام بورانی ، اقسام برہ ، اقسام پاپڑ ، اقسام جغرات ، طریق ساختن پنیر دلیہ پنیر ، اقسام کھچڑی اقسام طاہر کوشنی وغیرہ ، حلیم خاصہ ، اشکنہ نوبہار ، یخنی خاصہ ، اقسام سولہ ، اقسام ہریسہ ، اقسام شش رنگہ اقسام خاگینہ ، اقسام بھرتا ، اقسام کباب ، اقسام پوری و سوزمہ و کچھری ولچئی و لسہال و کلہ برباد ، اقسام سبنوسہ ، اقسام کپیا ، اقسام تھوبی ، اقسام فرنی و بن بھتہ اقسام یخنی برنج ، اقسام فالودہ ، اقسام پیچ ، اقسام حریرہ ، اقسام مالیدہ ، اقسام گلگلہ ، اقسام کھجور اقسام شیرینی اقسام مربا ، اقسام اچار ، اقسام رنگھائے کشتلی وغیرہ بدان رنگین کنند ۔ اقسام حلویات ۔ ہر ایک باب میں متعلقہ کھانا پکانے کے لیے کئی کئی ترکیبیں

اور کئی کئی مسالے درج کیے گئے ہیں ۔
حلویات کے باب میں بہت ہی عمدہ قسم کے حلوہ جات درج ہیں جو مقوی اعضائے رئیسہ ہونے کے ساتھ زود ہضم بھی ہیں ۔
پلاؤ پکانے کی بہت عمدہ ترکیبیں درج ہیں مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ فن طباخی کی یہ نہایت مفصل اور عمدہ کتاب ہے ۔
اسمائے اطعمہ ابتدائی اوراق میں بخط سرخ مرقوم ہیں اور آخری اوراق میں نام کے لیے جگہ خالی چھوڑی گئی اور نام حاشیہ پر درج کر دیا گیا ہے ۔ سرخ روشنائی سے لکھنے کی نوبت نہیں آئی ۔
کتب حوالہ میں بسیار تلاش کے بعد مصنف کتاب کا کچھ علم نہیں ہو سکا ۔
ریو نے ایک کتاب خلاصۃ الماکولات والمشروبات کے ساتھ منسلک ایک کتاب کا نام خوان الوان نعمت بتایا ہے مگر مؤلف کا اس مخطوطہ میں ذکر نہیں ۔ اسی طرح مخطوطات شیرانی میں خوان نعمت نام کی کتاب ہے مگر ڈاکٹر بشیر نے اس کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کتاب میں کھانے پکانے کے بارے میں کچھ بھی درج نہیں بلکہ یہ لطائف اشعار سے بھری ہوئی ہے ۔

المراجع : ۱۔ Rieu : Catalogue of the Persian M.SS. :
11 : 490 : Oxford : 1966

علم نجوم و رمل

۲۰ : ۵

۱- انتخاب کتاب الطبائع
۲- دلالات الاشخاص العالیہ علی الاحداث الکائنہ
۳- رسالہ رمل
۴- رسائل رمل
۵- محبوب الرمل

انتخاب کتاب الطبایع

مخطوطہ نمبر ۶۴۷

ع
۱۳۳،۳۳۵
۱ - ۱

علم النجوم/عربی

۱۔ تقطیع : ۱۹ × ۱۲ س م

۲۔ اوراق : ۱۷۰

۳۔ خط : نسخ

۴۔ کاتب : نامعلوم

۵۔ مؤلف : جعفر بن محمد بن عمر ابو معشر الفلکی البلخی ۲۷۲ھ ۔

۶۔ آغاز : الاصل فی علم النجوم و سرائر الاسرار لابی معشر و ھو کتاب الطبایع فاعلم ذالک قال ابو معشر ۔

۷۔ اختتام : ناقص الاخر : فاعلم ان الحوائج مشرقة فی الحادی عشر و کان لہا فی الطالع

۸۔ کیفیت : اگرچہ کتاب کی ابتدا میں یہ وضاحت نہیں کی گئی کہ یہ انتخاب کتاب طبایع البلدان سے ہے یا کتاب الطبایع الکبیر سے ہے۔ مگر کتاب کی تبویب سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ انتخاب طبائع الکبیر سے ہے ۔
زیر نظر مخطوطے میں ابواب سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں۔ جہاں کہیں اشکال بنا کر سمجھانے کی ضرورت پڑی ہے تو وہ اشکال بھی سرخ روشنائی سے بنائی گئی ہیں - پہلے اور آخری چند صفحات کے حواشی مرمت شدہ ہیں مگر عبارت

ہر قسم کے گزند سے پاک ہے عبارت میں کہیں کہیں تکرار ہو گیا ہے۔

پہلے حصے میں بروج دوازدہ کے طبایع، خواص اور ان کے اثرات جو ساکنان زمین یا اشیائے زمین پر ہوتے ہیں مندرج ہیں پھر اقالیم الارض بتائے گئے ہیں اور ان کی حد بندی بیان کی گئی ہے ساتھ ہی ان بروج کے ساتھ ان کا تعلق اور اثر پذیری بھی بیان کر دی گئی ہے۔

اس کے بعد بروج، کواکب اور ان کے منازل کے قویٰ اور صفات کے باب میں وضاحت ہے۔ پھر کواکب سبعہ کے طبایع کا بیان ہے پھر ان کے ذریعے آئیندہ یا گذشتہ واقعات کی تخمین کس طرح کی جاتی ہے ان طریقوں کو بیان کیا گیا ہے ہر کوکب کے نام سے باب قائم کیے گئے ہیں اور طریقہ تخمین درج ہے۔

اس کے بعد ان سیارگان مثلاً زحل، مشتری، مریخ، عطارد، قمر، زہرہ، اور شمس کا بروج سے کیا تعلق ہے اور اس تعلق کے بدلنے سے اثرات کی تبدیلی وغیرہ کا بیان ہے۔

اس کے بعد خواص الکواکب مثلاً نحوست سعادت، ضعیف اور قوی وغیرہ کے بارے میں ہے پھر ان کواکب کے اتصال، انصراف، قبول اور انقلاب سے جو اثرات پیدا ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں ان پر بحث ہے۔

اس کے بعد علم نجوم کے ذریعے سوالات کے جوابات بنانے کے طریقے ہیں۔

اس کے بعد عملیات کے اوقات مقرر کرنے کے طریقے ہیں
اور ان کے خواص وغیرہ۔
ابو معشر بلخی کی سر ائرالاسرار نامی کسی کتاب کا متداولہ
کتب حوالہ میں ذکر نہیں ملا۔ البتہ صرف اسرار نامی
ایک کتاب جو فارسی میں ترجمہ ہوئی ہے۔ اس کا ذکر
فہرست نسخہ ہائی خطی فارسی جلد اول مطبوعہ ایران
میں ملتا ہے۔ نسخہ زیرنظر کی ابتدا میں اس بات کی
وضاحت موجود ہے کہ یہ کتاب الطبایع کی تلخیص ہے۔
ابو معشر بلخی اپنے زمانے کا مشہور منجم تھا۔ ۱۷۲ھ
میں بلخ خراسان میں پیدا ہوا۔ تعلیمی زمانے کے
بارے میں کتب حوالہ خاموش ہیں البتہ اتنا پتہ
چلتا ہے کہ ابتداً یہ محدث تھا پھر کندی سے متاثر ہوا
اور علم نجوم سیکھنا شروع کیا۔ علم ہندسہ سے پہلے بھی
خاصی رغبت تھی اس لیے علم نجوم میں کمال رسوخ
حاصل کیا۔ بغداد میں بھی رہا مگر وفات واسط میں ۲۸
رمضان ۲۷۲ھ میں ہوئی علم نجوم پر کتابوں کا ایک
ذخیرہ یادگار چھوڑا چند کتابیں درج ذیل ہیں:

۱۔ اختیارات علی منازل القمر۔
۲۔ اسرار النجوم
۳۔ الاقتران فی برج سرطان
۴۔ بغیۃ الطالب فی معرفۃ الضمیر للمطلوب والطالب والمغلوب والغالب
۵۔ تفسیر المنامات من النجوم
۶۔ تقویم البلدان

۷- طبایع البلدان

۸- طبایع الکبیر

۹- کتاب البلدان

۱۰- کتاب الامصار

۱۱- کتاب الامطار والریاح

۱۲- کتاب المدخل الی علم النجوم

۱۳- کتاب المدخل الکبیر

۱۴- کتاب الراجح

۱۵- کتاب هیئة الفلک و اختلاف طلوعه وغیره

آپ کی تصانیف کی کل تعداد تقریباً ۳۵ بتائی جاتی ہے -

کتب المراجع : ۱- عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین : ۳ : ۱۴۸ : دمشق ۱۳۷۶ھ

۲- حاجی خلیفہ : کشف الظنون : ۱۸ ، ۵۱ ، ۹۶۵ ، ۱۲۱۹ ، ۱۳۹۸ : تہران ۱۳۷۸ھ

۳- البغدادی : ایضاح المکنون : ۱ : ۱۸ ، ۲ : ۷۷ تہران ۱۳۷۸ھ

۴- ابن خلکان : وفیات الاعیان : ۱ : ۳۱۰ : مصر

۵- البغدادی : ہدیة العارفین : ۱ : ۲۷۱ : طہران : ۱۳۸۷ھ

۶- احمد منزوی : فہرست نسخہ ہائے خطی : ۱ : ۲۰۶ ، ۲۱۱ ، ۲۱۳

۷- سرکیس : معجم المطبوعات العربیہ و المعربہ : ۱ : ۳۴۶ : مصر ۱۳۴۶ھ

۸- Brockelmann : G : I 221, 222 (253, 251)

دلالات الاشخاص العالیہ علی الاحداث الکائنہ

مخطوطہ نمبر ۶۵۱

علم نجوم/عربی

ع
۱۳۳،۳۳۵
و ۔ د

۱۔ تقطیع : ۲۰ × ۱۳ سم

۲۔ اوراق : ۱۷۰

۳۔ خط : نسخ

۴۔ کاتب : نامعلوم

۵۔ مؤلف : احمد بن عبداللہ بن عمر الباز یار

۶۔ آغاز : کتاب فی جمل من دلالات الاشخاص العالیہ علی الاحداث الکائنہ

۷۔ اختتام : کان ذلک اقوی للامانۃ واصدق بمشیۃ اللہ و توفیقہ تم

۸۔ کیفیت : مخطوطہ کے ابتدائی چند اوراق مرمت شدہ ہیں خط بہت عمدہ ہے مگر عبارت کی غلطیاں موجود ہیں ۔ کاغذ بہت عمدہ ہے ۔ ہر قسم کی کہنگی سے محفوظ ہے اوپر کے ایک کونے پر آب رسیدگی کا نشان ہے مگر اس سے عبارت کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا ۔

ابتدائی چند صفحات میں فصول سرخ روشنائی سے لکھی ہوئی ہیں اور باقی سارے مخطوطے میں فصول اور مقالات کے عنوان لکھنے کے لیے خالی جگہ چھوڑ دی گئی ہے ۔ صرف ایک جگہ ایک زائچہ سرخ روشنائی سے بنا ہوا ہے ۔ کتاب کا موضوع اس کے نام سے ظاہر ہے ۔ سیارگان کی

حرکات کا زمین میں رونما ہونے والے تغیرات سے تعلق اس کتاب کا اصل موضوع ہے۔ یہ کتاب سات مقالوں پر مشتمل ہے اور ہر مقالے میں ایک سیارہ کا زمین پر جس طرح اور جس انداز میں اثر پڑتا ہے اور پھر اس کے اثر سے جو جو واقعات رونما ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں، اس کا حال درج ہے۔ علم نجوم سے تعلق رکھنے والے اصحاب کے لیے نہایت مفید ہے بشرطیکہ وہ علم نجوم کی عربی اصطلاحات سے واقف ہوں۔

احمد بن عبداللہ بن عمر الباز یار کے نام میں اختلاف ہے۔ معجم المؤلفین میں محمد بن عبداللہ بن عمر المعروف بابن الباز یار لکھا ہے جیسے اس نے فلکی بتایا ہے۔ احمد بن عبداللہ بن عمر الباز یار متداولہ کتب حوالہ میں کہیں نہیں ملتا۔

المراجع : عمر رضا کحالہ : معجم المولفین : ۱۰ : ۲۲۸

رسالہ رمل

ف
۱۳۳،۳۳۵
س ۔ ر

مخطوطہ نمبر ۱۱۴ (د)

رمل/فارسی

۱۔ **تقطیع** : ۲۲ × ۱۳ سم

۲۔ **اوراق** : ۵۳ اوراق

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴- کاتب : (غالباً) قاضی غلام قادر ۱۳۰۱ھ

۵- مؤلف : سرخاب بن عقاب

۶- آغاز : حمد اکمل و شکر بعمل بعدد ذرات رمل

۷- اختتام : از برادران و خواہران بسبب آنکہ . . .

۸- مؤلف : زیرنظر مخطوطہ ناقص الاخر ہے اس لیے کاتب کے نام کا پتہ نہیں چل سکا لیکن اس کا خط رمل کے دیگر رسائل منسلکہ سے ملتا جلتا ہے جو قاضی علام قادر کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں اس لیے غالب گمان ہے کہ یہ بھی قاضی غلام قادر مذکور ہی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہوگا ۔ یہ رسالہ رمل کے مبتدیوں کے لیے لکھا گیا ہے جیسا کہ مولف نے مقدمہ میں ذکر کیا ہے ۔ لیکن کوشش کی گئی ہے کہ علم رمل سے متعلق تمام ضروری معلومات کو اکٹھا کر دیا جائے ۔

رسائل رمل

ف
۱۳۳۴۳۳۵
- ر

مخطوطہ نمبر ۱۱۴ (ب)

رمل/فارسی

۱- تقطیع : ۲۰×۱۴ س م

۲- اوراق : ۲۳ اوراق

۳- خط : نستعلیق شکستہ

۴- کاتب : قاضی غلام قادر ۱۳۰۱ھ

۵- مؤلف : نامعلوم
۶- آغاز : الحمد للہ رب العلمین والعاقبة للمتقین
۷- اختتام : آں موضع را بچہار قسمت کنند و قانون کہ نوشتہ او نقطہ ہائے مساوی بود -
۸- کیفیت : یہ مخطوطہ دو رسائل رمل پر مشتمل ہے - پہلے رسالہ کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے - ''ملک قاضی غلام قادر'' کتاب میں کوئی خاص بات نہیں ہے وہی رمل کی شکلوں اور احکام کا تذکرہ ہے ، عنوانات بخط سرخ ہیں -

---

محبوب الرمل

مخطوطہ نمبر ۱۱۴

۱۳۳۲،۳۳۵ / م

رمل/اردو ، فارسی مخلوط

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۴ سم
۲- اوراق : ۷ اوراق
۳- خط : نستعلیق
۴- کاتب : قاضی غلام قادر ۱۳۰۱ھ-
۵- مؤلف : نامعلوم
۶- آغاز : فصل بیان جنی میں جنی کے معنی یہ ہے کہ کوئی شخص کوئی شے پوشیدہ اپنی مشت میں رکھے -
۷- اختتام : آنجا کہ برسد بہ بیند کہ چہ شکل است برقرار گذشت عمل کنند حرف ہفتم حاصل شود -
۸- کیفیت : یہ مخطوطہ عمل رمل کی خاص صنف ''جنی'' سے متعلق ہے - کاغذ بہت بوسیدہ ہو چکا ہے - رسالہ کی ابتدا اردو میں کی ہے لیکن پھر فارسی میں شروع کر دیا ہے -

علم الانساب

۲۱ : ۱

۱ـ لب الالباب فى تحرير الانساب ـ

لب الالباب فی تحریر الانساب

مخطوطہ نمبر ۵۷۵

علم الانساب/عربی

۱- تقطیع : ۱۳ × ۲۰ سم

۲- اوراق : ۱۱۷

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : محفوظ العمری ۱۰۸۰ھ -

۵- مؤلف : عبدالرحمن بن ابوبکر جلال الدین السیوطی -

۶- آغاز : الحمدللہ المتنزہ عن الاشباہ و الانساب -

۷- اختتام : من معجم البلدان لیاقوت الحموی رحمۃ اللہ تعالی علیھم اجمعین و الحمدللہ رب العالمین....وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

۸- کیفیت : خط صاف ستھرا اور نہایت عمدہ ہے - اسماء الاشخاص سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں - تعارف نہایت مختصر ہے اور اعراب کی تصحیح پر زیادہ زور دیا گیا ہے - علامہ سیوطی نے یہ کتاب اللباب لابن اثیر اور السمعانی کی کتاب الانساب اور معجم البلدان سے مستخرج کی - اس کا اعتراف علامہ نے خود آخر کتاب میں کیا ہے - اس کی اصل ابن اثیر کی کتاب الانساب پر اور اضافہ باقی دو کتابوں سے کیا گیا - علامہ سیوطی نے کہیں کہیں اپنی رائے کا اظہار بھی کیا ہے -

کتاب کے ورق اول پر تین مہریں ثبت ہیں جن میں سے دو پر غازی شاہ عالم بادشاہ اوپر لکھا ہے اور نیچے ارشد خان لکھا ہے- جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ

کسی زمانے میں جانشینان عالمگیر کے کتب خانے کی زینت تھا ۔ تیسری مہر میں محمد اعظم شاہ اور اس کے نیچے غالباً محمد امین لکھا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی پنجم رجب المرجب ۲ جلوس کے بعد کا ورق کٹ گیا ہے ۔ اگرچہ مہروں کی سیاہی اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ اس کو مٹانے اور ختم کرنے کی کوشش کی گئی مگر یہ نہ تو مٹی اور نہ ہی رقم شدہ الفاظ ناقابل فہم حد تک ماند پڑے ۔

کتاب کی کتابت کا زمانہ عالمگیر کا زمانہ ہے ۔ بہت ممکن ہے کہ عالمگیر ہی کے زمانے سے یہ شہنشاہی کتب خانہ میں موجود رہی ہو ۔

یہ کتاب لیڈن میں ۱۸۲۰ء میں طبع ہوئی ہے ۔

نب المراجع: ۱۔ سرکیس : معجم المطبوعات العربیہ و المعربہ ، ۱ : ۱۰۸۳ ، مصر ، ۱۹۲۸ء ۔

۲۔ Ellis, A. G. Catalogue of Arabic books: 1 : 65 : Great Britain 1967.

اسمائے مخطوطات بہ ترتیب موضوعات

نمبر شمار	موضوع	زبان	اسمائے مخطوطات	مخطوطہ نمبر	صفحہ
۱	مصاحف	عربی	قرآن کریم	۳۶۱	۳
۲	"	"	قرآن کریم	۳۹۳	۳
۳	"	"	قرآن کریم	۷۱۰	۵
۴	تراجم و تفاسیر	فارسی	ترجمہ قرآن کریم فارسی	۲۳۰	۹
۵	"	عربی	انوار التنزیل و اسرار التاویل (تفسیر بیضاوی)	۱۳۰	۱۰
۶	"	"	انوار التنزیل واسرار التاویل (تفسیر بیضاوی)	۷۵۸	۱۱
۷	"	فارسی	تفسیر حسینی جلد اول	۶۳۴	۱۲
۸	"	"	تفسیر حسینی جلد دوم	۶۳۵	۱۴
۹	"	"	تفسیر سورہ ، زمل	۶۰۱	۱۵
۱۰	"	اردو	تفسیر سورہ یوسف	۷۶۱	۱۶
۱۱	"	عربی	نظم اللالی	۷۵۹	۱۸
۱۲	"	"	تفسیر مدارک	۶۰۶	۲۰
۱۳	قرأت و تجوید	فارسی	خلاصۃ النوادر	۵۴۸ الف	۲۵
۱۴	"	عربی	شرح رسالہ جزری	۶۶۵	۲۹
۱۵	"	فارسی	مفتاح القرآن	۵۴۸ ب	۳۳
۱۶	حدیث	عربی	بخاری شریف	۴۳۲	۳۹
۱۷	"	"	مشکوۃ المصابیح	۶۰۷	۴۱
۱۸	"	"	مشکوۃ المصابیح	۳۷۴	۴۳
۱۹	"	"	مشکوۃ المصابیح	۴۱۴	۴۴
۲۰	"	فارسی	اشعۃ اللمعات جلد ثانی	۶۰۴	۴۵
۲۱	"	"	اشعۃ اللمعات جلد ثالث	۶ ۵	۴۸
۲۱	"	عربی	المرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح	۶۳۳	۵۰

نمبر شمار	موضوع	زبان	اسمائے مخطوطات	مخطوطہ نمبر	صفحہ
۲۳	حدیث	عربی	البدور السافرہ فی امورالاخرۃ	۱۳۸	۵۱
۲۴	سیرت	فارسی	معارج النبوۃ	۶۷۴	۵۵
۲۵	,,	عربی	کتاب المعراج	۴۳۴	۵۷
۲۶	,,	,,	کتاب المعراج	۴۰۶	۵۹
۲۷	,,	عربی معہ اردو	نظم الدرر والمرجان فی تلخیص سیر سید الانس والجان	۷۵۷	۶۰
۲۸	مناقب	فارسی	نا معلوم الاسم مناقب اہل بیت	۶۷۹	۶۱
۲۹	تصوف	,,	اسرار الاولیاء	۷۴۸	۶۷
۳۰	,,	,,	بحرالمعانی	۷۲۰	۶۸
۳۱	,,	,,	برہان العارفین	۷۰۵	۷۳
۳۲	تصوف	عربی	تنبیہہ الغافلین	۷۵۰	۷۴
۳۳	,,	فارسی	رسالہ اسراروحی	۷۲۱	۷۵
۳۴	,,	,,	رسالہ دربیان نقشبندیہ (نا معلوم الاسم)	۶۲۵	۷۶
۳۵	,,	,,	رسالہ نور وحدت	۶۲۱ ب	۷۷
۳۶	,,	,,	رسالہ الوصول الی اللہ	۶۲۱ ا	۸۰
۳۷	,,	,,	سبحۃ الابرار	۵۷۹	۸۲
۳۸	,,	,,	سیر مقامات	۷۱۹	۸۳
۳۹	,,	,,	کلیدالگنج	۷۲۳ ب	۸۷
۴۰	,,	,,	لب لباب معنوی	۷۱۴	۸۹
۴۱	,,	,,	محبوب السالکین	۶۲۱ د	۹۰
۴۲	,,	,,	مخزن السالکین	۷۲۳ ا	۹۲
۴۳	,,	,,	مرأۃ المحققین	۷۲۴	۹۵
۴۴	,,	,,	من تحقیقات خواجہ پارسا	۶۲۱	۹۸
۴۵	,,	,,	منطق الطیر	۷۲۹	۱۰۱
۴۶	,,	,,	نزہۃ الارواح	۷۲۲	۱۰۲
۴۷	,,	,,	ہدایۃ الاعمیٰ	۶۳۹	۱۰۳

نمبر شمار	موضوع	زبان	اسمائے مخطوطات	مخطوطہ نمبر	صفحہ
۴۸	اوراد و وظائف	عربی فارسی و پشتو	اوراد فتحیہ	۳۹۸	۱۱۱
۴۹	تعویذات	عربی فارسی	تعویذات	۷۶۹	۱۱۲
۵۰	اذکار و ادعیہ	"	زادالمعاد	۱۰۸	۱۱۳
۵۱	اوراد	پشتو	مناجات حضرت غوث الاعظم	۴۷۲	۱۱۵
۵۲	اذکار	عربی فارسی	نامعلوم الاسم	۴۳۸	۱۱۵
۵۳	اخلاق	فارسی	آفات اللسان	۷۴۸ ب	۱۲۱
۵۴	"	اردو	اخلاق سروری	۳۸۹	۱۲۱
۵۵	"	فارسی	اخلاق محسنی	۷۵۴	۱۲۳
۵۶	"	"	اخلاق محسنی	۳۵۴	۱۲۴
۵۷	تصوف و اخلاق	"	انوار غیاثی	۴۲۷	۱۲۵
۵۸	"	اردو، ہندی فارسی	بیاض مشتمل بر مضامین تصوف و اخلاق	۳۷۸	۱۲۸
۵۹	اخلاق	فارسی	پند نامہ	۶۵۰ د	۱۳۰
۶۰	"	اردو، فارسی	تضمین نظیر اکبر آبادی بر کریما سعدی	۷۱۸	۱۳۰
۶۱	"	فارسی	سراج منیر	۶۸۶	۱۳۲
۶۲	اخلاق و ادب	"	کریما سعدی	۶۵۰ و	۱۳۴
۶۳	تصوف و اخلاق	"	مطلع الانوار	۲۶۸	۱۳۵
۶۴	اصول فقہ	عربی	اصول الشاشی	۵۳۳	۱۳۹
۶۵	"	"	اصول الشاشی	۱۲۷	۱۴۱
۶۶	"	"	توضیح حواشی الحسامی	۳۹۹	۱۴۲
۶۷	"	"	حسامی	۳۸۸	۱۴۳
۶۸	"	"	حسامی	۴۲۱	۱۴۴
۶۹	"	"	شرح اصول شاشی	۱۳۱	۱۴۵
۷۰	"	"	شرح اصول شاشی	۱۶۰	۱۴۶
۷۱	"	"	فصول الاحکام لاصول الاحکام المعروف بہ فصول عمادی	۶۱۹	۱۴۷

نمبر شمار	موضوع	زبان	اسمائے مخطوطات	مخطوطہ نمبر	صفحہ
۷۲	فقہ	عربی	فصول الحواشی لاصول الشاشی	۶۰۸	۱۴۹
۷۳	،،	،،	نور الانوار	۳۷۰	۱۵۱
۷۴	،،	،،	نور الانوار محشی	۵۰۲	۱۵۳
۷۵	،،	فارسی	پنج گنج	۶۵۰	۱۵۴
۷۶	،،	،،	ترجمہ کنزالدقائق	۶۸۵	۱۵۵
۷۷	،،	،،	ترغیب الصلوة	۴۵۳	۱۵۶
۷۸	،،	عربی	حاشیہ عصام الدین علی شرح وقایہ	۴۱۰	۱۵۹
۷۹	،،	،،	الدرالمختار	۳۰۹	۱۶۳
۸۰	،،	،،	دفع الالتباس فی شرح الیاس	۳۹۲	۱۶۴
۸۱	،،	فارسی	رسائل فقہ نامعلوم الاسم	۶۱۴	۱۶۵
۸۲	،،	عربی	رمز الحقائق شرح کنز الدقائق المعروف بہ عینی نصف اول	۳۸۱	۱۶۶
۸۳	،،	،،	رمز الحقائق شرح کنز الدقائق المعروف بہ عینی نصف آخر	۳۹۸	۱۶۷
۸۴	،،	فارسی	زبدة الفقہ سکندر شاہی	۵۲۲	۱۶۹
۸۵	،،	عربی	شرح الیاس	۴۲۵	۱۷۱
۸۶	،،	،،	شرح الیاس محشی جلد اول	۵۵۰	۱۷۲
۸۷	،،	،،	شرح الیاس محشی جلد ثانی	۲۲۴	۱۷۳
۸۸	،،	،،	شرح الیاس نصف اول	۹۳	۱۷۴
۸۹	،،	فارسی	شرح نام حق	۶۳۷	۱۷۵
۹۰	،،	عربی	شرح الوقایہ	۱۰۲	۱۷۶
۹۱	،،	فارسی	فائضہ	۷۰۴	۱۷۷
۹۲	،،	،،	فتاوی برہنہ	۲۸۶	۱۷۸
۹۳	،،	عربی	فتاوی قاضی خان	۷۴۵	۱۷۹
۹۴	،،	،،	کتاب الصلواة	۷۳۵	۱۸۲
۹۵	،،	فارسی	مجموعہ خانی فی عزالمعانی	۶۷	۱۸۳

نمبر شمار	موضوع	زبان	اسمائے مخطوطات	مخطوطہ نمبر	صفحہ
۹۶	فقہ	فارسی	مجموعہ سلطانی	۶۵	۱۸۵
۹۷	,,	,,	مخطوطہ فقہ نامعلوم الاسم	۳۶۸	۱۸۶
۹۸	,,	عربی	منیۃ المصلی و غنیۃ المتبدی	۵۹۳	۱۸۸
۹۹	,,	فارسی	نام حق	۶۵۰ ب	۱۸۸
۱۰۰	,,	,,	نامعلوم الاسم	۳۳	۱۹۰
۱۰۱	,,	,,	نصاب الاحتساب	۷۰۶	۱۹۱
۱۰۲	فلسفہ	عربی	حاشیہ علی شرح حکمۃ العین	۲۶۳	۱۹۵
۱۰۳	,,	,,	حاشیہ شرح حکمۃالعین جز دوم	۲۶۳	۱۹۶
۱۰۴	,,	,,	شرح حکمت (؟ هدایۃ الحکمت)	۶۶۳	۱۹۷
۱۰۵	عقائد	,,	ردالا شراک	۶۸۰ الف	۲۰۱
۱۰۶	مسائل فقہ و عقائد	عربی ، فارسی	شرح امالی	۶۳۰ الف	۲۰۳
۱۰۷	عقائد	عربی	شرح عقائد نسفی	۳۳۲	۲۰۶
۱۰۸	علم کلام عقائد	,,	شرح المواقف	۳۶۹	۲۰۷
۱۰۹	عقائد	فارسی	کفایۃ الاعتقاد	۶۳۰ ب	۲۱۰
۱۱۰	کلام و عقائد	عربی	نامعلوم الاسم (مخطوطہ کلام و عقائد)	۷۳۷	۲۱۱
۱۱۱	منطق	,,	تحریر قواعدالمنطقیۃ فی شرح رسالہ شمسیہ	۳۲۳	۲۱۵
۱۱۲	,,	,,	شرح رسالہ شمسیہ	۵۹۰	۲۱۷
۱۱۳	,,	,,	قاضی مبارک	۶۱۰	۲۱۹
۱۱۴	,,	,,	قطبی	۲۷۰ الف	۲۲۱
۱۱۵	نحو	فارسی	چار چمن	۶۶۹	۲۲۷
۱۱۶	,,	عربی	حاشیہ ملا جمال علی شرح جامی	۵۵۶	۲۲۸
۱۱۷	,,	فارسی ، عربی	رسائل نحو	۷۳۲	۲۳۰
۱۱۸	,,	عربی	شرح ارشاد	۱۳۷	۲۳۱
۱۱۹	,,	,,	شرح قطرالندی و ابل الصدی	۳۰۷	۲۳۳
۱۲۰	,,	,,	شرح نورالعین	۳۲۲	۲۳۶

نمبر شمار	موضوع	زبان	اسمائے مخطوطات	مخطوطہ نمبر	صفحہ
۱۲۱	نحو	عربی	الفوائد الضیائیہ	۵۹۰ ب	۲۳۸
۱۲۲	,,	,,	کتاب الهامیہ	۷۳۶	۲۳۸
۱۲۳	,,	,,	المصباح فی علم النحو	۱۳۰	۲۳۹
۱۲۴	,,	,,	وافی النحو	۳۰۰	۲۴۲
۱۲۵	صرف	,,	پنج گنج	۶۷۸	۲۴۷
۱۲۶	,,	,,	الشافیہ	۷۱۳	۲۴۸
۱۲۷	,,	فارسی	شرح صرف زرادی	۲۸۲	۲۵۰
۱۲۸	لغت	,,	لغات فارسی	۷۴۹	۲۵۵
۱۲۹	,,	عربی، فارسی	منتخب اللغات	۶۵۷	۲۵۶
۱۳۰	,,	,,	نصاب الصبیان	۷۰۲	۲۵۹
۱۳۱	بلاغت	عربی	حاشیہ ملا صادق علی بدیع المیزان	۷۶۴	۲۶۱
۱۳۲	خطبہ جات	,,	خطبہ جات	۴۲۶	۲۶۴
۱۳۳	انشاء	فارسی	انشائے خادمی	۷۶۳	۲۶۷
۱۳۴	,,	,,	انشائے دلکشا	۹۲۵	۲۶۸
۱۳۵	,,	,,	انشائے قدیم	۷۱۵	۲۶۹
۱۳۶	,,	,,	انشائے مطلوب		۲۷۰
۱۳۷	,,	,,	تحفہ سلطانیہ	۶۵۲	۲۷۱
۱۳۸	,,	,,	جامع القوانین	۶۷۳	۲۷۳
۱۳۹	,,	,,	جامع القوانین	۱۶۵ الف	۲۷۴
۱۴۰	,,	,,	زنانہ بازار (مینا بازار)	۶۴۸	۲۷۵
۱۴۱	قواعد رسم الخط	عربی	قواعد رسم الخط	۵۸۳	۲۷۷
۱۴۲	انشاء	فارسی	گلزار منت	۶۶۷	۲۷۸
۱۴۳	,,	,,	مکاتبات علامی (انشائے ابوالفضل	۷۵۱	۲۸۰
۱۴۴	ادب	,,	انوار سهیلی	۶۷۶	۲۸۵
۱۴۵	,,	,,	اول نامہ	۴۷۱	۲۸۶
۱۴۶	,,	,,	بوستان سعدی	۵۸۹	۲۸۷

نمبر شمار	موضوع	زبان	اسمائے مخطوطات	مخطوطہ نمبر	صفحہ
۱۴۷	ادب	فارسی	بہار دانش	۶۲۶	۲۸۸
۱۴۸	,,	,,	بہار دانش	۵۷۴	۲۸۹
۱۴۹	,,	,,	خلاصہ سکندر نامہ	۷۳۶	۲۹۰
۱۵۰	,,	,,	خلاصہ شاہنامہ فردوسی	۷۶۲	۲۹۱
۱۵۱	,,	,,	دیوان احسن	۷۵۳	۲۹۳
۱۵۲	,,	,,	دیوان بیدل	۶۰۲	۲۹۶
۱۵۳	,,	فارسی نظم	دیوان بیدل	۳۴۸	۲۹۷
۱۵۴	,,	,,	دیوان حافظ	۷۶۰	۲۹۸
۱۵۵	,,	,,	دیوان حافظ محشی	۷۴۱	۲۹۹
۱۵۶	,,	,,	دیوان کلیم	۶۲۴	۳۰۰
۱۵۷	,,	,,	دیوان محمود	۶۵۰ ج	۳۰۲
۱۵۸	,,	,,	سکندر نامہ شرفنامہ	۷۶۶	۳۰۳
۱۵۹	,,	عربی فارسی	شرح قصیدہ بردہ شریف	۴۷۳ ب	۳۰۵
۱۶۰	,,	فارسی نثر	شرح قصیدہ غوثیہ	۴۷۳ أ	۳۱۱
۱۶۱	,,	فارسی نظم	عرض حال	۷۴۳	۳۱۳
۱۶۲	,,	,,	قصہ حسن و عشق	۵۹۴	۳۱۴
۱۶۳	,,	,, نظم نثر	قصہ رام ، سیتا ، راون و لچھمن	۷۵۵	۳۱۶
۱۶۴	,,	,,	قصہ سیف الملوک	۷۱۷	۳۱۸
۱۶۵	,,	,,	کلیات ولی رام	۷۱۶	۳۲۰
۱۶۶	,,	,,	گلستان سعدی	۷۳۱	۳۲۳
۱۶۷	,,	فارسی	گلستان سعدی	۱۶۵	۳۲۴
۱۶۸	,,	,,	لب لباب معنوی	۶۸۳	۳۲۵
۱۶۹	,,	,,	مثنوی شاہ وگدا	۶۶۳	۳۲۶
۱۷۰	,,	,,	نعت الحبیب	۷۳۰	۳۲۹
۱۷۱	,,	,,	یوسف زلیخا جامی	۱۱۲	۳۳۱
۱۷۲	,,	,,	یوسف زلیخا جامی	۴۹۲	۳۳۲
۱۷۳	,,	,,	یوسف زلیخا جامی	۴۱۳	۳۳۲

نمبر شمار	موضوع	زبان	اسمائے مخطوطات	مخطوطہ نمبر	صفحہ
۱۷۴	تاریخ و تذکرہ	فارسی	اکبر نامہ	۶۷۵	۳۳۷
۱۷۵	,,	,,	تاریخ مشتمل بر احوال ہند	۳۰	۳۳۸
۱۷۶	,,	اردو	سر الشہادتین	۷۰۰	۳۶۰
۱۷۷	,,	فارسی	گلشن الملوک (گلشن ملوک)	۷۷۱	۳۶۱
۱۷۸	,,	اردو	مہدویان اسلام	۵۱۶	۳۶۲
۱۷۹	,,	فارسی	نامعلوم الاسم (احوال محمد بن حنفیہ)	۷۶۸	۳۶۳
۱۸۰	تذکرہ	,,	نفحات الانس	۵۷۲	۳۶۴
۱۸۱	طب	,,	امراض صبیان	۱۷	۳۶۹
۱۸۲	,,	,,	تحفۃ المومنین	۲۷۲	۳۷۰
۱۸۳	,,	پنجابی	دستور الفصد	۱۱۷	۳۷۲
۱۸۴	,,	فارسی	رسالہ حکیم ارزانی	۶۹۹	۳۷۴
۱۸۵	,,	,,	شفاء المرض (طب شہابی	۷۵۴	۳۷۵
۱۸۶	,,	اردو	طب احسانی	۶۹۶	۳۷۸
۱۸۷	طلسم و جادو	فارسی	طلسم اعجاز	۷۲۵	۳۸۰
۱۸۸	طب حیوانات	,,	فرس نامہ	۷۶۵	۳۸۲
۱۸۹	طب	عربی	قرابادین قلانسی	۶۹۸	۳۸۳
۱۹۰	,,	فارسی	کام شاشتر فارسی	۳۸۶	۳۸۵
۱۹۱	,,	عربی	کتاب العنبر	۵۷۶	۳۸۶
۱۹۲	,,	فارسی	کفایہ مجاہدیہ	۷۲۸	۳۸۸
۱۹۳	,,	,,	مجربات صدری	۶۹۷	۳۹۲
۱۹۴	فن طباخی	,,	خوان نعمت (فن طباخی)	۲۱	۳۹۳
۱۹۵	علم نجوم و	عربی	انتخاب کتاب الطبائع	۶۴۷	۳۹۸
۱۹۶	رمل	,,	دلالات اشخاص العالیہ علی الاحداث الکائنہ	۶۵۱	۴۰۲
۱۹۷	رمل	فارسی	رسالہ رمل	۱۱۴ د	۴۰۳
۱۹۸	,,	,,	رسائل رمل	۱۱۴ ب	۴۰۴
۱۹۹	,,	اردو فارسی	محبوب الرمل	۱۱۴ ج	۴۵۵
۲۰۰	انساب	عربی	لب الالباب فی تحریر الانساب	۵۷۵	۴۰۸

اسمائے کتب بترتیب حروف تہجی

نمبرشمار	اسمائے کتب	صفحہ
۱۳۲	محبوب الرمل	۳۰۵
۱۳۳	محبوب السالکین	۹۰
۱۳۴	مخزن السالکین	۹۲
۱۳۵	مخطوطہ فقہ نامعلوم الاسم	۱۸۶
۱۳۶	مرأة المحققین	۹۵
۱۳۷	المرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح	۵۰
۱۳۸	مشکوة المصابیح	۳۱ ، ۳۳ ۳۴
۱۳۹	المصباح فی علم النحو	۲۳۹
۱۵۰	مطلع الانوار	۱۳۵
۱۵۱	معارج النبوة	۵۵
۱۵۲	مفتاح القران	۲۳
۱۵۳	مکاتبات علامی (انشائے ابولفضل)	۲۸۰
۱۵۴	مناجات حضرت غوث اعظم	۱۱۵
۱۵۵	من تحقیقات خواجہ پارسا	۹۸
۱۵۶	منتخب اللغات	۲۵۶
۱۵۷	منطق الطیر	۱۰۱
۱۵۸	منیة المصلی و غنیة المبتدی	۱۸۸
۱۵۹	مہدویان اسلام	۳۶۲
۱۶۰	نام حق	۱۸۸
۱۶۱	نامعلوم الاسم	۱۱۵، ۹۰ ۲۱۱
۱۶۲	نامعلوم الاسم احوال محمد بن حنفیہ	۳۶۳
۱۶۳	نامعلوم الاسم مناقب اہل بیت	۶۱
۱۶۴	نزھة الارورح	۱۰۲
۱۶۵	نصاب الاحتساب	۱۹۱
۱۶۶	نصاب الصبیان	۲۵۶
۱۶۷	نظم الدرر والمرجان فی تلخیص سیر سیدالانس والجان	۶۰
۱۶۸	نظم اللالی	۳۲۹

اسمائے مؤلفین

اسمائے کاتبین

صفحہ	اسمائے کاتبین	نمبر شمار
۳۱۴	احسن علی خان	۱
۲۳۸	احمد بن محمد بن محمد النظامی	۲
۳۲۷	احمد علوی	۳
۳۳۲	الله داد ولد میاں محمد اکرم	۴
۴	امام بخش بن میاں امان	۵
۳۰۴	امام بخش ولد میاں بدر الدین فقیر	۶
۳۸۶	امام الدین قمیر	۷
۳۹۴	انتظام الدین کانپوری	۸
۲۹۰	برہان الدین سکرہوال	۹
۱۴۲	بہاؤالدین	۱۰
۷۷-۲۶۹	حافظ گل	۱۱
۱۱۴	حسین بخش بن رجب علی	۱۲
۱۰۲	حسین خان	۱۳
۱۱۵	حمید گل	۱۴
۳۳۸	رجب علی ولد سید حاجی شاہ	۱۵
۱۶۳	رحم الله قاضی بن قاضی سید محمد صالح	۱۶
۲۵۱	رشید ملا	۱۷
۲۶۷	رکن الدین	۱۸
۳۲۵	رمضان خان ابن مرتضیٰ خان	۱۹
۱۴۵	رب الله ولد میر سیدالله	
۱۴۴	سعد میر	
۲۸۷	سلطان محمود گیلانی	
۲۰۶	سید الزمان	
۲۷۴	سید کرم شاہ	
۹۸	شیخ احمد	

نمبرشمار	اسمائے کاتبین	صفحہ
۲۶	صفدر علی	۲۲۷
۲۷	عبدالحکیم بن میاں عبدالواحد	۲۰
۲۸	عبدالرحمان اخوندزادہ	۱۴۳
۲۹	عیسیٰ ابن حافظ محمود	۱۷۳-۳۰
۳۰	غلام احمد	۳۲۳
۳۱	غلام دستگیر ولد کرم الہی	۱۷
۳۲	غلام شمس الدین عرف خورشید ضمیر	۱۰۱
۳۳	غلام قادر ولد شیخ احمد	۲۵-۲۳
۳۴	غلام قادر قاضی	۴۰۴
۳۵	غلام قاسم	۳۶۴
۳۶	فضل حق اخوند زادہ	۱۱۱
۳۷	قمر الدین بن محمد حسین الحسینی	۱۹۶
۳۸	گل محمد	۳۳۳
۳۹	گوپال کول	۳۲۱
۴۰	محفوظ علی خان	۶۰
۴۱	محفوظ العمری	۴۰۸
۴۲	محمد	۱۳۵
۴۳	محمد ابرہیم	۱۹۵-۹۶
۴۴	محمد ابن الحسن	۱۷۵
۴۵	محمد بخش میاں ولد میاں امام بخش	۲۸۹
۴۶	محمد بخش ولد فضل دین	۳۳۱
۴۷	محمد بن سید شریف	۳
۴۸	محمد جان ولد ملا محمد غوث	۲۹
۴۹	محمد حامد ابن شیخ محمود	۷۴
۵۰	محمد حسین	۱۷۲
۵۱	محمد شفیع	۱۲۶
۵۲	محمد صالح بن خواجہ یوسف	۲۱۵
۵۳	محمد طاہر لاہوری	۲۱۰
۵۴	محمد طاہر ملا عرف کھوکھر	۲۰۳

کتابیات

۱- اخبار الاخیار ، عبدالحق محدث دہلوی ، مجتبائی دہلی ، ۱۳۲۲ھ
۲- الاعلام ، خیرالدین الزرکلی ، ۱۹۵۹ء
۳- اولیائے لاہور : محمد لطیف ملک ، لاہور
۴- ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون ، البغدادی ، طہران ، ۱۹۶۷ء
۵- البدر الطالع ، الشوکانی ، مصر ، ۱۳۴۸ھ
۶- بغیة الوعاة ، جلال الدین السیوطی ، مصر ، ۱۳۴۸ھ
۷- تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند، عربی ادب ، سید فیاض محمود ، لاہور ، ۱۹۷۲ء
۸- تاریخ مشتمل بر احوال ہند (مخطوطہ) احمد شاہ بٹالوی
۹- تاریخ ہندوستان اور اس کا مصنف ، برہان دہلی ستمبر ۱۹۷۸ء ، پروفیسر محمد اسلم ، دہلی ۱۹۷۸ء ، ۱۹۶۶ء
۱۰- تذکرہ اولیائے سرحد ، اعجاز الحق قدوسی : لاہور ، ۱۹۷۶ء
۱۱- تذکرہ روسائے پنجاب ، گرفن اور میسی ، لاہور ، ۱۹۷۶ء
۱۲- تذکرہ شعرائے کشمیر : پیر حسام الدین راشدی ، کراچی ۱۹۶۷ء
۱۳- تذکرہ علما و مشایخ سرحد ، محمد امیر شاہ قادری ، پشاور ، ۱۳۸۳ھ
۱۴- تذکرہ علمائے ہند ، رحمان علی ، نول کشور ، لکھنؤ
۱۵- الجواہر المضیه ، ابوالوفا القرشی ، حیدر آباد
۱۶- حدایق حنفیه ، فقیر محمد جہلمی ، نول کشور لکھنؤ
۱۷- حدیقة الاولیا ، مفتی غلام سرور ، لاہور ، ۱۹۷۶ء
۱۸- حکمائے اسلام ، مولانا عبدالسلام ندوی ، اعظم ، گڑھ ، ۱۹۵۶ء
۱۹- خزینة الاصفیاء ، غلام سرور لاہوری مفتی ، نول کشور
۲۰- خلاصة التواریخ ، سبحان رائے بٹالوی، مترجم ناظر حسن بٹالوی، لاہور، ۱۹۶۶ء
۲۱- الذریعه الی تصانیف الشیعه ، آقا بزرگ طہرانی ، طہران ، ۱۹۵۹ء
۲۲- رود کوثر ، شیخ محمد اکرام ، لاہور ، ۱۹۵۸ء
۲۳- شذرات الذہب ، ابن العماد حنبلی ، مکتبة القدسی ازہر : ۱۳۵۱ھ
۲۴- شفاء المرض (مخطوطہ) ، شہاب الدین شہاب
۲۵- الضوءاللامع ، السخاوی ، بیروت
۲۶- طبقات الشافعیه ، السبکی

۲۷- عبرت نامہ، جلد دوم ، مفتی علی الدین ، لاہور ، ۱۹۶۱ء
۲۸- عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ : ڈاکٹر زبید احمد ، ترجمہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ، ۱۹۷۳ء
۲۹- عمل صالح ، محمد صالح کنبوہ ، لاہور ، ۱۹۷۴ء
۳۰- الفتاوی الہندیہ ، بولاق ، مصر ، ۱۳۱۰ھ
۳۱- فہرست مخطوطات دیال سنگھ لائبریری لاہور ، جلد اول و دوم ، سید محمد متین ہاشمی و ساجد الرحمان الصدیقی ، لاہور
۳۲- فہرست مخطوطات شفیع ، محمد بشیر حسین ، لاہور ۱۳۱۴ھ
۳۳- فہرست مخطوطات شیرانی ، محمد بشیر حسین ، لاہور ،
۳۴- فہرست مخطوطات عربیہ ، منظور احسن عباسی ، لاہور ، ۱۹۵۷ء
۳۵- فہرست مخطوطات فارسیہ ، منظور احسن عباسی ، لاہور ، ۱۹۶۶ء
۳۶- فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی ، احمد منزوی ، ایران
۳۷- فہرست نسخہ ہائے خطی کتاب خانہ گنج بخش ، محمد حسین تسبیحی : راولپنڈی : ۱۹۷۲ء
۳۸- کتاب ہائے چاپی فارسی ، طبی ، محمود نجم آبادی ، طہران
۳۹- کشف الظنون ، حاجی خلیفہ ، طہران ، ۱۳۷۸ھ
۴۰- مثنوی رمز العشق ، گوہر نوشاہی ، لاہور ، ۱۹۷۲ء
۴۱- معجم المطبوعات العربیۃ والمعربہ ، مصر ، ۱۹۲۸ء
۴۲- معجم المؤلفین ، عمر رضا کحالہ ، دمشق ، ۱۳۸۰ھ
۴۳- مفتاح السعادۃ ، طاش کبری زادہ ، حیدرآباد
۴۴- نسخہ ہائے خطی دانش گاہ تہران ، محمد تقی پژوہ ، طہران ، ۱۳۸۰ھ
۴۵- وفیات الاعیان ، ابن خلکان ، مصر ، ۱۹۴۹ء
۴۶- ہدیۃ العارفین ، البغدادی ، طہران ، ۱۳۷۸ھ

47. Brockelmann, Leiden : 1938
48. Catalogue of Arabic and Persian M.SS. Bankipur, Molvi Abdul Muqtadir
49. Catalogue of Arabic Books in British Museum, A.G. Ellis: London : 1967
50. Catalogue of Persian MSS. Chesterbatty Library, A.J. Arberry : Dublin 1962
51. Catalogue of Persian MSS. in the British Museum Rieu : Oxford 1966
52. Descriptive Catalogue of Oriental MSS. E. G. Browne : London : 1932
53. Encyclopeadia of Islam, Leiden : 1960
54. History of Persian Literature : C.A. Storey Londan : 1970
55. Oriental Biographical Dictionary, Beale, Sind Sager Academy : Lahore

مخطوطات بلحاظ سنین

نمبر شمار	مخطوطات بلحاظ سنین	صفحہ
۱	۹۰۳ھ	۲۳۸
۲	۹۹۲ھ	۱۴-۱۲
۳	۱۰۲۶ھ	۳۱۴
۴	۱۰۳۲ھ	۲۹۰
۵	۱۰۴۸ھ	۲۰۳
۶	۱۰۷۲ھ	۱۴۲
۷	۱۰۷۵ھ	۲۸۷-۲۰
۸	۱۰۷۹ھ	۳
۹	۱۰۸۰ھ	۳۰۸-۱۲۴
۱۰	۱۰۸۵ھ	۱۷۵
۱۱	۱۰۸۶ھ	۱۰۳
۱۲	۱۰۸۹ھ	۴۳
۱۳	۱۰۹۶ھ	۴۴
۱۴	۱۱۱۳ھ	۸۰-۷۷
۱۵	۱۱۱۹ھ	۲۳۳
۱۶	۱۱۲۰ھ	۲۱۵
۱۷	۱۱۲۷ھ	۸۲
۱۸	۱۱۴۰ھ	۱۱
۱۹	۱۱۶۴ھ	۱۲۱
۲۰	۱۱۶۵ھ	۶۷
۲۱	۱۱۸۱ھ	۱۳۵
۲۲	۱۱۸۵ھ	۳۷۱
۲۳	۱۱۸۶ھ	۱۷۱
۲۴	۱۲۰۲ھ	۱۴۵
۲۵	۱۲۰۳ھ	۱۶۷
۲۶	۱۲۰۷ھ	۱۲۳
۲۷	۱۲۰۸ھ	۲۹۹
۲۸	۱۲۰۹ھ	۲۳۰
۲۹	۱۲۱۲ھ	۱۷۲
۳۰	۱۲۲۹ھ	۲۸۶-۷۴
۳۱	۱۲۳۴ھ	۳۳۲-۲۰۷
۳۲	۱۲۳۵ھ	۱۱۳
۳۳	۱۲۴۱ھ	۲۸۸
۳۴	۱۲۴۳ھ	۳۲۳
۳۵	۱۲۴۷ھ	۱۶۶
۳۶	۱۲۴۸ھ	۲۶۹
۳۷	۱۲۴۹ھ	۱۶۳
۳۸	۱۲۵۷ھ	۱۸۹-۱۳۵
		۳۰۳-۲۰۱
۳۹	۱۲۵۸ھ	۱۵۴-۱۳۰
		۲۵۱
۴۰	۱۲۶۰ھ	۲۰۶
۴۱	۱۲۶۱ھ	۳۳۳
۴۲	۱۲۶۹ھ	۳۱۱
۴۳	۱۲۷۱ھ	۲۲۷
۴۴	۱۲۷۴ھ	۳۲۵
۴۵	۱۲۷۵ھ	۲۶۴
۴۶	۱۲۷۷ھ	۱۷

نمبر شمار	مخطوطات بلحاظ سنین	صفحہ	نمبر شمار	مخطوطات بلحاظ سنین	صفحہ
۴۷	۱۲۷۸ھ	۱۰۱	۵۵	۱۳۰۱ھ	۳۰۵-۳۰۳
۴۸	۱۲۷۹ھ	۳۲۷	۵۶	۱۹۰۲ء بمطابق ۱۳۱۹ھ	۲۷۸-۲۶۷
۴۹	۱۲۸۰ھ	۳۹۳			
۵۰	۱۲۸۱ھ	۲۱۹	۵۷	۱۹۱۴ء بمطابق ۱۳۳۲ھ	۲۷۴
۵۱	۱۲۸۷ھ	۱۲۲			
۵۲	۱۲۹۳ھ	۱۱۱	۵۸	۱۹۴۳ء بمطابق ۱۳۶۲ھ	۶۰
۵۳	۱۲۹۶ھ	۱۹۵			
۵۴	۱۳۰۰ھ	۲۹۶			

اسمائے اشخاص

اسمائے کتب

اسمائے اماکن

اغلاط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۲	امان	امان
۱۴	۱۰	۹۳	۹۹۳
۳۴	۴	کبریاست	کبریائیست
۴۱	۱۵	تسع	سبع
۴۸	۹	of the persian	of persian
۶۱	۱۷	فارسی/مفاقب	مناقب/فارسی
۴۲	۲۲	کفن و دفن	کفن دفن
۶۸	۱۱	M.SS	MSS
۷۲	۲۰	M.SS	MSS
۷۳	۲۲	چاسے	چاہیے
۹۳	۲۲	شب و عکس	شب عکس
۱۰۵	۵	باوجود	علاوہ
۱۰۶	۲۲	نیابی و نہ کم	نیابی نہ کم
۱۰۷	۳	گجرات	ساکن گجرات
۱۰۷	۲۱	ی اخی	ای اخی
۱۱۱	۱۴	متغاث	مستغاث
۱۲۲	۳	نامعلوم سن	نامعلوم سنہ
۱۲۴	۲۱	جو	چو
۱۲۵	۱۷	انور	انوار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۶	۱۸	دیو	ریو
۱۲۶	۱۸	بری	بیٹی
۱۲۶	۲۲	عبدالمجید	عبدالحمید
۱۳۱	۳	نظیری	نظیر
۱۳۱	۹	بستمم	ہستم
۱۳۱	۱۶	کا	کی
۱۳۲	۴	من	منہ
۱۳۵	۷	مرتب	مرمت
۱۳۸	۲۰	ابوبکر	ابی بکر
۱۵۲	۱۹	لجملہ	الجملہ
۱۵۳	۱۷	ربع ثانی	ربع آخر
۱۵۸	۱۷	تمیم	یتیم
۱۶۳	۱۱	القادوی	القادری
۱۶۳	۱۶	متعلقہ	مغلق
۱۶۸	۲۱	رہی	رہتی
۱۶۹	۱۸	Orental	Oriental
۱۷۸	۳	تخریخ	تخرج
۱۸۱	۱۳	المفیہ	المضیہ
۱۸۳	۲۰	سبحان	سجان
۱۸۳	۲۰	بٹالوی	زبدی
۱۸۹	۱۳	۵۳۰۶	۳۹۶
۱۹۷	۱۹	یدیة	یدیہ
۱۹۸	۵	بدایہ	بدایة

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۳	۲۰	سن	منہ
۲۰۷	۷	ی میانہ	عمدہ
۲۰۸	۱۲	وے	ہونے
۲۱۵	۱۱	الرجی	الدجی
۲۲۱	۱۰	الرجی	الدجی
۲۲۱	۲۱	عبدالحلیم	عبدالحکیم
۲۳۶	۲	شوادر الملح و موادر المنح	شوارد الملح و موارد المنح
۲۳۹	۵	بعیدہ	بعیدہ
۲۳۹	۱۹	کاالملح	کالملح
۲۴۱	۳	ابو حنفیہ	ابو حنیفہ
۲۴۳	۱۹	ہدایہ العارفین	ہدیۃ العارفین
۲۴۷	۹	السنان	الانسان
۲۵۰	۳	الشبوخ	الشیوخ
۲۶۲	۵	بر	ہر
۲۷۰	۳	القابات	القاب
۲۸۵	۱۳	خورہ	خوردہ
۲۹۷	۹	کل	گل
۲۹۷	۹	یارا	مارا
۳۰۲	۱۶	M.SS	MSS
۳۰۳	۶	ہلوئی	آہوئی
۳۰۶	۵	عرقۃ	عرفۃ
۳۳۱	۱۷	کوئے	کوئی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۲	۱۲	کوئی	گوئی
۳۳۳	۷	کوئی	گوئی
۳۹۰	۲۱	ہیں	نہیں
۳۹۱	۱۸	کے	کا
۳۹۴	۱۰	کلی	گل
۳۹۴	۱۲	بودانی	بورانی
۳۹۴	۱۷	کچہری	کھچڑی
۴۰۳	۱۰	بابں	بابن
۴۰۴	۷	علام	غلام